اُمّہاتُ المؤمنین رضی اللہ تعالٰی عنہن کے
فضائلِ مبارکہ، حیاتِ مقدسہ اور بے شمار
مدنی پھولوں پر مشتمل مدنی گلدستہ

فیضانِ اُمّہاتُ المؤمنین رضی اللہ تعالٰی عنہن

اُمَّہاتُ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُنَّ کے فضائل
اور پاکیزہ حیات کے بیان پر مشتمل، مدنی پھولوں سے معمور ایک مُفَصَّل اور تخریج شدہ کتاب

فیضانِ اُمَّہاتُ المؤمنین

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُنَّ

پیش کش

مجلسِ المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
شعبہ فیضانِ صحابیات و صالحات

ناشر
مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلٰی اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

نامِ کتاب : **فیضانِ اُمّہات المؤمنین** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ
پیش کش : شعبہ فیضانِ صحابیات وصالحات (مجلس المدینۃ العلمیۃ)
پہلی بار : ربیع الاول ۱۴۳۶ھ بمطابق جنوری 2015ء
تعداد :
ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ: ۲۹ صفر المظفر ۱۴۳۶ھ حوالہ نمبر: ۱۹۸

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب "**فیضانِ اُمّہات المؤمنین** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ" (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلس تفتیش کتب ورسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کِتابت کی غَلَطیوں کا ذِمّہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیش کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

22-12-2014

www.dawateislami.net, **E.mail**:ilmia@dawateislami.net

اِجْمَالی فَہرِسْت

اپنے نفس کو لوگوں سے بدلہ لینے میں مشغول نہ کرو کہ اس طرح نقصان زیادہ ہو گا اور اس میں مشغول رہنے کی وجہ سے عمر بھی ضائع ہو گی۔ [احیاء علوم الدین، کتاب آداب الالفۃ والاخوۃ، الباب الثالث فی حق المسلم...الخ، ٢/٢٦٣]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

”اُمَّہَاتُ الْمُؤْمِنِیْن“ کے تیرہ حُرُوف کی نسبت سے اس کِتاب کو پڑھنے کی 13 نِیّتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! **نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ** مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، ۶/۱۸۵، الحدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول : بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

(۱) ہر بار حمد و (۲) صلوٰۃ اور (۳) تعوُّذ و (۴) تسمیہ سے آغاز کروں گا (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عربی عِبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ (۵) رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مُطالَعہ کروں گا۔ (۶) حَتَّی الْوَسع اس کا باوُضو اور (۷) قبلہ رو مُطالعہ کروں گا۔ (۸) قرآنی آیات واحادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں گا۔ (۹) جہاں جہاں ”**اللہ**“ کا نامِ پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور (۱۰) جہاں جہاں ”سرکار“ کا اسمِ مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا۔ (۱۱) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دِلاؤں گا۔ (۱۲) اس حدیثِ پاک **تَهَادَوْا تَحَابُّوْا** ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ (مؤطا امام مالک، ص۴۸۳، الحدیث: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔ (۱۳) کتابت وغیرہ میں شرعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا۔ **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ! (ناشرین کو کتابوں کی اَغلاط صرف زبانی بتا دینا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا **ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری** رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مصمم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس "**اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ**" بھی ہے جو **دعوتِ اسلامی** کے عُلَما و مفتیانِ کِرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ٦ شعبے ہیں:

(۱): شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت (۲): شعبہ تراجمِ کتب

(۳): شعبہ درسی کتب (۴): شعبہ اصلاحی کتب

(۵): شعبہ تفتیشِ کتب (٦): شعبہ تخریج

"**اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ**" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرَکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجدِّدِ دین و مِلَّت، حامیِ سنّت، ماحِیِ بدعت، عالِمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرتِ علاّمہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضِر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام

اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مَدَنی کام میں ہر ممکن تعاوُن فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **"دعوتِ اسلامی"** کی تمام مجالس بشُمول **"اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ"** کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

وَسوَسے کے لفظی معنٰی

"وَسوَسہ" کے لُغوی معنٰی ہیں: "دِھیمی آواز" شریعت میں بُرے خیالات اور فاسِد فِکر (یعنی بُری سوچ) کو وَسوسہ کہتے ہیں۔ (اشعۃ ج ۱ ص ۳۰۰)

"تفسیرِ بَغَوِی" میں ہے: وَسوسہ اُس بات کو کہتے ہیں جو شیطان انسان کے دل میں ڈالتا ہے۔ (تفسیر بغوی ج ۴، ص ۵۱۸، ۱۲۷)

پیش لفظ

وہ خوش نصیب خواتین جنہیں سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شرفِ زوجیت سے نوازا، قرآنِ کریم نے انہیں مؤمنوں کی مائیں قرار دیا ہے۔ خدائے ذُوالجلال نے اپنے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پاک ازواج کو بہترین اوصاف سے نوازا تھا، احکامِ شرع کی پاس داری، تقویٰ وپرہیز گاری، زُہد وعبادت الغرض ایسے بے شمار اوصاف ہیں جو انہیں دنیا جہان کی سب عورتوں سے نمایاں اور اونچے مقام پر فائز کر دیتے ہیں اور یہ درحقیقت پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت اور تربیت کا ہی اثر تھا کہ انہیں اس قدر بلند مقام ورتبہ حاصل ہوا اور ان کی پاکیزہ حیات کے شب وروز قیامت تک کے لوگوں کے لئے بہترین نمونہ قرار پائے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان کے فیضان سے امت کو مالامال فرمائے (اٰمِین)۔

یاد رکھئے کہ اسلامی بہنیں ان نیک وپارسا ہستیوں کی سیرت کے سانچے میں ڈھل کر بِالْخُصُوص گھروں کو امن کا گہوارہ بنانے اور بِالْعُمُوم پورے معاشرے کو سدھارنے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں لہٰذا ان نُفُوسِ قدسیہ کا فیضان زیادہ سے زیادہ عام کرنے کے لئے تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مجلس **المدینۃ العلمیۃ** نے اصلاحی نہج کے مطابق اس موضوع پر کام کا بیڑا اٹھایا جو اب تکمیل واشاعت کے مراحل طے کر کے آپ کے ہاتھوں میں پہنچ چکا ہے۔ تفصیل کچھ اس طرح ہے:

اختلاف سے صَرْفِ نظر کرتے ہوئے صرف ان صحابیات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُنَّ کا ذکر کیا گیا ہے جن کا حضورِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواجِ پاک کی فہرست میں شامل ہونا سب کے نزدیک ثابت و مُسَلَّم (تسلیم شدہ) ہے اور یہ کُل گیارہ نُفُوسِ قدسیہ ہیں۔

کتاب کو بارہ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے، پہلا باب اجتماعی طور پر تمام اُمَّہاتُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُنَّ سے متعلق فضائل و مسائل پر مشتمل ہے اور بقیہ گیارہ ابواب بِالتَّرتیب گیارہ اُمَّہاتُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُنَّ کی سیرتِ طیبہ پر مشتمل ہیں۔

ہر باب کی ترتیب اس انداز میں کی گئی ہے کہ گویا وہ الگ سے ایک رسالہ ہے اس لئے معدودے چند مقامات پر مضامین کا تکرار ناگُزیر ہے۔

کتاب میں حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجۂ اوّل حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا اور زوجۂ دُوُم حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی سیرت حُصُولِ برکت کے لئے اور تکمیل موضوع کی خاطر مختصر طور پر بیان کی گئی ہے کیونکہ ان پر شعبے کی الگ سے دو[1] کتابیں "**فیضانِ خدیجۃ الکبریٰ** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا" اور "**فیضانِ عائشہ صِدِّیقہ** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا" منظر عام پر آچکی ہیں۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! اس کتاب پر **المدینۃ العلمیۃ** (دعوتِ اسلامی) کے شعبے "**فیضانِ صحابیات وصالِحات**" کے کُل پانچ[5] اسلامی بھائیوں نے

کام کرنے کی سعادت حاصل کی بالخصوص محمد خرم شہزاد عطاری المدنی، محمد شہزاد عنبر عطاری المدنی اور محمد عادِل عطاری المدنی نے خوب کوشش کی۔

اس میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی مدد و توفیق، اس کے پیارے حبیب، حبیب لبیب، ہم گناہوں کے مریضوں کے طبیب، حُضُور احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطا، اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی عنایت اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبِلال محمد الیاس عطّاؔر قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی نظرِ شفقت کا ثمرہ ہے اور خامیوں میں ہماری کوتاہیوں کا دخل ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ وہ دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بَشُمُول **المدینۃ العلمیۃ** کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔ انہیں دن پچیسویں اور رات چھبیسویں ترقیاں عطا فرمائے۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم.

شعبہ فیضانِ صحابیات و صالِحات

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

حَسد کی تعریف

کسی کی نعمت چِھن جانے کی آرزو کرنا۔ (فتاوٰی رضویہ ج ٢٤ ص ٤٢٨)
مَثَلاً کسی شخص کی شُہرت یا عزّت ہے اب یہ آرزو کرنا کہ اس کی عزت یا شہرت ختم ہو جائے۔ البتہ دوسرے کی نعمت کا زَوال (یعنی ضائع ہوجانا) نہ چاہنا بلکہ وَیسی ہی نعمت کی اپنے لیے تمنّا کرنا یہ **غِبْطہ** (یعنی رشک) کہلاتا ہے اور یہ شرعاً جائز ہے۔ (طریقہ محمدیہ ج۱ ص ٦١٠)

اُمَّھَاتُ الْمُؤْمِنِیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُنَّ

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز کے بعد حمد وثنا اور درود شریف پڑھنے والے سے فرمایا: ''اُدْعُ تُجَبْ وَسَلْ تُعْطَہ دُعا مانگ! قبول کی جائے گی، سوال کر! دیا جائے گا۔''[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نِکاح سنتِ انبیاء ہے۔ شَیخ مُحَقِّق حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبد الحق مُحَدِّث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ سِوائے حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی اور حضرتِ سیِّدُنا یحیٰی عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے نِکاح فرمایا۔[2] ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی کئی حکمتوں کے پیشِ نظر مُتَعَدَّد نکاح فرمائے۔

ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُنَّ کی تعداد

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کتنے نکاح فرمائے اور ان خوش نصیب خواتین کی تعداد کیا ہے جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رشتۂ اِزدواج میں منسلک ہو کر اُمَّہاتُ المؤمنین کے اعلیٰ منصب پر فائز ہوئیں...؟ اس سلسلے میں جن پر سب کا اتفاق ہے وہ گیارہ صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ

1 ...سنن النسائی، کتاب السھو، باب التمجید والصلاۃ...الخ، ص٢٢٠، الحدیث: ١٢٨١.
2 ...مدارج النبوۃ، قسم پنجم، باب دُوُم در ذکرِ ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُنَّ، ٢/٤٦٢.

تَعَالٰی عَنۡہُنَّ ہیں۔ ان میں سے چھ۶ تو قبیلہ قریش کے اونچے گھرانوں کی چشم وچراغ تھیں، جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں: (۱)... حضرت خدیجہ بنتِ خُوَیْلِد

(۲)... حضرت عائشہ بنتِ ابو بکر صِدِّیق (۳)... حضرت حفصہ بنتِ عمر فاروق

(۴)... حضرتِ اُمِّ حبیبہ بنتِ ابوسفیان (۵)... حضرت اُمِّ سلمہ بنتِ ابو امیہ

(۶)... حضرت سودہ بنتِ زمعہ رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن

چار۴ کا تعلق قبیلہ قریش سے نہیں تھا بلکہ عرب کے دوسرے قبائل سے تعلق رکھتی تھیں، وہ یہ ہیں: (۱)... حضرت زینب بنتِ جحش

(۲)... حضرت میمونہ بنتِ حارث (۳)... حضرت زینب بنتِ خُزَیْمَہ

(۴)... حضرت جُویریہ بنتِ حارث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُنَّ

اور ایک غیر عربیہ تھیں، بنی اسرائیل سے تعلق تھا۔ یہ حضرتِ صفیہ بنتِ حیی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا قبیلہ بنی نضیر سے تھیں۔

ان گیارہ میں سے دو۲ ازواجِ مُطَہَّرات حضرتِ خدیجہ بنتِ خُوَیْلِد اور حضرتِ زینب بنتِ خُزَیْمَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا تو رسولِ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ ظاہری میں ہی دارِ آخرت کو کوچ کر گئی تھیں جبکہ بقیہ نو۹ ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُنَّ نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد انتقال فرمایا۔[1]

1... المواھب اللدنیۃ، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجه...الخ، ۱/ ۴۰۱.

چار سے زیادہ عورتیں نکاح میں رکھنا

واضح رہے کہ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے بھی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عام لوگوں کی نسبت زیادہ شادیوں کی اجازت دی گئی تھی اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی اس باب میں وسعت وکشادگی عطا ہوئی، اللہ رَبُّ الْعِزّت قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ﴿۳۸﴾ (پ۲۲، الاحزاب: ۳۸)

ترجمۂ کنزالایمان: نبی پر کوئی حرج نہیں اس بات میں جو اللہ نے اس کے لئے مقرر فرمائی اللہ کا دستور چلا آرہا ہے ان میں جو پہلے گزر چکے اور اللہ کا کام مقرر تقدیر ہے۔

صدرُ الْاَفاضِل، بدرُ الْاَماثِل حضرتِ علامہ مفتی سیِّد محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: **یعنی انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کو بابِ نکاح میں وسعتیں دی گئیں کہ دوسروں سے زیادہ عورتیں ان کے لیے حلال فرمائیں جیسا کہ حضرت داود عَلَیْہِ السَّلَام کی سو بیبیاں اور حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی تین سو بیبیاں تھیں۔ یہ ان کے خاص احکام ہیں ان کے سِوا دوسروں کو روا نہیں نہ کوئی اس پر معترض ہوسکتا ہے، اللہ تعالٰی اپنے بندوں میں جس کے لیے جو حکم فرمائے اس پر کسی کو اعتراض کی کیا مجال، اس میں یہود کا رَدّ ہے جنہوں نے سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر چار سے زیادہ نکاح کرنے پر طعن کیا تھا اس میں**

انہیں بتایا گیا کہ یہ حُضُور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے خاص ہے جیسا کہ پہلے انبیاء (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے لیے تعدادِ ازواج میں خاص احکام تھے۔[1]

نکاح کی حکمتیں

یاد رکھنا چاہئے کہ سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو مُتَعَدَّد نکاح فرمائے اور متعدد خواتین کو شرفِ زوجیت سے نوازا ان میں سیاسی و قومی اور دینی حوالے سے بہت ساری حکمتیں پائی جاتی تھیں، **مَعَاذَ اللّٰہ** کوئی نکاح کسی نفسانی جذبے اور خواہش کی بنا پر ہرگز نہیں تھا۔ شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفٰی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: **حُضُورِ اقدس** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے زیادہ تر جن عورتوں سے نکاح فرمایا، وہ کسی نہ کسی دینی مصلحت ہی کی بِنا پر ہوا، کچھ عورتوں کی بے کسی پر رحم فرماکر اور کچھ عورتوں کے خاندانی اعزاز و اکرام کو بچانے کے لئے، کچھ عورتوں سے اس بِنا پر نکاح فرمالیا کہ وہ رنج والم کے صدموں سے نڈھال تھیں، لہٰذا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے زخمی دلوں پر مرہم رکھنے کے لئے ان کو اعزاز بخش دیا کہ اپنی ازواجِ مُطَہَّرات میں ان کو شامل فرمالیا۔ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اتنی عورتوں سے نکاح فرمانا ہرگز ہرگز اپنی خواہشِ نفسی کی بِنا پر نہیں تھا، اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بیویوں میں حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

---

1 ... خزائن العرفان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۸، ص ۷۸۳۔

عَنۡہَا کے سوا کوئی بھی کنواری نہیں تھیں بلکہ سب عمر دراز اور بیوہ تھیں حالانکہ اگر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خواہش فرماتے تو کونسی ایسی کنواری لڑکی تھی جو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نکاح کرنے کی تمنا نہ کرتی مگر دربارِ نبوت کا تو یہ معاملہ ہے کہ شہنشاہِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کوئی قول فعل، کوئی اشارہ بھی ایسا نہیں ہوا جو دنیا اور دین کی بھلائی کے لئے نہ ہو، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو کہا اور جو کیا سب دین ہی کے لئے کیا بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو کہا اور کیا وہی دین ہے بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ اکرم ہی مجسم دین ہے۔[1] یہاں ان نکاحوں کی برکت سے حاصل ہونے والے کثیر در کثیر فوائد اور ان میں پائی جانے والی حکمتوں میں سے چند کا ذکر کیا جاتا ہے:

احکامِ شریعت کی تبلیغ واشاعت: حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُتَعَدَّد نکاح فرمانے میں ایک بہت بڑی حکمت یہ تھی کہ ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُنَّ کے ذریعے خصوصاً خواتین کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا جائے اور انہیں احکامِ شریعت سے روشناس کیا جائے کیونکہ اسلام دین کامل ہے، یہ زندگی کے ہر گوشے و شعبے میں اپنے ماننے والوں کی رہنمائی کرتا ہے اور انہیں زندگی گزارنے کا ڈھنگ سکھاتا ہے۔ اس تناظُر میں بہت سے نسوانی پہلو ایسے بھی آتے ہیں جنہیں ہر کسی کے سامنے کھول کر بیان کرنے

---

1 ... جنتی زیور، ص۴۰۸.

میں حیا مانع ہوتی ہے لیکن شرعی نقطۂ نظر سے ان کا جاننا ضروری بھی ہے تاکہ فرائض وواجبات، سنن ومستحبات کی بہتر طور پر بجا آوری ہو سکے۔ اُمّت کے ان مسائل سے آگاہ ہونے کا بہترین طریقہ یہ تھا کہ آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم متعدد عورتوں سے نکاح فرما کر ان کی تعلیم وتربیت کریں اور یہ زیادہ سے زیادہ عورتوں کو اس علم سے بہرہ ور کریں، اس طرح تبلیغِ دین کا یہ فریضہ جلد از جلد انجام پذیر ہو۔ اس حوالے سے اُمَّہاتُ المؤمنین رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنۡهُنَّ کا کردار بہت اہم رہا ہے۔ دیگر صحابیات رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنۡهُنَّ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر شرعی احکام کا علم حاصل کرتیں اور پیش آمدہ مسائل کا حل دریافت کرتیں اور یہ رسولِ اکرم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھ کر انہیں بتا دیتیں۔ حضرتِ سیِّدُنا علامہ شہابُ الدِّین سیِّد محمود آلوسی عَلَیۡهِ رَحۡمَةُ اللهِ الۡقَوِی اسی حکمت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”**لِتَكَثُّرِ النِّسَاءِ حِكْمَةٌ دِيْنِيَّةٌ جَلِيْلَةٌ اَيْضًا وَ هِيَ نَشْرُ الْاَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ لَا تَكَادُ تُعَلَّمُ اِلَّا بِوَاسِطَتِهِنَّ** حضورِ انور، نورِ مجسم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کثرتِ ازواج میں ایک عظیم دینی حکمت یہ بھی ہے کہ اس سے اُن احکامِ شرعیہ کو عام کیا جائے جو انہیں کے ذریعے سکھائے جاسکتے ہیں۔“[1]

1 ...روح المعانی، پ٢٢، الاحزاب، تحت الآیۃ: ٥١، ٢٢/٣٢٨.

غلط رسومات کا خاتمہ: ایک حکمت یہ تھی کہ دورِ جاہلیت میں فروغ پائی ہوئی غلط رسومات کی کاٹ ہو اور انہیں جڑ سے اکھاڑ پھینکا جائے۔ مثلاً جاہلیت کے دستور کے مطابق منہ بولے بیٹے کو بھی حقیقی اور اصلی بیٹے کی طرح سمجھا جاتا تھا اور اس کی مُطَلَّقہ (طلاق یافتہ) یا بیوہ سے نِکاح کو حرام سمجھا جاتا تھا۔ شاہِ خیرُ الانام صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے حضرتِ زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو عقدِ زوجیت میں قبول فرمانے سے جاہلیت کے اس دستور کا خاتمہ ہو گیا کیونکہ حضرتِ زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا، حضرتِ زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے طلاق یافتہ تھیں اور حضرتِ زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے کمالِ شفقت و مہربانی فرماتے ہوئے اپنا بیٹا فرمایا تھا۔ بہر حال اس تمام تر صورتِ حال سے امت پر یہ بات واضح ہوگئی کہ لے پالک اور منہ بولے بیٹے کے وہ احکام نہیں ہوتے جو حقیقی بیٹے کے ہوتے ہیں اور دورِ جاہلیت کی وہ مذموم رسم مٹ گئی۔[1]

مخلص و جاں نثار اصحاب کی حوصلہ افزائی: بعض شادیوں کے ذریعے اپنے بعض مخلص و جاں نثار اصحاب کی حوصلہ افزائی اور ہمت بندھائی فرمائی اور انہیں ان کی خدمات کا صلہ عطا فرماتے ہوئے شرفِ مُصاہرت سے نوازا۔ جی ہاں! امتی کے لئے یہ بہت بڑی سعادت ہے کہ کونین کے والی صَلَّى اللّٰهُ

1… تفصیل کے لئے اسی کتاب کے باب "سیرتِ اُمُّ المؤمنین حضرتِ زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا" کا مطالعہ کیجئے۔

تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اسے مُصَاہرت کا شرف حاصل ہو جائے بلکہ عُشَّاق کا تو یہ حال ہے کہ

؎ اتنی نسبت بھی مجھے دونوں جہاں میں بس ہے
تو مِرا مالک و مولیٰ ہے میں بندہ تیرا[1]

اور

؎ زاہِد ان کا میں گنہ گار وہ میرے شافع
اتنی نسبت کیا کم ہے تو سمجھا کیا ہے[2]

عاشقِ اکبر حضرت سیّدنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی جاں نثاری و وفا شعاری سے کون واقف نہیں، جب لوگوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جھٹلایا انہوں نے تصدیق کی اور راہِ اسلام میں اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کر دیا چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی صاحبزادی حضرتِ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو اپنی زوجیت میں قبول فرما کر انہیں اس عظیم شرف وفضیلت سے نوازا جس پر زمانہ رشک کرتا ہے۔ نیز حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے ساتھ نکاح سے خواتین کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرنے اور انہیں احکامِ شریعت سے روشناس کرنے کا مقصد بھی بخوبی انجام پذیر ہوا کیونکہ علمی شان وشوکت میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو سب ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُنَّ پر فوقیت حاصل ہوئی اور احکامِ

---

1 ... ذوقِ نعت، ص ۱۴.
2 ... حدائقِ بخشش، ص ۱۷۱.

شریعت کا بہت بڑا ذخیرہ اُمَّت تک آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے واسطے سے پہنچا۔ مشہور تابعی بزرگ اور عظیم مُحَدِّث حضرت سیِّدنا امام شہابُ الدِّین زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ”لَوْ جُمِعَ عِلْمُ عَائِشَۃَ اِلٰی عِلْمِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعِلْمِ جَمِیْعِ النِّسَاءِ لَکَانَ عِلْمُ عَائِشَۃَ اَفْضَلَ اگر حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے علم کے مقابلے میں دیگر ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ اور تمام عورتوں کا علم جمع کر لیا جائے تب بھی حضرت عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے علم کا پلہ بھاری نکلے گا۔“[1]

غلامی سے آزادی: بعض نکاحوں سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ جس قبیلے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نکاح فرمایا اس قبیلے کے تمام افراد جو مسلمانوں کے پاس غلام تھے، آزاد کر دیئے گئے۔ اس کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ جب قبیلہ بنی مصطلق کے لوگوں نے مسلمانوں پر چڑھائی کرنے کی تیاریاں شروع کیں تو اتفاقاً مسلمانوں کو بھی اس کی خبر پہنچ گئی۔ پہلے تو اس خبر کی تصدیق کے لئے حضرتِ بُرَیدہ بن حُصَیْب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بنی مصطلق کی طرف بھیجا گیا جب انہوں نے دیکھا کہ واقعی مسلمانوں پر حملہ کرنے کے

---

1 ...الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، کتاب النساء وکناھن، باب العین، ۴/۱۸۸۳.

نوٹ: تفصیل کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ”فیضانِ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا“ کے ابواب (۱): سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی علمی شان و شوکت (۲): سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بحیثیتِ مُفَسِّرہ اور (۳): سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بطورِ مُحَدِّثہ و مفتیہ کا مطالعہ کیجئے۔

لئے ایک بڑا لشکر تیار کیا جارہا ہے تو آکر رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بتایا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فتنہ پرداز کفار کو ان کے ناپاک عزائم سے روکنے کے لئے مسلمانوں کو ان سے جنگ کے لئے بلایا۔ شمعِ رسالت کے پروانے جان کی بازی لگانے کے لئے فوراً میدان میں اتر آئے۔ اللہ رَبُّ الْعِزّت نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔ بہت سارا مالِ غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا اور بنی مصطلق کے سینکڑوں لوگ قیدی بنا لئے گئے۔ سردارِ قبیلہ کی بیٹی جس کا نام بُرَّہ تھا پھر پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تبدیل فرما کر جُوَیْرِیَہ رکھا، اسلام لے آئی اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے نکاح فرمالیا۔ جب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو اس نکاح کی خبر ہوئی تو ان شمعِ رسالت کے پروانوں کو یہ بات گوارا نہ ہوئی کہ جس قبیلے میں مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نکاح فرمائیں اس قبیلے کے لوگ ان کی غلامی میں رہیں چنانچہ انہوں نے قبیلے کے تمام لوگوں کو یہ کہہ کر آزاد کر دیا کہ یہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اصہار (سسرالی رشتے دار) ہیں۔[1]

ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کی شان و عظمت

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں بہت بلند مقام و مرتبہ عطا فرمایا ہے۔ فرمانِ ربّانی ہے:

1... تفصیل کے لئے اسی کتاب کے باب "سیرتِ اُمُّ المؤمنین حضرتِ جویریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا" کا مطالعہ کیجئے۔

یٰنِسَآءَالنَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ (پ۲۲، الاحزاب:۳۲) ترجمۂ کنزالایمان: اے نبی کی بیبیو تم اَور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔

صَدْرُ الْاَفاضِل حضرتِ علامہ مفتی سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: (یعنی) تمہارا مرتبہ سب سے زیادہ ہے اور تمہارا اجر سب سے بڑھ کر، جہان کی عورتوں میں کوئی تمہاری ہمسر نہیں۔[1]

حرمتِ نکاح اور ادب واحترام کے سلسلے میں انہیں تمام مؤمنین کی مائیں قرار دیا گیا ہے کہ حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد کسی کو ان سے نکاح کرنا حلال نہیں اور ان کا ادب واحترام ماں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْؕ (پ۲۱، الاحزاب:۶) ترجمۂ کنزالایمان: یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں۔

علامہ سیّد محمود آلوسی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں (کہ ان کا مؤمنین کی مائیں ہونا دو۲ حکموں میں ہیں):

(۱)... نکاح کے حرام ہونے میں۔

(۲)... تعظیم کی حق دار ہونے میں۔

---

1 ... خزائن العرفان، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ:۳۲، ص۷۸۰.

اس کے علاوہ دوسرے احکام مثلاً وراثت اور پردہ وغیرہ کے سلسلے میں ان کا وہی حکم ہے جو اجنبی عورتوں کا۔ نیز (شرعی احکام میں) ان کی بیٹیوں کو مؤمنین کی بہنیں اور ان کے بھائیوں کو مؤمنین کے ماموں نہ کہا جائے گا۔[1]

اطاعت اور نیک اعمال پر ان کے لئے عام لوگوں کی نسبت دگنا ثواب ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

وَ مَنۡ یَّقۡنُتۡ مِنۡکُنَّ لِلّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖ وَ تَعۡمَلۡ صَالِحًا نُّؤۡتِہَاۤ اَجۡرَہَا مَرَّتَیۡنِ ۙ وَ اَعۡتَدۡنَا لَہَا رِزۡقًا کَرِیۡمًا ﴿۳۱﴾ (پ۲۲، الاحزاب: ۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو تم میں فرماں بردار رہے اللہ اور رسول کی اور اچھا کام کرے ہم اسے اوروں سے دونا (دگنا) ثواب دیں گے اور ہم نے اس کے لئے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے۔

ان کے لئے گناہوں کی نجاست سے آلودہ نہ ہونے کی بشارت ہے۔ اللہ ربُّ العزت ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَ یُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا ﴿ۚ۳۳﴾ (پ۲۲، الاحزاب: ۳۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ

---

1 ...روح المعانی، پ۲۱، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۶، ۲۱/۲۰۲، ملتقطًا۔

اللہِ الْغَنِی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس طرح کہ تم کو گناہوں اور بد اخلاقیوں کی نجاست میں آلودہ نہ ہونے دے۔ یہ مطلب نہیں کہ مَعَاذَ اللہ اب تک گناہ تھے اب پاکی عطا ہوئی۔ اس آیت سے دو۲ مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ حضور کی ازواج واولاد گناہوں سے پاک ہے۔ دوسرے یہ کہ ازواج یقیناً حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے اہل بیت ہیں کیونکہ یہ تمام آیات ازواجِ مُطَہَّرات (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ) سے ہی مخاطب ہیں۔[1]

صحابۂ کرام وصحابیات رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن میں سے بعض وہ حضرات جنہوں نے اسلام کو اس کے ابتدائی ایام میں قبول کیا اور سب سے پہلے حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت ورسالت کی تصدیق کی، قرآنِ کریم نے انہیں ''اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ'' کے دل نشین خطاب سے نوازا۔ آیتِ مبارکہ ہے:

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ

ترجمۂ کنزالایمان: اور سب میں اگلے پہلے مُہاجِر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو (پیروی کرنے والے) ہوئے، اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لئے تیار

[1] ... نور العرفان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۳، ص ۸۲۹، ملتقطاً۔

تَحۡتَهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۱۰۰﴾ (پ۱۱، التوبۃ:۱۰۰)

کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں، یہی بڑی کامیابی ہے۔

صَدْرُ الْاَفاضِل، بدرُ الْاَماثِل حضرت علامہ مفتی سیّد محمد نعیم الدین مرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: (مُہَاجِرِین میں سے اَلسّٰبِقُوۡنَ الۡاَوَّلُوۡنَ وہ ہیں) جنھوں نے دونوں قبلوں کی طرف نمازیں پڑھیں یا اہلِ بدر یا اہلِ بیعتِ رضوان (اور انصار میں سے) اصحابِ بیعتِ عقبہ اُولٰی جو چھ حضرات تھے اور اصحابِ بیعتِ عقبہ ثانیہ جو بارہ تھے اور اصحابِ بیعتِ عقبہ ثالثہ جو ستر اصحاب ہیں۔[1] اس اعتبار سے بعض اُمَّہَاتُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُنَّ بھی اس فضیلت میں داخل ہیں یہاں صرف اُن کے اسمائے گرامی ذکر کئے جاتے ہیں جن کا دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھنا معلوم ہے:

(۱)... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا سودہ بنتِ زمعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا

(۲)... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا

(۳)... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا حفصہ بنتِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا

(۴)... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا زینب بنتِ خُزَیْمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا

(۴)... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا

1... خزائن العرفان، پ۱۱، التوبہ، تحت الآیۃ:۱۰۰، ص۳۸۰.

(۵)... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

(۶)... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

واضح رہے کہ یہ تمام اُمَّہات المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ ہجرتِ مدینہ سے سے پہلے ہی مُشَرَّف بہ اسلام ہوچکی تھیں جبکہ "تبدیلیٔ قبلہ ہجرت کے اٹھارہ ماہ بعد یعنی ۲ ہجری، ماہِ شعبان، منگل کے دن ہوئی۔"[1]

ع وہ نساءِ نبی طیِّبات و خلیق
جن کے پاکیزہ تر سارے طور و طریق
جو بہرحال نورِ خدا کی رفیق
اہلِ اسلام کی مادرانِ شفیق
بانُوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام[2]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

»»»»»...«.»...««««««

❶... تفسیر نعیمی، پ۱۱، التوبہ، تحت الآیۃ: ۱۰۰، ۱۱/۲۶۔

❷... شرح کلامِ رضا، ص۱۰۵۷۔

سیرتِ حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا[1]

قبولیّتِ دُعا کا ایک سبب

حضرتِ سیِّدُنا عَلِیُّ المرتضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "**مَا مِنْ دُعَآءٍ اِلَّا وَبَیْنَہٗ وَ بَیْنَ السَّمَآءِ حِجَابٌ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ فَاِنْ فُعِلَ اِنْخَرَقَ ذٰلِکَ الْحِجَابُ وَ دَخَلَ الدُّعَآءُ وَ اِذَا لَمْ یُفْعَلْ رَجَعَ ذٰلِکَ الدُّعَآءُ** ہر دُعا اور آسمان کے درمیان ایک حجاب ہوتا ہے حتی کہ مجھ پر اور میری آل پر دُرُود پڑھا جائے، اگر ایسا کیا جائے تو وہ پردہ چاک ہو جاتا ہے اور دُعا آسمان میں داخل ہو جاتی ہے اور اگر ایسا نہ کیا جائے تو وہ پلٹ آتی ہے۔"[2]

ع دُعا کے ساتھ نہ ہووے اگر درود شریف
نہ ہووے حشر تلک بھی بَر آور حاجات
قبولیّت ہے دُعا کو درود کے باعث
یہ ہے درود کہ ثابت کرامات و برکات[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...ان کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ 84 صفحات پر مشتمل کتاب "فیضانِ خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا" کا مطالعہ کیجئے۔

2 ...الصلات والبشر، الباب الثانی، الحدیث الثانی والخمسون، ص ۸۳۔

3 ...ماہنامہ نعت (اکتوبر ۱۹۹۵ء)، ص ۴۱۔

تاریکیوں کا خاتمہ

چھٹی صدی عیسوی جب ہر طرف ظلم وبَرْبَرِیَّت اور قتل وغارت گری کا دَور دَورہ تھا، اَخلاقی و معاشی، مُعاشرتی وسیاسی زندگی میں انتہائی گھناؤنی بُرائیاں جنم لے چکی تھیں، ظُلم کی حد یہ تھی کہ چھوٹی چھوٹی بے گناہ بچیوں کو زندہ دَرْ گور (دفن) کر دیا جاتا تھا، زِناکاری جیسے اخلاق سوز جرائم کا ایسے کھلے عام اِرْتِکاب ہوتا تھا کہ گویا یہ گُناہ ہی نہ ہوں، ہر چہار جانب شرک وکفر کی گھنگھور گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں، جہالت وبے وقوفی کی انتہا یہ تھی کہ انسان اپنے خالقِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت سے منہ موڑ کر خود کے تراشیدہ (اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے) باطل معبودوں کی پوجا پاٹ میں مصروف تھا کہ کائناتِ ارضی کی ان اندھیر وادیوں کو کفر کی تاریکیوں سے نجات دینا جب منظورِ معبودِ حقیقی ہوتا ہے تو **مکہ مُعظَّمہ** کی پاک سرزمین میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور کا سورج طُلُوع فرما دیتا ہے، چنانچہ پھر کائنات کا ذرہ ذرہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور سے جگمگا اُٹھتا ہے، گوشہ گوشہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور سے مُنَوَّر ہو جاتا ہے، ظُلم وکفر کی تاریک بدلیاں چھٹ جاتی ہیں اور زمانہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور سے پُر نور ہو جاتا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشبو سے مہک اُٹھتا ہے۔

سیّدِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خَلْقِ خُدا کو صرف اس ایک معبودِ حقیقی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کی طرف بلاتے ہیں جو سب کا خالِق ومالِک ہے،

نہ اس کی کوئی اَوْلاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، وہ سب کا پالنے والا ہے، سب اسی سے رِزْق پاتے اور اسی کے دَرْ سے حاجتیں بَر لاتے ہیں۔ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں کو اس معبودِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کی دعوت دیتے ہیں تو بجائے اس کے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت کو قبول کرتے ہوئے حق کی پکار پر لبیک کہا جاتا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر مصائب و آلام کے پہاڑ توڑے جاتے ہیں، راہ میں کانٹے بچھائے جاتے ہیں، تَنِ نازنین (یعنی مبارک جسم) پر پتھر برسائے جاتے ہیں، اِتّہام و دُشْنام طرازی (جھوٹے الزامات و گالیوں) کے تیروں کی بارِش کر دی جاتی ہے اور کل تک کا سب کی آنکھوں کا تارا آج سب سے بڑا دشمن قرار دے دیا جاتا ہے۔ ایسے نازُک دَور میں جو ہستیاں حق کی پُکار پر لبیک کہتی ہوئی سب سے پہلے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوتِ حق کو قبول کرنے کی سعادت سے سرفراز ہوئیں اور "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو!" کی پکار کی سب سے پہلے حق دار قرار پائیں، ان میں ایک نمایاں نام مجسمۂ حُسْنِ اخلاق، پاکیزہ سیرت و بلند کِردار، فہم و فراست اور عقل و دانش سے سرشار، جُود و سخا کی پیکر، صِدْق و وفا کی خُوگر اُس عظیمُ القدر ذات سُتُودَہ صِفات کا ہے جنہوں نے عورتوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل کیا، حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت سے جو سب سے پہلے مُشَرَّف ہوئیں، اللہ ربُّ الْعِزَّت نے جنہیں جِبْرِیلِ امین عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وَساطت سے سلام بھیجا، جنہوں نے حبیبِ کِبْرِیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت

بابرکت میں کم و بیش 25 سال رہنے کی سعادت حاصل کی، جنہوں نے شِعْبِ ابی طالب میں **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مَحْصُور رہ کر رفاقت، محبت اور وَارَفتگی کا مِثالی نمونہ پیش کیا، جنہوں نے اپنی ساری دولت حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں میں ڈھیر کر دی، جن کی قبر میں ہادیِ برحق صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اترے اور اپنے دستِ اقدس سے انہیں قبر میں اُتارا، تاریخ میں جنہیں طاہِرہ و صِدّیقہ جیسے عظیم الشّان القاب سے یاد کیا جاتا ہے، یہ خاتونِ جنت حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی والِدہ ماجِدہ، نوجوانانِ جنت کے سرداروں حضراتِ **حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی نانی جان، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا، سرورِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بہت ہی محبوب زوجۂ مُطَہَّرہ ہیں، آپ کی حَیات میں **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی اور سے نِکاح نہ فرمایا اور آپ کو جنت میں شوروغل سے پاک محل کی بشارت سنائی۔

قدم قدم حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ہر ہر قدم پر **سیِّدُ الْمُرْسَلِیْن، رحمۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ دیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حوصلہ بڑھایا اور ہمت بندھائی۔ اس سلسلے میں ابتدائے وحی کے موقع پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے اعلیٰ کِردار کی جھلک نمایاں طور پر دیکھی

جاسکتی ہے۔ حضرتِ سیّدنا علّامہ محمد بن اسحاق مَدَنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ سیّدِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب بھی کُفّار کی جانب سے اپنا ردّ اور تکذیب وغیرہ کوئی ناپسندیدہ بات سن کر غمگین ہو جاتے اس کے بعد حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے پاس تشریف لاتے تو اِن کے باعث آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وہ رنج و غم کی کیفیت دُور ہو جاتی۔"[1]

ع وہ انیسِ غم، مُونِسِ بے کساں
وہ سُکونِ دل، مالکِ انس و جاں
وہ شریکِ حَیات، شہِ لامکاں
سیما پہلی ماں کہفِ امن و اماں
حق گزارِ رفاقت پہ لاکھوں سلام[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک انمول مَدَنی پھول

اس سے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی عظیم شان کا اظہار ہوتا ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے اُس دَور میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تصدیق کی اور ہر مشکل سے مشکل وقت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ دیا جب اسلام کے ماننے والوں کو طرح طرح کی مشکلات

---

1 ... السیرۃ النبویۃ لابن اسحاق، تحدید لیلۃ القدر، ۱/۱۷۶.

2 ... بہارِ عقیدت، ص۱۱.

اور آزمائشوں کا سامنا تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی حَیاتِ طَیِّبَہ کے اس دَرَخْشاں (روشن وچمک دار) پہلو سے ہمیں یہ مَدَنی پُھول چننے کو ملتا ہے کہ خواہ کیسے ہی کٹھن حالات ہو، کیسی ہی مشکلات کا سامنا ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت و فرمانبر داری سے رُوگردانی ہر گز نہیں کرنی چاہیے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لائے ہوئے پیارے دین "اِسلام" کی خاطِر مالی وجانی کسی قسم کی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہیے۔

تعارفِ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالٰی عنہا

حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا قُرَیش کی ایک باہمت، بلند حوصلہ اور زِیرَک (عَقْل مند) خاتون تھیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بہت بہترین اوصاف سے نوازا تھا جن کی بدولت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا جاہلیت کے دَورِ شر و فساد میں ہی طاہِرہ کے پاکیزہ لقب سے مشہور ہو چکی تھیں۔

اوّلین اِزْدِواجی زندگی

سرکارِ ابدِ قرار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رشتۂ نِکاح میں منسلک ہونے سے پہلے ۲ دو مرتبہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شادی ہو چکی تھی پہلے ابوہالہ بن زُرارہ تمیمی سے ہوئی اِس کے فوت ہو جانے کے بعد عتیق بن عابِد مخزومی سے،[1] جب یہ بھی وفات پا گیا تو کئی رؤسائے قُرَیش نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

[1]... المواهب اللدنية، المقصد الثاني، الفصل الثالث، ١/ ٤٠٢، ملتقطًا.

عَنْھَا کو شادی کے لئے پیغام دیا لیکن آپ نے انکار فرما دیا اور کسی کا بھی پیغام قبول نہ کیا پھر خود سرکارِ دوعالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شادی کی درخواست کی اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حبالۂ عقد میں آئیں۔

وِلادت اور نام ونسب

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی وِلادت باسعادت عامُ الْفِیْل سے 15 سال پہلے ہے۔[1] نام خدیجہ، والِد کا نام خُوَیلِد اور والِدہ کا نام فاطمہ ہے۔ والِد کی طرف سے آپ کا نسب اس طرح ہے: **"خُوَیْلِد بن اَسَد بن عَبْدُ الْعُزّٰی بن قُصَیّ بن کِلَاب بن مُرَّۃ بن کَعْب بن لُؤَیّ بن غالِب بن فِھرّ"** اور والِدہ کی طرف سے یہ ہے: **"فاطِمہ بنتِ زَائِدۃ بن اَصَمّ بن ھَرِم بن رواحہ بن حَجَر بن عَبْد بن مَعِیْص بن عامِر بن لُؤَیّ بن غالِب بن فِھرّ"**[2]

رسولِ خُدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسب کا اِتّصال

حضرتِ **قُصَیّ بِنْ کِلَاب** میں جاکر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا نسب رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نسب شریف سے مل جاتا ہے۔ اس حوالے سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ دیگر ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ

بعض رِوایات میں ہے کہ پہلے عتیق سے ہوئی اس کی وفات کے بعد ابوہالہ سے۔ **وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم**. دیکھئے: [المعجم الکبیر للطبرانی، ۹/۳۹۲، الحدیث: ۱۸۵۲۲].

1... الطبقات الکبری، ذکر تزویج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدیجۃ.. الخ، ۱/۱۰۵

2... المرجع السابق، تسمیۃ نساء المسلمات... الخ، ۴۰۹۶ - ذکر خدیجۃ... الخ، ۸/۱۱.

تَعَالٰی عَنْہُنَّ کی نسبت سب سے کم واسطوں سے آپ کا نسب رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نسب سے ملتا ہے۔

کنیت والقاب

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی کُنْیَت **اُمُّ الْقَاسِم**[1] اور **اُمِّ ھِند** ہے۔[2] لقب بہت سے ہیں جن میں سب سے مشہور **الکبریٰ** ہے۔ مروی ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں آپ کو **طاھِرہ** کہہ کر پکارا جاتا تھا۔[3]

متفرق فضائل و مناقب

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے فضائل و مناقِب بے شمار ہیں۔ سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے بہت محبت تھی حتی کہ جب آپ کا وِصال ہو گیا تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کثرت سے آپ کا ذکر فرماتے اور اپنی بلند و بالا شان کے باوجود آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سہیلیوں کا اکرام فرماتے۔ روایت میں ہے کہ بارہا جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اقدس میں کوئی شے پیش کی جاتی تو فرماتے: اسے فلاں عورت کے پاس لے جاؤ کیونکہ وہ خدیجہ کی سہیلی تھی، اسے فلاں عورت کے گھر لے جاؤ کیونکہ وہ خدیجہ سے محبت کرتی تھی۔[4]

---

1 ...سیر اعلام النبلاء، ۱۶-خدیجۃ ام المؤمنین، ۲/۱۰۹.

2 ...معرفۃ الصحابۃ للاصبہانی، ذکر الصحابیات...الخ، ۳۷۴۶-خدیجۃ...الخ، ۶/۳۲۰۰.

3 ...المعجم الکبیر للطبرانی، ذکر تزویج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۹/۳۹۱، الحدیث: ۱۸۵۲۲.

4 ...الادب المفرد، باب قول المعروف، ص۷۸، الحدیث: ۲۳۲.

یادِ خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡهَا

ایک بار حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡهَا کی بہن حضرتِ ہالہ بنتِ خُوَیلد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡهَا نے سرکارِ رسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے بارگاہِ اقدس میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی، ان کی آواز حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡهَا سے بہت ملتی تھی چنانچہ اس سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡهَا کا اجازت طلب کرنا یاد آگیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے جُھرجُھری لی۔ [1]

چار افضل جنتی خواتین

اُمُّ المؤمنین حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡهَا ان چار خواتین میں سے ہیں جنہیں **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے جنتی عورتوں میں سب سے افضل قرار دیا ہے، جیسا کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡهُمَا سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک بار رسولِ کائنات، شہنشاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے زمین پر چار خُطُوط (Line's) کھینچ کر فرمایا: تم جانتے ہو یہ کیا ہیں؟ صحابۂ کِرام عَلَیۡهِمُ الرِّضۡوَان نے عرض کی: ”اَللّٰہُ وَ رَسُوۡلُہٗ اَعۡلَمُ یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔“ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ جنتی عورتوں میں سب سے زیادہ فضیلت والی یہ

---

1 ... صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبی...الخ، ص ۹۶۲، الحدیث ۳۸۲۱.

عورتیں ہیں: (۱)...خدیجہ بنتِ خُوَیلِد

(۲)...فاطِمہ بنتِ مُحَمَّد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

(۳)...فِرعون کی بیوی آسیہ بنتِ مُزَاحِم[1]

(۴)...اور مَرْیَم بنتِ عِمْران۔ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ)[2]

دنیا میں جنتی پھل سے لطف اندوز

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو دنیا میں رہتے ہوئے جنتی پھل سے لطف اندوز ہونے کا شرف بھی حاصل ہے چنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو جنّتی انگور کھلائے۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سفرِ آخرت
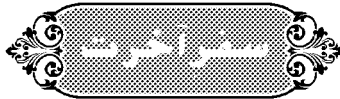
اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، دو عالَم کے مالِک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رشتۂ

1...حضرتِ آسیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا مؤمنہ خاتون تھیں کہ ایک جلیل القدر نبی حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لا کر ان کی صحابیت کا شرف پایا۔ فِرعون کو جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ایمان لانے کی خبر ہوئی تو اُس دشمنِ خُدا نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر ایسے ایسے جاں سوز مظالم ڈھائے کہ دھرتی کا کلیجہ کانپ کر رہ گیا بالآخر ان مظالم کی تاب نہ لاتے ہوئے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا شہید ہو گئیں۔

2...مسند احمد، مسند بنی ھاشم، مسند عبد اللہ بن العباس...الخ، ۲/۲۴۱، الحدیث: ۲۷۲۰

3...المعجم الاوسط للطبرانی، باب المیم، من اسمہ محمد، ۴/۳۱۵، الحدیث: ۶۰۹۸.

اِزدِواج میں منسلک ہونے کے بعد تاحیات آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُعاملات میں آپ کی مُمِدّ ومُعَاوِن رہیں اور ہر قسم کی پریشانی میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی غم گساری کرتی رہیں بالآخر نبوت کے دسویں سال، دس رَمَضَانُ الْمُبَارَک کو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے داعِیِ اَجَل کو لبیک کہا اور اپنے آخِرت کے سفر کا آغاز فرمایا۔ بوقتِ وفات آپ کی عمرمُبارَک 65 برس تھی۔[1]

نمازِ جنازہ

جس وَقْت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا وِصال ہوا اس وقت تک نمازِ جنازہ کا حکم نہیں آیا تھا اس لئے آپ پر جنازہ کی نماز نہیں پڑھی گئی۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں: ”فِی الْوَاقِع (دَرحقیقت) کُتُبِ سِیَر (سیرت کی کتابوں) میں عُلَماء نے یہی لکھا ہے کہ اُمُّ المومنین خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے جنازۂ مُبارَکہ کی نماز نہ ہوئی کہ اس وقت یہ نماز ہوئی ہی نہ تھی۔ اس کے بعد اس کا حکم ہوا ہے۔“[2]

تدفین

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو مکہ مُکَرَّمہ زَادَهَا اللهُ شَرَفًا وَّتَعْظِيْمًا میں واقع

---

1 ... امتاع الاسماع، فصل فی ذکر ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ام المؤمنین خدیجۃ بنت خویلد، ٦/٢٨.

2 ... فتاویٰ رضویہ، ٩/٣٦٩.

حَجُوْن [1] کے مقام پر دفن کیا گیا۔ حُضور رحمتِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود بہ نفسِ نفیس آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی قبر میں اترے [2] اور اپنے مقدس ہاتھوں سے دفن فرمایا۔

سیّدتنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی اولاد

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا وہ خوش نصیب اور بلند رتبہ خاتون ہیں جنہوں نے کم بیش 25 برس تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں رہنے کی سعادت حاصِل کی اور سِوائے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے کہ وہ حضرتِ ماریہ قبطیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے پیدا ہوئے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تمام اَوْلادِ اَطہار اِنہیں سے ہوئی [3] آپ مؤمنین کی سب سے پہلی ماں اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

---

1 ...''حَجُون'' مکہ مُکَرَّمَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کے بالائی حصے میں واقع ایک پہاڑ ہے، اس کے پاس اہلِ مکہ کا قبرستان ہے۔[معجم البلدان، حرف الحاء والجیم...الخ، ۲/۲۲۵] اب اسے جَنَّتُ الْمَعْلٰی کہا جاتا ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرتِ علّامہ ابوبِلال محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تحریر فرماتے ہیں: جَنَّتُ الْبَقِیْع کے بعد جَنَّتُ الْمَعْلٰی دنیا کا سب سے افضل قبرستان ہے۔ یہاں اُمُّ المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر اور کئی صحابہ و تابعین رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن اور اولیاء وصالحین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کے مزاراتِ مقدسہ ہیں۔ اب ان کے قبے (یعنی گنبد) وغیرہ شہید کر دیئے گئے ہیں، مزارات مسمار کر کے ان پر راستے نکالے گئے ہیں۔[رفیق المعتمرین، ص۱۲۳].

2 ...شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد الاول، وفاۃ خدیجۃ وابی طالب، ۲/۴۹ .

3 ...فتح الباری، کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبی صلی اللہ علیہ وسلم خدیجۃ...الخ، ۷/۱۷۲، تحت الحدیث: ۳۸۲۱، بتقدم وتأخر.

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانے والی سب سے پہلی خاتون ہیں۔ شہنشاہِ ذی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نِکاح میں آنے سے پہلے دو۲ مرتبہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نِکاح ہو چکا تھا، پہلے ابوہالہ بن زُرارہ تمیمی سے ہوا۔ ابوہالہ سے دو۲ فرزند ہالہ اور ہِنْد پیدا ہوئے اور دونوں ایمان لاکر شَرَفِ صحابیت سے مُشَرَّف ہوئے۔[1] ابوہالہ کی موت کے بعد حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عتیق بن عابِد مخزومی سے نِکاح فرمایا، اس سے ایک لڑکی ہِنْدہ پیدا ہوئی، یہ بھی ایمان لا کر شرفِ صحابیت سے مُشَرَّف ہوئیں۔[2]

رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَوْلادِ پاک

سرکارِ نامدار، دو عالَم کے مالِک ومختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تین۳ شہزادے:

(۱)...**حضرت سیِّدنا قاسم** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(۲)...**حضرت سیِّدنا عَبْدُ اللّٰہ** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(۳)...**حضرت سیِّدنا ابراھیم** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اور چار۴ شہزادیاں: (۱)...**حضرت سیِّدَتُنا زینب** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

(۲)...**حضرت سیِّدَتُنا رُقیہ** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

(۳)...**حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ کُلثوم** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

(۴)...**حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمہ** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا تھیں۔

---

1 ... شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد الاول، تزوجہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم من خدیجۃ، ۱/۳۷۳، ملتقطًا.

2 ... المرجع السابق، ص۳۷٤.

اور سِوائے حضرتِ ابراہیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سب اولاد حضرتِ خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ہوئی۔ شہزادگان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا عہدِ طُفُولیت میں ہی انتقال فرما گئے جبکہ چاروں شہزادیاں حیات رہیں اور بڑی ہو کر اپنے اپنے گھر والیاں ہوئیں۔ سِوائے حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے تینوں شہزادیاں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عہدِ مُبارَک میں ہی انتقال فرما گئیں، حضرتِ بی بی فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دنیا سے پردۂ ظاہری فرمانے کے چھ ماہ بعد انتقال فرمایا۔[1] اللہ رَبُّ الْعِزَّت کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قابلِ رشک موت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! فُیُوضِ صحابہ وصحابیات وغیرہ اخیارِ امت سے فیض یاب ہونے کے لئے آپ بھی تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ! اس مَدَنی ماحول کی برکت سے عمل کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور ان صالحین اُمَّت کی سیرت پر عمل پیرا ہونے کا ذہن بنتا ہے، آیئے! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر صحابہ وصالحین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن سے فیض یاب ہونے والی

[1] ... فیضانِ خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، ص۶۹-۷۳، ملخصًا۔

ایک اسلامی بہن کی قابلِ رشک مَدَنی بہار ملاحظہ فرمایئے اور جھومئے، چنانچہ مرکز الاولیا(لاہور) کی ایک ذِمے دار اسلامی بہن کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ میری والِدہ ایک عرصے سے گُردوں کے مرض میں مبتلا تھیں۔ ربیع النُّور شریف کے پُرنور مہینے میں پہلی مرتبہ ہم ماں بیٹی دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے اللّٰہ اللّٰہ اور مرحبا یا مصطفٰے کی پُرکیف صداؤں سے گونجتے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شریک ہوئیں۔ شرعی پردہ کرنے کے لئے مَدَنی بُرقع پہننے، آئندہ بھی سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کرنے اور مزید اچھی اچھی نیتیں کر کے ہم دونوں گھر لوٹ آئیں۔ رات کے وقت امی جان کو یکایک دل کا دَورہ پڑا، سنّتوں بھرے اجتماع میں گونجنے والی اللّٰہ اللّٰہ کی مسحور کُن صداؤں کا نشہ گویا ابھی باقی تھا شاید اسی لئے میری امی جان اپنی زندگی کے آخری تقریباً 25 مِنَٹ اللّٰہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا وِرْد کرتی رہیں اور پھر... پھر... اُن کی رُوح قَفَسِ عُنْصُری سے پرواز کر گئی۔

ع عَفْو فرما خطائیں مِری اے عَفُوّ!
شوق و توفیق نیکی کی دے مجھ کو تُو
جاری دل کر کہ ہر دم رہے ذکرِ ھُو
عادتِ بد بدل اور کر نیک خُو[1]

»»»»»»...«۰»...««««««

---

1 ... اسلامی بہنوں کی نماز، ص۲۷۹.

سیرتِ حضرت سَوْدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا

سارا وقت دُرُود خوانی

حضرتِ سیِّدُنا اُبَیّ بن کَعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نے بارگاہِ رِسالت مآب عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں عرض کیا: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُود پڑھتا ہوں، آپ فرمائیں کہ میں ذکر و اوراد کا کتنا وقت دُرُود خوانی کے لئے مقرر کروں؟ فرمایا: جتنا تم چاہو۔ میں نے کہا: ایک چوتھائی...؟ فرمایا: جتنا چاہو، اگر اس سے بڑھا دو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے کہا: آدھا...؟ فرمایا: جتنا چاہو، اگر اور بڑھا دو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے کہا: دو تہائی...؟ فرمایا: جتنا چاہو، لیکن اگر اور اِضافہ کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے کہا: میں سارا وَقْت دُرُود ہی پڑھوں گا۔ فرمایا: تب یہ تمہارے غموں کو کافی ہو گا اور تمہارے گناہ مِٹا دے گا۔[1]

ع ہر درد کی دوا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد
تعویذِ ہر بلا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...سنن الترمذی، ابواب صفة القیامة...الخ، ٢١-باب، ص٥٨٣، الحدیث: ٢٤٥٧.

2 ...پردے کے بارے میں سوال جواب، ص١۔

ظلماتِ شرک سے انوارِ توحید تک

چھٹی صدی عیسوی جب انسان جاہلیت کے زمانۂ شر و فساد میں اپنی حَیات کے قیمتی ایّام غفلت میں پڑے بسر کر رہا تھا اور اس کا رُواں رُواں کفر و شرک کی نجاستوں سے لِتھڑا ہوا تھا تب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے عرب کے ریگ زاروں[1] اور کوہساروں[2] میں اپنے پیارے حبیب، **حبیبِ لبیب** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مبعوث فرمایا۔ آفتابِ رِسالت، ماہتابِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بارگاہِ ربُّ الْاَنام عَزَّوَجَلَّ سے وہ پیارا دین اسلام لے کر اس کرۂ ارضی پر تشریف لائے جس نے اپنے نُور سے جاہلیت کے اندھیروں کو دُور کر دیا اور شرک و کفر کی تاریکیوں میں بھٹکتی ہوئی انسانیت کو توحید و ایمان کے انوار سے جگمگا کر راہِ ہِدایت پر گام زن کیا۔

اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ

تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب اِعلانِ نبوت فرمایا اور لوگوں کو قبولِ اسلام کی دعوت دی تو بُغض و حَسَد سے پاک دل رکھنے والی نیک طینت ہستیوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوتِ حق پر لبیک کہا، ان کے اَعْضا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت کے لئے جھک گئے اور قُلُوب واذہان (دل ودماغ) دینِ اسلام کی خدمت کے لئے تیار ہو گئے۔ اس طرح یہ پاک باز ہستیاں کفر و جہالت کی تاریکیوں سے نکل کر اسلام کی روشنی میں آ گئیں۔ ان میں سے وہ حضرات جنہوں نے اسلام کو اس کے ابتدائی دنوں میں قبول کیا، قرآنِ

---

1 ...ریگستان، ریتلے میدان۔ 2 ...پہاڑی سلسلہ، جہاں بہت سے پہاڑ ہوں۔

کریم نے اِنہیں اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ کے دل نشین خطاب سے نوازا اور ساتھ ہی ساتھ یہ تین۳ عظیم و جلیل بشارتیں بھی سنائیں کہ

- اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن سے راضی ہے۔
- وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے راضی ہیں۔
- اُن کے لئے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور یہ ہمیشہ ہمیشہ اِن میں رہیں گے۔

چنانچہ پارہ گیارہ، سورۂ توبہ، آیت نمبر 100 میں ہے:

وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۰۰﴾ (پ۱۱، التوبۃ:۱۰۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور سب میں اگلے پہلے مُہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو (پیروی کرنے والے) ہوئے، اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور اُن کے لئے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ اِن میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

یہ اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ جنہوں نے اِسلام کو اس کے ابتدائی ایّام میں قبول کیا اور سب سے پہلے حُضُور عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نبوت و رِسالت کی گواہی دی، اِن میں سے جلیل القدر صحابیِ رسول حضرتِ سیّدنا سُہَیل بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه کے بھائی حضرتِ سیّدنا سَکْرَان بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه اور آپ کی زَوجہ

حضرتِ سیِّدَتُنا **سَوْدَہ بنتِ زَمعَہ** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا بھی تھیں۔

صبر واستقامت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ وہ دَور تھا کہ جب اِسلام کے جِلَو (ہم راہی) میں آنے والوں کو ہر طرح سے ستایا جاتا تھا اور اس کی ایذا رسانی میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی جاتی تھی، ایسے پُر آشوب دَور میں یہ نیک سیرت و پاک طبیعت ذواتِ مُقَدَّسہ اِسلام کے دامنِ رحمت سے وابستہ ہوئیں اور اس پختگی کے ساتھ وابستہ رہیں کہ کفر وشر کے تُند و تیز جھونکے بھی ان کے پایۂ ثبات (استقامت) میں لَغْزِش نہ لا سکے۔

ہجرتِ حَبَشہ کی اجازت

جب دینِ اسلام کے پیروکاروں پر کفار کی جانب سے جور و سِتَم کی انتہا ہو گئی اور ان کے مظالم نے مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا تو غم گسارِ جہاں، شفیعِ مُذنِباں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان دینِ اسلام کے فِدائیوں کو یہ کہتے ہوئے سرزمینِ حبشہ کی طرف ہجرت کی اِجازت مرحمت فرمادی کہ ''**اِنَّ بِاَرْضِ الْحَبَشَۃِ مَلِکًا لَا یُظْلَمُ اَحَدٌ عِنْدَہٗ فَالْحَقُوْا بِبِلَادِہٖ حَتّٰی یَجْعَلَ اللّٰہُ لَکُمْ فَرَجًا وَّ مَخْرَجًا مِمَّا اَنْتُمْ فِیْہِ** سرزمینِ حَبَشہ میں ایسا عادِل بادشاہ ہے کہ اس کے ہاں کسی پر ظُلْم نہیں کیا جاتا، تم لوگ اس کے ملک میں چلے جاؤ حتی کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہارے لئے کُشادگی اور اِن مَصائِب سے نکلنے کا راستہ بنادے جس میں تم مبتلا ہو۔''[1]

1... السنن الکبری للبیھقی، کتاب السیر، باب الاذن بالھجرۃ، ۹/۱٦، الحدیث: ۱۷۷۳٤.

مسلمانوں کی ہجرتِ حَبَشَہ اور کفار کا تَعاقُب

کُفّارِ مکہ کو جب ان لوگوں کی ہجرت کا پتا چلا تو اُن ظالموں نے اِن لوگوں کی گرِفتاری کے لئے اِن کا تَعاقُب کیا لیکن یہ لوگ کشتی پر سوار ہو کر روانہ ہو چکے تھے اس لئے کفار ناکام واپس لوٹے۔ یہ مُہَاجِرین کا قافلہ حَبَشَہ کی سرزمین میں اتر کر امن وامان کے ساتھ خدا کی عِبادت میں مصروف ہو گیا۔ چند دنوں بعد ناگہاں یہ خبر پھیل گئی کہ کفارِ مکہ مسلمان ہو گئے۔ یہ خبر سن کر چند لوگ حَبَشَہ سے مکہ لوٹ آئے مگر یہاں آکر پتا چلا کہ یہ خبر غلط تھی۔ چنانچہ بعض لوگ تو پھر حبشہ چلے گئے مگر کچھ لوگ مکہ میں رُوپوش ہو کر رہنے لگے لیکن کفارِ مکہ نے ان لوگوں کو ڈھونڈ نکالا اور ان لوگوں پر پہلے سے بھی زیادہ ظُلْم ڈھانے لگے تو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے پھر لوگوں کو حَبَشَہ چلے جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ حَبَشَہ سے واپس آنے والے اور ان کے ساتھ دوسرے مظلوم مسلمان کل تراسی (۸۳) مَرد اور اٹھارہ عورتوں نے حبشہ کی جانب ہجرت کی۔[1] اِس دوسری بار کی ہجرت میں حضرتِ سیِّدنا **سَکْرَان بن عَمْرو** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور آپ کی زوجہ حضرتِ سیِّدَتُنا **سَودہ بنتِ زَمعَہ** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا بھی شریک ہوئے۔[2]

حضرتِ سَودہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی مکہ واپسی

ہجرت کے کچھ عرصہ بعد حضرتِ سیِّدَتُنا سَودہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اپنے شوہر

1 ... سیرتِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، چوتھا باب، ص۱۲۷.

2 ... تتمۃ جامع الاصول، الرکن الثالث، الفن الثانی، الباب الاول فی ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما یتعلق بہ، الفصل السابع فی ازواجہ وسراریہ، ۹۷/۱۲.

حضرتِ سیِّدنا سَکْرَان بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ **مکہ مُعَظَّمَہ** زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّتَعْظِیْماً واپس آ گئیں۔[1] اس وَقْت بھی کُفَّارِ ناہنجار مسلمانوں کی ایذا رسانی میں اسی طرح سر گرم تھے اور ان کی تکلیف دہی میں کوئی کسر نہ چھوڑتے تھے۔ لیکن یہ دونوں مقدس ہستیاں سرکارِ رِسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قرب سے فیض یاب ہونے کے لئے مکہ میں رہائش پذیر دیگر مسلمانوں کے ساتھ یہیں مُقیم ہو گئیں اور کفارِ بداطوار کے ظلم و ستم نہایت صبر و تحمل سے سہتی رہیں لیکن اپنے ایمان کے لہلہاتے ہوئے چمن کو شرک و کفر کی آگ کی ہلکی سی آنچ تک نہ آنے دی۔

دو۲ مُبارَک خواب

ایک رات حضرتِ سیِّدَتُنا سَودہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے خواب دیکھا کہ شہنشاہِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیدل چلتے ہوئے اِن کی طرف مُتَوَجِّہ ہوئے حتی کہ اپنے پائے اقدس ان کی گردن پر رکھتے ہوئے گزر گئے۔ جب آپ نے اپنے شوہر (حضرتِ سَکْرَان بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کو اس خواب کے بارے میں بتایا تو انہوں نے کہا: اگر تمہارا خواب سچا ہے تو عنقریب میں یقینی طور پر وفات پا جاؤں گا اور سیِّدِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تجھ سے نِکاح فرمائیں گے۔

پھر ایک دوسری رات آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے خواب دیکھا کہ چاند ٹوٹ کر

---

1 ...المرجع السابق.

آپ پر گر پڑا ہے اور آپ کروٹ کے بل لیٹی ہوئی ہیں۔ بیدار ہونے پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے اس خواب کا بھی اپنے شوہر سے تذکرہ کیا۔ انہوں نے کہا: اگر تیرا خواب سچا ہے تو میں بہت جلد انتقال کر جاؤں گا اور تم میرے بعد شادی کرو گی۔[1]

خواب حقیقت کے روپ میں

حضرتِ سَکْرَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا انتقال

جس دن حضرتِ سیِّدَتُنا سَودہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے اپنا دوسرا خواب بیان کیا تھا اسی دن حضرتِ سیِّدُنا سَکْرَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیمار ہو گئے، کچھ دن بیمار رہے اور پھر بہت جلد اس دارِ ناپائیدار سے رخصت ہو کر دارِ آخرت کی طرف کوچ فرما گئے۔[2]

مصائب و آلام کا پہاڑ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذرا غور فرمائیے! سیِّدَتُنا سَودہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے لئے وہ لمحات کس قدر غم انگیز اور تکلیف دِہ ثابت ہوئے ہوں گے کہ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے شوہر نامدار حضرتِ سیِّدُنا سَکْرَان بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وفات پا گئے تھے، یقیناً آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا پر مَصائب و آلام کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہو گا اور پھر ایسے میں کہ جب کوئی ہم ساز و ہم خیال بھی پاس موجود نہ ہو تو

---

1 ...شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجه صلی الله علیه وسلم، ٤/٣٧٨.

2 ...المرجع السابق.

مصیبت میں اور اِضافہ ہو جاتا ہے، ایسے تکلیف دِہ حالات میں بڑے بڑے سُورماؤں (بہادروں) کے حوصلے پست ہوجاتے ہیں اور پایۂ ثبات میں لرزِش آجاتی ہے، لیکن قربان جایئے حضرتِ سیِّدَتُنا سودہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے عزم واستقلال اور استقامت عَلَی الْاِسْلام پر کہ ایسے جاں سوز اور روح فرسا اوقات میں بھی زبان پر حرفِ شِکایَت نہ آنے دیا اور سینہ سِپَر ہو کر تمام مصائب وآلام کا مقابلہ کیا۔ حبیبِ خدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا مُشَرَّف ہونا اگرچہ بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں منظور ہو چکا تھا لیکن سوال یہ اٹھتا تھا کہ ایسا کیسے ہو...؟

حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی وفات کے بعد...

ان دنوں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور ان سے کچھ روز پہلے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا ابو طالب کے وفات پا جانے کی وجہ سے حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہت زیادہ مغموم اور رنجیدہ خاطِر تھے کیونکہ حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا، سیِّدُ الْاَنبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بہت ہی محبوب زوجۂ مُطَہَّرہ، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت ورِسالت پر عورتوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُونِس و غم خوار اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بچوں کی والِدہ تھیں اور ابو طالِب بھی ہر مشکل گھڑی میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدد کرتے تھے، چنانچہ تین ۳ یا پانچ ۵ روز کے فاصلے سے یکے بعد دیگرے ان دونوں

کا انتقال کر جانا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے بڑا دل دوز سانحہ تھا اور اسی باعث آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سال کو غم واَلَم کا سال قرار دیا چنانچہ روایت میں ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے **عَامُ الْحُزْن** کا نام دیا۔[1] جس کا مطلب ہے: غم وپریشانی کا سال۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قلبِ اقدس میں حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی جو قدر ومَنْزِلَت تھی صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اسے جانتے تھے اس لئے وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَفْسُرْدَگی کی وجہ سے بھی بخوبی واقف تھے، چنانچہ

حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نِکاح کی پیشکش

ایک دن جلیل القدر صحابیِ رسول حضرتِ سیِّدنا عثمان بن مظعون رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زَوْجۂ محترمہ حضرتِ سیِّدَتُنا خولہ بنتِ حکیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا بارگاہِ رِسالت مآب عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضِر ہو کر عرض گزار ہوئیں: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرا خیال ہے کہ حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے نہ ہونے کی وجہ سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تنہائی نے آلیا ہے؟ فرمایا: ہاں! وہ میرے بچوں کی ماں اور گھر کی نگہبان تھی۔[2] حضرتِ سیِّدَتُنا خولہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے عرض کیا: آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شادی کیوں نہیں فرمالیتے؟ استفسار فرمایا: کس سے؟ عرض کیا: اگر چاہیں تو باکِرہ (کنواری)

---

1. ...المواهب اللدنية، المقصد الاول، هجرته صلى الله عليه وسلم، ١/١٣٥.
2. ...الطبقات الكبرىٰ، تسمية النساء المسلمات...الخ، ذكر ازواج...الخ، ٨/٤٥.

سے اور اگر چاہیں توثَیِّبہ (یعنی طلاق یافتہ یابیوہ) سے۔ فرمایا: باکِرہ کون ہے؟ عرض کیا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں آپ صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سب سے زیادہ محبوب شخص کی شہزادی عائشہ بنتِ ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْھُمَا۔ پھر فرمایا: ثَیِّبہ کون ہے؟ عرض کیا: سَودہ بنتِ زَمعہ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہَا، وہ آپ صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لائی ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین کی پیروی کرتی ہیں۔ اس پر حُضُورِ اقدس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اِرشاد فرمایا: جاؤ! دونوں کو میری طرف سے نِکاح کا پیغام دے دو۔

حضرتِ سَودہ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہَا کو نِکاح کا پیغام

سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے اِجازت پاکر حضرتِ سیِّدَتُنا خَولہ بنتِ حکیم رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہَا، حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہَا کے ہاں تشریف لے گئیں، اِن کے والِدَین سے اس سلسلے میں بات چیت کی پھر حضرتِ سیِّدَتُنا سَودہ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہَا کے پاس آکر کہا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں کیا خوب خیر وبرکت عطا فرمائی ہے۔ حضرتِ سَودہ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہَا نے پوچھا: وہ کیا؟ کہا: مجھے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ میں تمہیں حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے نِکاح کا پیغام دوں۔ حضرتِ سَودہ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: میں چاہتی ہوں کہ تم میرے والِد کے پاس جاکر اِنہیں یہ بات بتاؤ۔

حضرتِ سَودہ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہَا کے والِد بہت زیادہ بوڑھے تھے انہیں اس

قدر بڑھاپا آیا ہوا تھا کہ حج بھی ادا نہ کر سکے تھے۔ حضرتِ سَودہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بات سن کر حضرتِ خَولہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اِن کے پاس تشریف لے آئیں اور زمانۂ جاہلیت کے دستور کے مُطابِق سلام کیا۔ اُنہوں نے پوچھا: کون ہے؟ کہا: خولہ بنتِ حکیم۔ پوچھا: کیا کام ہے؟ کہا: مجھے حضرتِ **مُحَمَّد بن عَبْدُ اللّٰہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھیجا ہے تاکہ میں ان کی طرف سے سَودہ کو نِکاح کا پیغام دوں۔ اس پر اُنہوں نے کہا: کفو[1] تو اچھا ہے، تمہاری سہیلی (یعنی حضرتِ سَودہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) اس بارے میں کیا کہتی ہیں؟ حضرتِ سیِّدَتُنا خولہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: انہیں یہ رشتہ پسند ہے۔ کہا: اسے میرے پاس بُلا لاؤ۔

حضرتِ سیِّدَتُنا خَولہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں حضرتِ سَودہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ان کے والد کے پاس لائی تو وہ حضرتِ سَودہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے کہنے لگے: اے میری بچی! یہ کہتی ہیں کہ **مُحَمَّد بن عَبْدُ اللّٰہ** (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

1... کفو کے لغوی معنی مُماثَلت اور برابری کے ہیں۔ ملک العلما حضرتِ علّامہ مفتی محمد ظفر الدین بہاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”محاورۂ عام (یعنی عام بول چال) میں فقط ہم قوم کو کفو کہتے ہیں اور شرعاً وہ کفو ہے کہ نسب یا مذہب یا پیشے یا چال چلن یا کسی بات میں ایسا کم نہ ہو کہ اس سے نِکاح ہونا اولیاءِ زن (یعنی عورت کے باپ دادا وغیرہ) کے لئے عرفاً باعِثِ ننگ و عار (شرمندگی و بدنامی کا سبب) ہو۔ [فتاویٰ ملک العلماء، کتاب النکاح، ص۲۰۶] نوٹ: کفو کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لئے بہارِ شریعت، جلد دُوم، حصہ ساتْ، صفحہ 53 تا 57 اور پردے کے بارے میں سوال جواب، صفحہ 361 تا 384 کا مُطالعہ کیجئے۔

وَسَلَّم) نے تمہاری طرف نِکاح کا پیغام بھیجا ہے، وہ اچھے کفو ہیں، کیا تمہیں پسند ہے کہ میں تمہاری شادی اُن سے کردوں؟ حضرتِ سیِّدَتُنا سودہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہَا نے جواب دیا: جی ہاں۔

حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نکاح

حضرتِ سَودہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہَا کی رائے معلوم کرنے کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہَا کے والِد زَمعہ بن قیس کہنے لگے: اِنہیں (یعنی رسولِ خُدا، احمدِ مجتبٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو) میرے پاس بُلا لائیے۔ جب **سَیِّدُ الثَّقَلَیْن، نَبِیُّ الْحَرَمَیْن** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تو انہوں نے حضرتِ سَودہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہَا کا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نِکاح کر دیا۔[1] اور اس طرح آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہَا، رسولِ خدا، احمدِ مجتبٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت میں آکر اُمَّہاتُ المؤمنین کی فہرست میں شامِل ہو گئیں۔ اعلانِ نبوت کے 10ویں سال، شوال المکرم کے مہینے میں حُضُور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہَا سے نِکاح فرمایا۔[2]

ع وہ نساءِ نبی طیّبات و خلیق
جن کے پاکیزہ تر سارے طَور و طریق
جو بہرحال نُورِ خُدا کی رفیق

---

1 ...مسند احمد، حديث السيدة عائشة رضي الله عنها، ۱۰/ ۴۸۵، الحديث: ۲۶۵۱۷، ملتقطاً.

2 ...سير اعلام النبلاء، ۴۰ –سودة ام المؤمنين، ۲/ ۲۶۷.

اہلِ اِسلام کی مادَرانِ شفیق
بانُوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام [1]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نِکاح پر حضرتِ سودہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے بھائی کا رَدِّ عمل

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا سودہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا ایک بھائی عَبۡد بن زَمعہ جو اِن دِنوں حج کے لئے گیا ہوا تھا (اور ابھی تک مُشَرَّف بہ اسلام نہیں ہوا تھا)، جب وہ واپس آیا اور اِسے حضرتِ سودہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نِکاح کا عِلْم ہوا تو غیظ و غضب اور رنج و ملال کے سبب اپنے سر میں خاک ڈالنے لگا۔[2]

اِسلام لانے کے بعد...

پھر جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ان کی بصارت و بصیرت کو نورِ اِسلام سے روشن کر دیا اور وہ قبولِ اسلام سے مُشَرَّف ہوئے، کفارِ ناہنجار کے معبودانِ باطلہ کے منکر اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ایک اور معبودِ حقیقی ہونے کے معتقد ہوئے اور حُضُور سرورِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت و رِسالت پر ایمان لاکر تمام عقائدِ اِسلامیہ کے **مُعۡتَرِف** ہوئے تو اپنی اس گُزشتہ حرکت پر نادِم و پشیمان ہوتے ہوئے کہا: ”**لَعَمۡرُکَ اِنِّیۡ لَسَفِیۡهٌ یَّوۡمَ اَحۡثِیۡ فِیۡ رَاۡسِی التُّرَابَ اَنۡ تَزَوَّجَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ** صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم

---

1 ... شرح کلامِ رضا، ص۱۰۵۷.

2 ... مسند احمد، حدیث السیدۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا، ۱۰/۴۸۵، الحدیث: ۲۶۵۱۷، مفصلاً.

سَوۡدَۃَ بِنۡتَ زَمۡعَۃَ قسم ہے زندگی کی! اُس دن میں نادان اور کم عقل تھا کہ جب **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے **سودہ بنتِ زَمعہ** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے ساتھ نِکاح کرنے کی وجہ سے میں نے اپنے سر میں مٹی ڈالی تھی۔"[1]

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کفر ایک تاریک کھائی اور اسلام ایک روشن مَنارہ ہے، کفر اپنے مقتداؤں (پیروکاروں) کو جہنّم کی طرف کھینچ کرلے جاتا ہے اور اسلام کا پیروکار جنت کی اَبدی وسَرمدی نعمتوں سے فلاح یاب ہوتا ہے، کفر پر اِصرار ابوجہل جیسا بدبخت بناتا اور اسلام پر استقامت کے ساتھ حُضُور عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا دیدار صحابیت جیسی عظیم نعمت سے سرفراز فرماتا ہے۔ کسی نے کیا خوب فرمایا ہے:

ع لَعَمۡرُکَ مَا الۡاِنۡسَانُ اِلَّا بِدِیۡنِہٖ
فَلَا تَتۡرُکِ التَّقۡوٰی اِتِّکَالًا عَلَی النَّسَبِ
لَقَدۡ رَفَعَ الۡاِسۡلَامُ سَلۡمَانَ فَارِسٍ
وَقَدۡ وَضَعَ الشِّرۡکُ الشَّقِیَّ اَبَا لَھَبِ[2]

یعنی قسم ہے زندگی کی! انسان دین کے بغیر کچھ بھی نہیں لہٰذا تم نسب پر بھروسا کرتے ہوئے تقویٰ کو ترک مت کرو کہ اِسلام نے حضرتِ سیِّدُنا سَلۡمان فارِسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کو بلند فرمادیا اور شرک نے ابولہب کو بدبخت بنادیا۔

---

1 ... المرجع السابق.

2 ... جامع العلوم والحكم، الحديث السادس والثلاثون، ۲/۳۱۰.

ہجرتِ مدینہ

جب مسلمانوں کو مُشرِکین کی طرف سے ایذائیں دیئے جانے کا سلسلہ بہت طویل ہوگیا اور ان کے ظلم و سِتَم سے مسلمانوں پر عرصۂ حَیات تنگ ہوگیا جس کی وجہ سے مسلمانوں کا اپنے پیارے وطن **مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ** زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا میں زندگی بسر کرنا دُوبَھر (دُشوار) ہوگیا تو **سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن، خَاتَمُ النَّبِیِّیْن** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسلمانوں کو **مَدِیۡنَۃُ الْمُنَوَّرَہ** زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا کی طرف ہجرت کی اِجازت مرحمت فرمادی اور کچھ روز بعد خود بھی ہجرت فرما کر **مَدِیۡنَۃُ الْمُنَوَّرَہ** زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا تشریف لے گئے اور اس کے گلی کوچوں کو اپنے جلووں سے جگمگانے لگے۔ **مَدِیۡنَۃُ الْمُنَوَّرَہ** زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا میں قیام پذیر ہونے کے کچھ عرصہ بعد حُضُورِ اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ زَیْد بن حارثہ اور اپنے غُلام حضرتِ ابورافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا کو 500 دِرْہَم اور دو۲ اونٹ دے کر **مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ** زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا بھیجا اور یہ حضرتِ فاطمہ، حضرتِ اُمِّ کلثوم، حضرتِ سَودہ بنتِ زَمعہ، حضرتِ اُسامہ اور حضرتِ اُمِّ اَیمن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُم کو لے کر **مَدِیۡنَۃُ الْمُنَوَّرَہ** زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا آگئے۔ جب یہ حضرات مدینہ شریف پہنچے ان دِنوں **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجدِ نَبَوِی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اس کے گِرد حجروں کی تعمیر فرمارہے تھے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِنہیں حجروں میں اپنے اہل و عیال کو ٹھہرایا۔[1]

---

1 ... المستدرك للحاكم، كتاب معرفة الصحابة رضى الله عنهم، ذكر اداء الصداق...الخ، ٥/٦، الحديث: ٦٧٧٣، ملتقطاً.

مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں قیام

مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں قیام کے کچھ عرصہ بعد تک تو صرف حضرتِ سیِّدَتُنا سودہ بنتِ زَمعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہی حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رہیں پھر سات یا آٹھ ماہ بعد حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی رخصت ہو کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حاضِر ہو گئیں۔[1] اس کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پے در پے متعدد نِکاح فرمائے اور کئی خواتین کو شرفِ زوجیت سے نوازا۔

رِضائے رسول کی طَلَب

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا سودہ بنتِ زَمعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بہت ہی دین دار اور سلیقہ شِعار خاتون تھیں، کاشانۂ نَبوی میں آنے کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہمیشہ رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا کے حُصُول کے لئے کوشاں رہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا یہ بات یقینی طور پر جانتی تھیں کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب ازواج سے زیادہ حضرتِ عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے محبت فرماتے ہیں نیز عمر رسیدہ ہونے کے سبب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو یہ اندیشہ بھی ہوا کہ کہیں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے طلاق نہ دے دیں چنانچہ آپ نے رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

[1] ... البدایۃ والنھایۃ، کتاب سیرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، باب ھجرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، فصل وبنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعائشۃ.. الخ، الجزء الثالث، ۲/۲٤٥.

کے قلبِ اقدس میں فرحت وسُرور داخِل کرنے اور اپنا اندیشہ دُور کرنے کی غرض سے اپنی باری کا دن بھی اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو ہبہ کر دیا جیسا کہ ترمذی شریف کی رِوایَت میں حضرتِ سیِّدنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ حضرتِ سودہ بنتِ زَمعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو اس بات کا اندیشہ ہوا کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انہیں طلاق دے دیں گے تو انہوں نے عرض کیا: (یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!) مجھے طلاق مت دیجئے گا، مجھے اپنی زوجیت میں ہی رکھئے اور میری باری کا دن حضرتِ عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے لئے مقرر فرما دیجئے۔ رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے منظور فرما کر ایسا ہی کیا۔[1]

سُبۡحٰنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا سودہ بنتِ زَمعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے محض سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا وخوشنُودی پانے اور بروزِ قیامت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت میں اُٹھنے کے لئے جس عظیم ایثار و قربانی کا مُظاہرہ فرمایا ہے اس سے پتا چلتا ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا سینہ محبتِ رسول کا خزینہ تھا اور اتنی بڑی قربانی دے کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے وہ اعلیٰ تاریخ رقم کی ہے جس کی مثال نادر ونایاب ہے۔ اے کاش! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے عشقِ رسول کا ایک ذرّہ ہمیں بھی نصیب ہو جائے اور ہم گناہ و نافرمانیوں سے کنارہ کَش ہو کر عَمَلی طور پر سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ

1 ... سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ النساء، ص ۷۰۴، الحدیث: ۳۰۴۰

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُطِیع و فرمانبردار ہو جائیں۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تعارُفِ سیِّدَتُنا سودہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا سَودہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے جس والہانہ محبت و عقیدت سے سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وفاداری و خدمت گزاری کی، وہ اپنی مثال آپ ہے۔ گُزَشتہ صفحات میں آپ نے ان کی پاکیزہ سیرت کے چند سنہری عنوان ملاحظہ کئے، آیئے! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نام و نسب اور خاندان کے حوالے سے چند ابتدائی باتیں بھی معلوم کرتے جایئے، چنانچہ

نام و نسب

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام **سَوْدَہ**، والِد کا نام **زَمعَہ** اور والِدہ کا نام **شَمُوْس** ہے۔ والِد کی طرف سے آپ کا نسب اس طرح ہے: "**زَمعَہ بن قیس بن عَبْدِ شَمْس بن عَبْدِ وُدّ بن نصر بن مالِک بن حِسْل بن عامر بن لُؤَیّ**" اور والِدہ کی طرف سے یہ ہے: "**شَمُوْس بنتِ قیس بن زید بن عَمرو بن لَبِیْد بن خِرَاش بن عامر بن غنم بن عَدِی بن نجار۔**"

کنیت

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی کنیت **اُمِّ اَسْوَد** ہے۔[1]

---

[1] ...الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، کتاب النساء وکناھن، باب السین، ۳۳۹۴-سودۃ بنت زمعۃ، ۱۸۶۷/۴.

رسولِ خُدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسب کا اِتّصال

حضرتِ لُؤَیّ میں جاکر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نسب رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نسب شریف سے مل جاتا ہے۔[1] حضرت لُؤَیّ، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے 9ویں جدِّ محترم ہیں۔

حلیہ مبارک اور اولاد

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا سودہ بنتِ زَمعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا طویل القامت اور بھاری جسم کی حامل تھیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پہلے شوہر حضرتِ سیِّدنا سَکران بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے آپ کے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام عَبْدُ الرَّحْمٰن رکھا گیا۔[2]

مروی احادیث کی تعداد

احادیث کی رائج کتابوں میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی احادیث کی تعداد پانچ ۵ ہے جن میں سے ایک بخاری شریف میں ہے باقی سُنَنِ اَرْبَعَہ (یعنی احادیث کی چار مشہور کتابوں سننِ ابو داوٗد، سننِ ترمذی، سننِ ابنِ ماجہ اور سننِ نسائی) میں ہیں۔[3]

---

1 ... مدارج النبوۃ، قسم پنجم، باب دوم در ذکرِ ازواجِ مطہرات، ۲/ ۴۶۷.

2 ... شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجه...الخ، ۴/ ۳۷۷.

3 ... مدارج النبوۃ، قسم پنجم، باب دوم در ذکر ازواج مطہرات، ۲/ ۴۶۷.

چند شرفِ صحابیت پانے والے قرابت دار

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا سَودہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے ڈھیروں ڈھیر فضائل میں سے ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے خاندان کے بیشتر افراد کو رسولِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابی ہونے کا شَرَف حاصل ہے، ان میں سے تین۳ کا یہاں ذِکْر کیا جاتا ہے، چنانچہ

حضرتِ عَبْد بن زَمعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ

یہ فتحِ مکہ کے دن ایمان لائے اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دیدار کرکے شَرَفِ صحابیت سے مُشَرَّف ہوئے۔ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا سَودہ بنتِ زَمعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے باپ شریک بھائی ہیں۔ ان کی والِدہ عاتکہ بنتِ اَخْیَف ہیں۔[1]

حضرتِ مالِک بن زَمعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَودہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے بھائی ہیں۔ قدیمُ الْاِسْلام صحابی ہیں اور ہجرتِ حَبَشَہ میں اپنی اہلیہ کے ساتھ شریک ہوئے۔[2]

حضرتِ عَبدُ الرَّحمٰن بن زَمعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا سَودہ بنتِ زَمعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے باپ شریک بھائی ہیں۔ انہیں کے بارے میں حضرت عَبْد بن زَمعَہ اور حضرت سعد بن

---

1 ... الاصابة، ذکر من اسمه عبد...الخ، ٥٢٨٩-عبد بن زمعة، ٣١٠/٤، ماخوذًا.

2 ... اسد الغابة، باب المیم والالف، ٤٥٩٧-مالك بن زمعة، ٢٣/٥، ملتقطاً.

ابو وقاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے درمیان اختلاف ہوا تھا۔ حضرت سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کہتے تھے کہ یہ میرے بھتیجے ہیں اور حضرت عَبْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا دعویٰ یہ تھا کہ یہ میرے بھائی ہیں۔ مدینے کے تاجدار، دو عالَم کے مالِک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فیصلہ کرتے ہوئے حضرتِ عَبْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: اے عَبْد بن زَمعہ! یہ تمہارا بھائی ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

متفرق فضائل و مناقب

حضرتِ عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی پسندیدہ شخصیت

اپنے اعلیٰ اوصاف اور حُسنِ اخلاق کی بدولت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی پسندیدہ شخصیت بن چکی تھیں حتی کہ حضرتِ عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بعض اوقات یہاں تک فرماتیں: ”**مَا رَاَیْتُ امْرَاَۃً اَحَبَّ اِلَیَّ اَنْ اَکُوْنَ فِیْ مِسْلَاخِہَا مِنْ سَوْدَۃَ بِنْتِ زَمْعَۃَ** میں نے ایسی کوئی عورت نہیں دیکھی جس کے طریقے پر ہونا مجھے سودہ بنتِ زمعہ کے طریقے پر ہونے سے زیادہ محبوب ہو۔“[2]

مَسَرَّت بھرا مزاح

یہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ اور اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا سودہ رَضِیَ

---

1 ... اسد الغابة، باب العین والباء، ٣٣١١-عبد الرحمن بن زمعة، ٣/٤٤٤، ملتقطاً.

2 ... صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب جواز ھبتھا..الخ، ص٥٥٢، الحدیث: ١٤٦٣.

اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا کے درمیان محبت ہی کا اثر تھا جو بعض اوقات آپس میں مزاح (خوش طبعی) کا سبب بنتا تھا، چنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا فرماتی ہیں کہ میں ایک دفعہ مدینے کے تاجدار، دوعالَم کے مالِک ومختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے خَزِیرہ[1] پکا کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس لائی (وہاں حضرتِ سودہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا بھی موجود تھیں) میں نے حضرت سَودہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا سے کہا: اسے کھاؤ۔ انہوں نے انکار کیا۔ میں نے دوبارہ کہا: اسے کھاؤ ورنہ میں اسے تمہارے چہرے پر مَل دُوں گی۔ انہوں نے پھر انکار کیا تو میں نے اپنا ہاتھ خَزِیرہ میں ڈالا اور اسے حضرت سَودہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کے چہرے پر مَل دیا۔ حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسکرانے لگے پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دستِ اقدس سے حضرتِ سَودہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کے لئے خَزِیرہ ڈال کر ان سے فرمایا: تم بھی اسے عائشہ کے منہ پر مَل دو اور پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسکرانے لگے۔[2]

پسندیدہ وناپسندیدہ مزاح کا بیان

یاد رہے کہ مزاح کرنا اگرچہ مباح ہے مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ نہ تو اس میں جھوٹ شامل ہو اور نہ اس سے کسی کا دل دُکھے۔ نیز بہت کثرت سے

---

1 ... ایک عربی کھانا جس میں گوشت کے ٹکڑے پانی میں پکاتے ہیں جب پانی تھوڑا رہ جاتا ہے تو آٹا مِلا کر اتار لیتے ہیں۔

2 ... مسند ابی یعلی الموصلی، تتمۃ مسند عائشۃ، ٤/٤، الحدیث: ٤٤٧٦، ملتقطًا.

مزاح کرنے کو بھی عُلَمائے دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِيْن نے ناپسند فرمایا ہے، **حُجَّةُ الْاِسْلَام** حضرت سیِّدنا امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی عَلَيْهِ رَحمَةُ اللهِ الْوَالِی فرماتے ہیں: مزاح میں اِفْرَاط (حد سے بڑھنا) زِیادہ ہنسنے کا باعِث ہوتا ہے اور زِیادہ ہنسنا دل کو مُردہ کرتا، بعض حالتوں میں کینہ (چھپی دشمنی) اور بُغْض و عداوت پیدا کرتا اور شخصیت کے ہیبت و وَقار کو گراتا ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اگر تم ایسا مزاح کرسکتے ہو جیسا حُضُورِ انور صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اور آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے اصحاب رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن فرمایا کرتے تھے تو اس میں کوئی حَرَج نہیں، ان حضرات کا مزاح ایسا ہوتا تھا کہ مزاح میں بھی ہمیشہ سچ بولتے، نہ کسی کا دل دُکھاتے اور نہ حد سے بڑھتے بلکہ کبھی کبھار ہی کیا کرتے۔ لیکن یہ بہت بڑی غَلَطی ہے کہ انسان مزاح کو پیشہ بنالے، ہمیشہ اور بہت زِیادہ کرے پھر سیِّد عالَم، نورِ مجسم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے فعلِ مُبارَک کو دلیل بنائے۔[1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

ایثار و سخاوت

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا سودہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا نِہایَت کریم و سخی خاتون تھیں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا کو سخاوت کی نعمت سے بھی بہت نوازا تھا۔ ایک دفعہ کا ذِکر ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا کے پاس درہموں سے بھرا ہوا ایک بڑا سا تھیلا

[1] ... احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، الآفۃ العاشرۃ: المزاح، ۳/۱۵۹، ۱۵۸، ملتقطاً۔

بھیجا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ کہا: درہم۔ اس پر آپ نے حیران ہوتے ہوئے فرمایا: کھجوروں کی طرح اتنے بڑے تھیلے میں...!! پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے یہ سب دِرْہَم راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں تقسیم فرما دیئے۔[1]

پردے کا اِہتمام

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 397 صفحات پر مشتمل کتاب "**پردے کے بارے میں سوال جواب**" کے صفحہ 102 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نقل فرماتے ہیں: اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا سودہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرض حج ادا کر چکی تھیں۔ جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے دوبارہ نفلی حج و عمرہ کے لئے عرض کی گئی تو فرمایا کہ میں فرض حج کر چکی ہوں۔ میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے گھر میں رہنے کا حکم فرمایا ہے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اب میرے بجائے میرا جنازہ ہی گھر سے نکلے گا۔ راوی فرماتے ہیں: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اس کے بعد زندگی کے آخری سانس تک آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا گھر سے باہر نہیں نکلیں۔[2]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ جب اس پاکیزہ دَور میں بھی اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی پردے کے مُعاملے میں اس قدر احتیاط تھی تو آج اس گئے گزرے دَور میں جس میں پردے کا تَصَوُّر ہی مٹتا جا

1... الطبقات الکبری، ذکر ازواج... الخ، ٤١٢٧ - سودۃ بنت زمعۃ، ٨/٤٥.

2... الدر المنثور، سورۃ الاحزاب، تحت الآیۃ: ٣٣، ٦/٥٩٩.

رہا ہے، مرد وعورت کی آپسی بے تَکَلُّفی اور بد نگاہی کو مَعَاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عیب ہی نہیں سمجھا جارہا ایسے نامُسَاعِد حالات میں ہر حیادار وپردہ دار اسلامی بہن سمجھ سکتی ہے کہ اس کو کتنی محتاط زندگی گزارنی چاہیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کی پاکیزہ حیات کے چند نمایاں پہلو

- آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا حُضُور سیِّد المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجہ مُطَہَّرہ اور اُمُّ المؤمنین (تمام مؤمنوں کی امی جان) ہیں۔
- آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے کم وبیش تین ۳ برس رسولِ خدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کاشانۂ اقدس میں ایسے گزارے کہ اس عرصے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کاشانۂ اقدس میں اور کوئی زوجۂ مُطَہَّرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نہیں تھیں۔[1]
- آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قلبِ اقدس میں خوشی داخِل کرنے کے لئے اپنی باری کا دن حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے لئے ایثار کر دیا تھا۔
- آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا ان چھ ٦ ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُنَّ میں سے ہیں جن کا تَعَلُّق قبیلہ قُریش سے تھا۔

---

1 ... سیر اعلام النبلاء، ٤٠-سودة ام المؤمنين، ٢/٢٦٥.

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا **صَاحِبَۃُ الْھِجْرَتَیْن** ہیں کہ پہلے حَبَشَہ کی طرف ہجرتِ ثانیہ (دوسری ہجرت) میں شرکت فرمائی اور پھر شہنشاہِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت میں آنے کے بعد **مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ** زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی طرف ہجرت کی۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا **اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ** صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے ہیں۔[1]

سفرِ آخرت

رسولِ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رشتۂ اِزْدِواج میں مُنْسَلِک ہونے کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا تاحَیات سرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت گزاری میں کوشاں رہیں، ہر ممکن طریقے سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دل جُوئی میں مصروف رہیں حتی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قلبِ اقدس میں خوشی داخِل کرنے کے لئے اپنی باری کا دن بھی اُمُّ المؤمنین، زوجۂ سیِّد المرسلین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ہبہ کر دیا۔ بالآخر زمانۂ سلطنت حضرتِ امیرمعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ میں شوال المکرم 54ھ کو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے پیکِ اَجَل کو لبیک کہتے ہوئے اپنے آخرت کے سفر کا آغاز فرمایا۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... اسی کتاب کا صفحہ نمبر 24 ملاحظہ کیجئے۔

2 ... الطبقات الکبریٰ، ذکر ازواج...الخ، ٤١٢٧ -سودۃ بنت زمعۃ، ٨/٤٦.

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا سَودہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی پاکیزہ حَیات کے چند حسین باب ملاحظہ کئے، اس میں بِالْخُصُوص اسلامی بہنوں کے لئے رہنمائی کے بے شُمار مَدَنی پُھول ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرت کا مطالعہ ہمیں سکھاتا ہے کہ رِضائے رسول کو ہر چیز پر مُقَدَّم جانا جائے، کیسی ہی مشکل اور کٹھن گھڑی کیوں نہ ہو صبر و شکیبائی کا دامن ہرگز نہ چھوڑا جائے۔ یاد رکھئے! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرتِ طَیِّبہ پر عمل کرنے والی اسلامی بہن خود کو **اللہ** و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُقَرَّب بندی اور اپنے گھر کو امن کا گہوارہ بناسکتی ہیں۔ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اِسلامی کا مَدَنی ماحول اسی بات کا خواہاں ہے کہ تمام اسلامی بہنیں صحابیات وصالحات کی سیرتِ پاک کی روشنی میں زندگی گزارنے والی بن جائیں اور ان کی زندگی قرآن وسنت کے سانچے میں ڈھل جائے۔ آپ بھی اس مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پابندیٔ وقت کے ساتھ شرکت کیجئے اور فکرِ مدینہ کرتے ہوئے روزانہ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے کا معمول بنالیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیرتِ حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا[1]

قیامت کے حِساب سے جلد نجات....

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** کے مطبوعہ 25 صَفْحات پر مشتمل رِسالے "**غفلت**" کے صفحہ ایک پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرتِ علّامہ **ابوبِلال محمد الیاس عطّارؔ قادِری** دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ دُرُود شریف کی فضیلت نقل کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عافیت نِشان ہے: "اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اُس کی دہشتوں اور حِساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔"[2]

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! تاریخِ اسلام کی وہ عظیم القدر ہستیاں جن کے عِلْم کے نور سے زمانہ آج بھی پُرنور ہے اور وہ اپنے اعلیٰ اخلاق اور عمدہ اوصاف کی وجہ سے آج بھی اُسی طرح زندہ وجاوید ہیں جیسے ظاہری حَیات میں تھیں ان میں سے ایک بلند رتبہ ذات اُمُّ المؤمنین، زَوْجۂ سیّدُ المرسلین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کی ہے۔ امت کی اس عظیم ماں کو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے اس قدر

---

1 ... ان کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لئے **مکتبۃ المدینہ** کی شائع کردہ 608 صفحات پر مشتمل کتاب "**فیضانِ عائشہ صِدّیقہ** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا" کا مطالعہ کیجئے۔

2 ... فردوس الاخبار، باب حرف الیاء، ۵/۳۷۵، الحدیث: ۸۲۱۰.

کثیر فضائل سے نوازا ہے جس کا اِحاطہ وشُمار ممکِن نہیں، ایک یہی فضیلت کیا کم ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، سرکارِ عالی قار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سب سے محبوب زوجۂ مُطَہَّرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہیں۔ مزید یہ کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی پاک دامنی کی گواہی خود ربّ تعالٰی نے دی اور اس کے لئے قرآنِ کریم کی 18 آیات نازِل فرمائیں، آپ کو حضرتِ سیِّدُنا جِبْرِیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے سلام کہا، آپ کے بستر اقدس میں رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر وحی نازِل ہوئی، آپ ہی کے حجرۂ اقدس میں **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دنیا سے ظاہِری پردہ فرمایا، یہیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مزارِ اقدس بنا اور قیامت تک یہ مزارِ اقدس فِرِشتوں کے جھرمَٹ میں گِھرا رہے گا، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آپ پر کروڑہا کروڑ رحمتیں اور برَکتیں نازِل فرمائے۔ آیئے! اب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرت کے چند حسین گوشوں کے بارے میں پڑھئے اور ان سے حاصِل ہونے والے مَدَنی پُھولوں سے اپنی سوچ و فکر کو مہکایئے، چنانچہ

اسلام کا سایۂ رحمت

سیِّدِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب اپنی نبوت و رسالت کا اِعْلان فرمایا اور لوگوں کو بتوں کی پوجا پاٹ سے کنارہ کش ہونے اور خالِقِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کرنے کی دعوت دی تو شرک و کفر میں پَروان چڑھے لوگوں کی طبیعتوں پر یہ بات سخت ناگوار گزری اور وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دشمن ہو گئے۔ اس شر و فتنہ سے بھرپور دَور میں کچھ حضرات ایسے بھی تھے کہ جب ان تک

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اعلانِ نبوت کی خبر پہنچی تو وہ بغیر کسی حیل وحجت کے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لا کر اسلام کے سایۂ رحمت میں داخل ہو گئے۔ ان میں سے ایک نمایاں نام امیر المؤمنین، خلیفۃ المسلمین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ہے۔ دولتِ اسلام سے بہرہ ور ہوتے ہی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تبلیغِ دین کا آغاز فرما دیا اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی دعوت کی بدولت بہت سے افراد مُشَرَّف بہ اسلام ہو کر اَجِلَّہ صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کی فِہرِست میں شامل ہوئے۔

وِلادتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

بعثت نبوی کے چوتھے سال جب حضرتِ سیِّدُنا صِدّیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گھر میں اسلام کا نور داخل ہو چکا تھا تب اس بابرکت گھرانے میں حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی وِلادت ہوئی۔[1] اس طرح سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو یہ شرف بھی حاصل ہوا کہ اسلامی ماحول میں ہی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی پیدائش ہوئی، اسی ماحول میں شُعُور کی آنکھ کھولی اور اسی ماحول میں پَروان چڑھیں۔

حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا انتقال

اعلانِ نبوت کے 10ویں سال، 10رَمَضَانُ الْمُبَارَک کو جب حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی عُمْر تقریباً چھ٦ برس تھی، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا انتقال ہو گیا، ان کے انتقال سے

1... سیرتِ سیِّد الانبیا، حصہ اوّل، ۴ بعثتِ نبوی، ص ۹۴۔

تین۳ دن پہلے ابو طالِب بھی وفات پا چکے تھے۔ ابو طالِب اور حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی وفات کے بعد رسولِ کریم، رءُوْفٌ رَّ حیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہت رنجیدہ و مغموم رہنے لگے تھے۔[1] آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قلبِ اقدس میں حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی جو قدر و منزلت تھی صحابۂ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان اسے جانتے تھے اس وجہ سے وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَفْسُردَگی کی وجہ سے بھی بخوبی واقِف تھے، چنانچہ

حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نِکاح کی پیشکش

ایک دن جلیل القدر صحابیِ رسول حضرتِ سیِّدنا عثمان بن مظعون رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی زَوجۂ محترمہ حضرتِ سیِّدَتُنا خولہ بنتِ حکیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا بارگاہِ رِسالت مآب عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضِر ہو کر عرض گُزار ہوئیں: **یارسولَ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرا خیال ہے کہ حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے نہ ہونے کی وجہ سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تنہائی نے آلیا ہے؟ فرمایا: ہاں! وہ میرے بچوں کی ماں اور گھر کی نگہبان تھی۔[2] حضرتِ سیِّدَتُنا خولہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے عرض کیا: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شادی کیوں نہیں فرما لیتے؟ استفسار فرمایا: کس سے؟ عرض کیا: اگر چاہیں تو باکرہ (کنواری) سے اور اگر چاہیں تو ثَیِّبَہ (یعنی طلاق یافتہ یا بیوہ) سے۔ فرمایا: باکرہ کون ہے؟ عرض کیا: **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی

1 ... سیرتِ سیِّد الانبیاء، حصہ اول، ۱۰ البعثتِ نبوی، ص۱۱۹و۱۲۰، ملتقطاً۔

2 ... الطبقات الکبری، تسمیۃ النساء المسلمات...الخ، ذکر ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۴۱۲۷ -سودۃ بنت زمعۃ، ۸/۴۵.

مخلوق میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سب سے زِیادہ محبوب شخص کی شہزادی عائشہ بنتِ ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا۔ پھر فرمایا: ثَیِّبہ کون ہے؟ عرض کیا: سودہ بنت زمعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا، وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لائی ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین کی پیروی کرتی ہیں۔ اس پر حُضُورِ اقدس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اِرشاد فرمایا: جاؤ! دونوں کو میری طرف سے نِکاح کا پیغام دے دو۔

حضرتِ عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو نِکاح کا پیغام

سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے اِجازت پا کر حضرت سیِّدَتُنا خولہ بنتِ حکیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا، حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے ہاں تشریف لے گئیں اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی والِدہ ماجِدہ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ رُوْمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے کہا: اے اُمِّ رُوْمان! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم لوگوں کو کیا خوب خیر وبرکت عطا فرمائی ہے...!! حضرتِ اُمِّ رُوْمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے پوچھا: وہ کیا؟ کہا: مجھے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھیجا ہے تاکہ میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے حضرتِ عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے لئے نِکاح کا پیغام دوں۔ حضرتِ اُمِّ رُوْمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے فرمایا: آپ، حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے آنے کا انتظار کیجئے۔ جب حضرت سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تشریف لائے تو صورتِ حال معلوم ہونے کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: کیا عائشہ کا حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نِکاح

ہو سکتا ہے کیونکہ یہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بھائی کی بیٹی (یعنی بھتیجی) ہے؟ حضرتِ سیِّدَتُنا خولہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بارگاہِ رسالت مآب عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضِر ہو کر حضرتِ صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ سوال عرض کیا تو مکی مَدَنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ابو بکر کے پاس لوٹ جاؤ اور اس سے کہو کہ میں تمہارا بھائی اور تم میرے بھائی اسلامی رشتے کے اعتبار سے ہو لہٰذا تمہاری بیٹی کا نِکاح مجھ سے ہو سکتا ہے۔ حضرت سیِّدَتُنا خولہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حضرت ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بتایا اور پھر اُنہوں نے حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا حُضُورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نِکاح کر دیا۔[1] اور اس طرح حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، رسولِ خدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت میں آکر اُمَّہاتُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کی فہرِست میں شامِل ہو گئیں۔ حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی وفات کے چند ہفتوں بعد، شوال المکرم کے مہینے میں حُضُور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے نِکاح فرمایا تھا لیکن اِس وَقْت رخصتی عمل میں نہیں آئی بلکہ رخصتی بعد میں ہوئی۔[2]

حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھائی کہنا...؟؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کی گئی روایت میں حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر

1 ...مسند احمد، حدیث السیدۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا، ۱۰/ ۴۸۵، الحدیث: ۲۶۵۱۷، ملتقطاً

2 ...سیرتِ سیِّدِ الانبیا، حصہ اوّل، ۱۰ ابعثتِ نبوی، ص ۱۲۰۔

صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھائی کہنے کا ذِکْر گزرا، یاد رہے! یہاں حُضُور رسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے اس لفظ کا استعمال مسئلہ دَرْیافْت کرنے کے لئے ضرورتاً تھا ورنہ عام حالات میں اور بِلاضرورت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھائی کہہ کر پکارنا یا عام گفتگو میں بھائی کہنا اہلِ اسلام کے عقیدے میں حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے، چنانچہ مُفَسِّرِ شہیر، مُحَدِّثِ جلیل حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْحَنَّان اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بشر یا بھائی کہہ کر پکارنا یا مُحاوَرہ میں نبی عَلَیْہِ السَّلَام کو یہ کہنا حرام ہے، عقیدہ کے بیان یا دَرْیافْتِ مسائل کے اور احکام ہیں۔ یہاں ضرورتاً اس کلمہ کا استعمال فرمایا ہے (کہ) حضرتِ صِدّیْقِ اکبر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے مسئلہ دَرْیافْت کیا کہ حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے مجھے خِطابِ اُخُوَّت سے نوازا ہے، کیا اس خِطاب پر حقیقی بھائی کے احکام جاری ہوں گے یا نہیں اور میری اولاد حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو حلال ہو گی یا نہیں؟[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہجرتِ مدینہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی ابھی رخصتی نہیں ہوئی تھی اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اپنے ماں باپ کے

1 ... جاء الحق، حصّہ اوّل، حضور علیہ السلام کو بشر یا بھائی کہنے کی بحث، ص ۱۵۰، ملتقطاً.

گھر میں ہی تھیں کہ ہجرتِ مدینہ کا واقعہ پیش آیا اور مسلمان اپنے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم سے ہجرت کر کے **مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ** زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا چلے گئے۔ کچھ روز بعد حُضُور سرورِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ شریف تشریف لے آئے۔ **مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ** زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں قیام پذیر ہونے کے کچھ عرصہ بعد حُضُورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اہلِ خانہ کو مدینہ شریف لانے کے لئے حضرتِ زَید بن حارِثہ اور اپنے غُلام حضرتِ ابورافع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو 500 دِرْہَم اور دو۲ اونٹ دے کر مکہ روانہ کیا، حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بھی اپنی اہلیہ حضرتِ اُمِّ رُوْمان اور دو۲ شہزادیوں حضرتِ عائشہ اور حضرتِ اَسْماء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کو مدینہ شریف لانے کے لئے حضرتِ عبد اللہ بن اُرَیْقِط رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دو۲ یا تین۳ اُونٹ دے کر ان کے ہمراہ کر دیا۔ جب یہ حضرات، حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرتِ صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اہل خانہ کو لے کر مدینہ شریف پہنچے ان دِنوں **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجدِ نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اس کے گرد حجروں کی تعمیر فرما رہے تھے۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے گھر والوں کو انہیں حجروں میں ٹھہرایا۔[1]

---

1 ...المستدرك للحاكم، كتاب معرفة الصحابة رضى الله عنهم، ذكر اداء الصداق...الخ، ۶/۵، الحديث: ۶۷۷۳، ملتقطًا.

سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی رخصتی

مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا آمد کے کچھ عرصہ بعد تک تو اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا اپنے والِدَین کے پاس رہیں پھر ہجرت کے سات ماہ بعد شوال المکرم میں رخصت ہو کر کاشانۂ نبوی عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں داخِل ہوئیں۔[1]

کاشانۂ نبوی میں آنے کے بعد

جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کاشانۂ اقدس میں آئیں اس وقت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی عُمْر صرف نَو سال تھی[2] چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے ساتھ آپ کے کھلونے بھی تھے اور آپ ان کے ساتھ کھیلا کرتی تھیں، سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی دِل جُوئی کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں کہ میری کچھ سہیلیاں تھیں جو میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں جب رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لاتے تو وہ اندر چُھپ جاتیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انہیں میرے پاس بھیج دیتے اور وہ پھر میرے ساتھ کھیلنے لگتیں۔[3]

---

1. ... سیرتِ سیِّدِ الانبیا، حصہ دُوُم، باب سِوُم، ۱ہجری کے واقعات، ص۲۵۰.
2. ... المرجع السابق.
3. ... صحیح البخاری، کتاب الادب، باب الانبساط الی الناس، ص ۱۵۲۱، الحدیث: ۶۱۳۰.

پَروں والا گھوڑا

اسی طرح ایک روز آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، حضرتِ عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس تشریف لائے اور ان کی گڑیوں کو دیکھ کر استفسار فرمایا: یہ کیا ہے؟ اُمُّ المؤمنین حضرتِ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کیا: میری گڑیاں ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان گڑیوں میں ایک گھوڑا ملاحظہ فرمایا جس کے کپڑے کے دو۲ پر تھے۔ فرمایا: یہ ان کے درمیان کیا نظر آتا ہے؟ عرض کی: گھوڑا۔ فرمایا: اس کے اوپر کیا ہے؟ عرض کی: دو۲ پر۔ فرمایا: گھوڑے کے دو۲ پر...؟ حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کیا: کیا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نہیں سنا کہ حضرتِ سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے گھوڑے پروں والے تھے۔ حضرت عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ اس پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اتنا تبسُّم فرمایا کہ میں نے دندانِ مُبارَک کی زیارت کرلی۔[1]

اُمورِ خانہ داری

بہرحال اس کم عُمری کے عالَم میں ہی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اُمورِ خانہ داری (گھر کے کام کاج) سیکھے اور نہایت خُوش اُسلُوبی سے انہیں انجام دیتی رہیں حتی کہ اپنے کپڑے خود سی لیتیں، خود ہی جَو شریف کو پیس کر آٹا بناتیں۔ سرکارِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قربانی کے لئے جو جانور بھیجتے خود اپنے ہاتھوں سے ان

1... مدارج النبوۃ، قسم پنجم، باب دوم، درذکرِ ازواجِ مطہرات، ۲/۴۷۱۔

کے لئے رسیاں بٹتیں اور اس کے ساتھ ساتھ رحمتِ عالَم، شاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں بھی کوئی کمی نہ ہونے دیتیں۔

علمی شان و شوکت

کاشانۂ اقدس میں آنے کے بعد دن رات سرکارِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیدار شریف اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبتِ بابَرَکت سے فیض یاب ہونے کے ساتھ ساتھ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چشمۂ عِلْم سے بھی خوب سیر اب ہوئیں اور اس بحرِ محیط سے عِلْم کے بیش بہا موتی چُن کر آسمانِ عِلْم و معرفت کی اُن بلندیوں کو پہنچ گئیں جہاں بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے شاگردوں کی فِہرِست میں نظر آنے لگے۔ صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو جب بھی کوئی گھمبیر اور ناحَل مسئلہ آن پڑتا تو اس کے حَل کے لئے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی طرف رُجُوع لاتے، چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم اصحابِ رسول کو کسی بات میں اِشکال ہوتا تو اُمُّ المؤمنین حضرتِ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی بارگاہ میں سوال کرتے اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے ہی اس بات کا عِلْم پاتے۔[1]

عبادت گزاری

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا ان تمام معاملات کو

---

1 ... سنن الترمذی، ابواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب فضل عائشۃ رضی اللہ عنہا، ص۸۷۳، الحدیث: ۳۸۸۲.

بطورِ احسن انجام دینے کے ساتھ ساتھ ربّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی عِبادت بھی بہت کرتی تھیں، دن کو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اکثر روزہ دار ہوتیں اور رات کو مسجودِ حقیقی عَزَّ وَجَلَّ کی بارگاہِ صمدیَّت میں سجدہ ریز رہتیں، چنانچہ آپ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کے بھتیجے حضرتِ سیِّدُنا امام قاسم بن محمد بن ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بیان ہے کہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بِلاناغہ نمازِ تہجد پڑھنے کی پابند تھیں اور اکثر روزہ دار بھی رہا کرتی تھیں۔[1]

شدید گرمی میں روزہ

ایک دفعہ کا ذِکْر ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عَبْدُ الرَّحمٰن بن ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یومِ عرفہ کو (مدینہ شریف میں) اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس آئے اُس دن حضرتِ عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا روزے سے تھیں اور گرمی کی شدت کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر پانی چھڑکا جا رہا تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا عَبْدُ الرَّحمٰن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کیا: روزہ اِفطار کر لیجئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ارشاد فرمایا: میں اسے اِفطار کرلوں...؟ حالانکہ میں نے اپنے سرتاج، صاحِبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عرفہ کے دن کا روزہ ایک سال پہلے کے گناہوں کا کفّارہ ہے۔[2]

سخاوت

دیگر اعلٰی اوصاف کی طرح آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سخاوت کا وَصْف بھی

1... سیرتِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، انیسواں باب، ص۶۶۰.

2... مسند احمد، ۱۱۴۴-حدیث السیدۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا، ۱۰/۲۶۷، الحدیث: ۲۵۷۱۲.

بہت نمایاں تھا۔ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں کہ میں نے دو۲ عورتوں سے بڑھ کر کسی کو سخاوت کرتے نہیں دیکھا اور وہ حضرتِ عائشہ اور حضرتِ اسماء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا ہیں لیکن اِن دونوں کی سخاوت کا انداز مختلف تھا۔ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا جمع کرتی رہتیں، جب اچھی خاصی رقم جمع ہو جاتی تو پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کر دیتیں اور حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا جمع نہیں کرتی تھیں، جو چیز جب ان کے ہاتھ میں آتی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کر دیتیں، کل کے لئے بچا کر نہ رکھتیں۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی پاکیزہ و مُبارک حَیات میں ہمارے لئے سیکھنے کے بے شمار مَدَنی پُھول ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا، حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ میں سب سے کم عُمْر تھیں مگر علم و فضل، زُہد و تقویٰ، سخاوت اور عِبادت و رِیاضت میں بہت نمایاں تھیں اور اس کے ساتھ ساتھ گھریلو کام کاج بھی نہایت خوش اُسْلُوبی سے انجام دیتیں، اس سے پتا چلتا ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا آرام پسند اور کام کاج سے جی چُرانے والی نہ تھیں بلکہ ان کا ہر ہر منٹ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت، حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت، علمِ دین سیکھنے اور گھریلو کام کاج کرنے میں گزرتا تھا۔ کاش! آج کل کی اسلامی بہنیں بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرت کے ان دُرِ خشندہ

1 ...الادب المفرد، باب سخاوة النفس، ص ۹۲، الحدیث: ۲۸۰۔

(دَرخ-شن-دَہ) پہلوؤں کو اَپنا لیں، یقین جانئے! اگر ایسا ہو گیا تو رَوز رَوز کے جھگڑوں اور گھریلو ناچاقیوں کا خاتمہ ہو جائے گا اور اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! گھر امن کا گہوارہ بن جائیں گے۔

حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وصال

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا دِن رات سرکارِ والاتبار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شربتِ دیدار سے اپنی آنکھوں کو سیراب کرتے ہوئے کاشانۂ اقدس میں آرام و سُکون کے دن گُزار رہی تھیں کہ وہ قیامت خیز سانحہ بپا ہونے کا وقت قریب آیا جب سرکارِ عالی وقار، محبوبِ پروردگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس دنیا سے ظاہِری پَردہ فرمایا۔ وِصال شریف سے چند رَوز پیشتر جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بسترِ علالت پر تشریف فرما ہوئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کیفیت یہ تھی کہ بار بار دَرْیافت فرماتے: کل میں کہاں ہوں گا...؟ کل میں کہاں ہوں گا...؟ اس سے اُمَّہاتُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ جان گئیں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، حضرتِ عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس رہنا چاہتے ہیں لہٰذا سبھی نے مُتَّفِقَہ طور پر عرض کی: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! حُضُور جہاں رہنا پسند فرماتے ہیں، رہئے...! چنانچہ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، حضرتِ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس رہنے لگے۔[1]

[1]...صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب اذا استأذن الرجل...الخ، ص ۱۳۴۱، الحدیث: ۵۲۱۷.

سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کریمانہ شان

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ سرکارِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کریمانہ شان تھی کہ اس قدر عَدل فرمایا کرتے تھے ورنہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر یہ واجِب نہ تھا۔ یقیناً آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عملِ مُبارک سے امت کو تعلیم حاصل کرتے ہوئے اپنے لئے راہِ عمل متعین کرنی چاہئے مگر بد قسمتی سے آج کا مسلمان اس سے یکسر غافِل ہے۔ حکیم الامت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡحَنَّان مذکورہ بالا روایت کے تحت فرماتے ہیں: یہ ہے حُضُورِ انور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا عَدل وانصاف! جب اتنا عَدل کرے تو چند بیبیاں رکھے۔ آج مسلمانوں نے چاؔر بیویوں کی اجازت کی آیت توپڑھ لی، عَدل کی آیت سے آنکھیں بند کرلی ہیں، آج جس قدر ظُلم مسلمان اپنی بیویوں پر کررہے ہیں اس کی مِثال نہیں ملتی، نبی کی تعلیم کیا ہے اور امت کا عمل کیا...!![1]

سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی ایک بڑی فضیلت

اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو لاکھوں کروڑوں فضائلِ عالیہ عطا فرمائے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وفات شریف سے کچھ پہلے حضرتِ عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی نَرم کی ہوئی مسواک اِستِعمال فرمائی جس سے آپ رَضِیَ اللہُ

1 ... مراٰۃ المناجیح، باری مقرر کرنے کا بیان، پہلی فصل، ۵/ ۸۲.

تَعَالٰی عَنْہَا کا لُعاب رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لُعاب شریف سے مِل گیا چنانچہ اس کی صورت یہ ہوئی کہ حضرتِ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا، رسولِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصال شریف سے کچھ پہلے جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضِر ہوئے، ان کے ہاتھ میں مِسْواک تھی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مِسْواک کی طرف نظر فرمائی اور حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اس میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رغبت دیکھتے ہوئے حضرتِ عَبْدُ الرَّحْمٰن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے وہ مِسْواک لی، چبا کر نَرْم کی اور پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیش کر دی، پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے قبول فرمایا اور اپنے دندانِ مُبارَک سے اسے شرف بخشا۔[1]

دنیا سے ظاہِری پردہ

تقریباً آٹھ ۸ روز تک حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے حجرے میں مُقیم رہنے کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس دنیا سے پردۂ ظاہِری فرمایا۔ وصال شریف کے وقت اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے سینے پر سہارا دیا ہوا تھا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1. ... صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووفاتہ، ص۱۱۰٤، الحدیث: ٤٤٥٠، بتغیر قلیل.
2. ... سیرتِ سیّدُ الانبیاء، حصہ دُوم، باب سُوم، ۱۱ ہجری کے واقعات، ص۵۹۷، بتغیر قلیل.

تعارفِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا

نام ونسب

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا کا نام عائشہ ہے، والدِ محترم حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں اور والِدہ محترمہ کا نام زینب تھا لیکن یہ اپنی کُنْیَت اُمِّ رُوْمان سے زیادہ مشہور ہیں۔ والدِ محترم کی طرف سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا نسب اس طرح ہے: **”ابوبَکْر بن عثمان بن عامِر بن عَمْرو بن کَعْب بن سَعْد بن تَیْم بن مُرَّہ بن کَعْب بن لُؤَیّ“**[1] اور والِدہ محترمہ کی طرف سے یہ ہے: **”اُمِّ رُوْمان بنتِ عامِر بن عُوَیْمِر بن عبدِ شَمْس بن عَتَّاب بن اُذَیْنَہ بن سُبَیْع بن دُھْمَان بن حارِث بن غَنْم بن مالِک بن کِنَانَہ“**[2]

کنیت

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی کُنْیَت **اُمِّ عَبْدُ اللّٰہ** ہے، یہ کُنْیَت اَوْلاد کی نسبت سے نہیں بلکہ بھانجے حضرتِ **عَبْدُ اللّٰہ بن زُبَیْر** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی نسبت سے ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن اسماعیل بخاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی نقل فرماتے ہیں، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں کہ ایک بار میں نے رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضِر ہو کر عرض کیا: **یارسولَ اللّٰہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

---

[1] ... الاصابۃ، ذکر من اسمہ عبد اللہ، ٤٨٣٥ – عبد اللہ بن عثمان بن عامر، ٨/٤٤٠ .

[2] ... المرجع السابق، کتاب النساء، فیمن عرف بالکنیۃ من النساء، ١٢٠٢٧ – ام رومان، ٨/٤٤٠.

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی دیگر بیبیوں کو کُنْیَت سے نوازا ہے، مجھے بھی عطا فرمایئے تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے بھانجے **عَبْدُ اللّٰہ** کی نسبت سے کُنْیَت رکھ لو۔[1]

القاب

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے القاب بے شمار ہیں جن میں سے ایک **صِدِّیقہ** بھی ہے کیونکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی صَداقت کی گواہی قرآنِ کریم نے دی ہے اور ایک لقب **حُمَیْرا** ہے، سَیِّدُ الْاَنبیاء، محبوبِ کِبْرِیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بہت سے مقامات پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اسی لقب سے یاد فرمایا ہے۔

رسولِ خُدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسب کا اِتّصال

حضرتِ **مُرَّہ** میں جاکر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نسب رسولِ خُدا، احمدِ مجتبٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نسب شریف سے مل جاتا ہے۔ حضرتِ **مُرَّہ**، **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتویں جدِّ محترم ہیں۔

مروی روایات کی تعداد

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے دو ہزار دو سو دس (2210) احادیث مروی ہیں جن میں سے 174 **مُتَّفَقٌ عَلَیْہ** یعنی بُخاری و مسلم دونوں میں، 54 احادیث صرف بُخاری شریف میں اور 68 احادیث صرف مسلم شریف میں ہیں۔[2]

---

1 ... الادب المفرد، باب کنیۃ النساء، ص ۲۵۲، الحدیث: ۸۵۱.

2 ... مدارج النبوۃ، قسم پنجم، باب دُوم در ذکرِ ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہُنَّ، ۲/۴۷۳.

حضرتِ عُرْوَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے رِوایَت ہے، فرماتے ہیں کہ مرد وعورت میں سِوائے حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے کسی نے بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے برابر احادیث رِوایَت نہیں کیں۔[1]

خاندانی پس منظر

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا خاندان عرب کے بہت معزز قبیلے بنو تمیم سے تَعَلُّق رکھتا تھا جس کے پاس زمانۂ جاہلیت میں خون بہا اور دِیَتیں جمع کرنے کا عہدہ تھا۔ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا قبیلہ بنو تمیم کے اس اشرف واکرم خاندان کی چشم وچراغ تھیں جو اسلام کی ابتدا میں ہی اس کے نور سے مُنَوَّر ہو گیا تھا۔ خاندانی اعتبار سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو بہت شرف وکمال حاصل ہے کیونکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے خاندان کے بہت سے افراد ایمان کی دولت سے بہرہ ور ہو کر رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَجِلَّہ صحابۂ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی فِہرِشت میں شامِل ہوئے جن میں سے چند کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے، چنانچہ

والِدِ گرامی سیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ قُرَیْش کے ایک تجارت پیشہ نِہایَت مُعَزّز شخص تھے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کا شمار زمانۂ جاہلیت میں رؤسائے قُرَیْش میں ہوتا تھا اور دیگر سردار آپ سے مختلف اُمور میں مشورے کیا کرتے تھے۔ حضرت سیِّدُنا معروف

[1] ... البداية والنهاية، السنة الثامنة والخمسين للهجرة، ذكر من توفی فيها الاعيان، ٤٨٦/٨.

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَدُوْد سے رِوَایت ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا شمار قریش کے ان دس مایہ ناز لوگوں میں ہوتا ہے جن کی شرافت زمانۂ جاہلیت اور زمانۂ اسلام دونوں میں تسلیم کی جاتی ہے۔ زمانۂ جاہلیت میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس لوگ فیصلہ کروانے کے لئے اپنے مُقدَّمات لایا کرتے تھے کیونکہ اس وقت کوئی انصاف پسند بادشاہ تو تھا نہیں جس کے پاس وہ اپنے تمام معاملات کو پیش کرتے، اس لیے ہر قبیلہ میں اس کے رئیس اور شریف شخص کو اس کی ولایت حاصل ہوتی تھی لہٰذا لوگ اپنے فیصلے کروانے کے لیے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہی کی خدمت میں حاضر ہوتے۔[1]

والِدہ عالِیہ سَیِّدَتُنا اُمِّ رُوْمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا صِدْق وصفا، زُہد ووَفا، جُود وسخا اور فوزو فلاح کی خوبیوں سے آراستہ و پیراستہ نہایت نیک سیرت خاتون تھیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اُن خوش نصیب عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے اَوائِلِ اسلام میں ہی سیِّدِعالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوتِ اسلام پر لبیک کہتے ہوئے سر تسلیم خم کیا تھا اور ایمان کی دولت سے بہرہ ور ہو کر حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دیدار کر کے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحابیت کا شرف پایا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ہجرت کے چھٹے سال ذُوالحجہ کے مہینے میں انتقال فرمایا۔ تدفین کے وقت حُضُور رسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود ان کی قبر میں

1...تاریخ الخلفاء، ابو بکر صدیق، فصل فی مولدہ ومنشئہ، ص ۲۰۔

اترے اور دُعائے مغفرت سے نوازا۔ جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو قبر میں اُتارا گیا تو سرکارِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”**مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَى امْرَاَةٍ مِّنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى اُمِّ رُوْمَان** جو حورِ عین میں سے کسی کو دیکھنے کا خواہش مند ہو تو وہ اُمِّ رُوْمَان کو دیکھ لے۔“[1]

بھائی جان سیِّدُنا عبد الرحمٰن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ

یہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے سگے بھائی ہیں، بہت ہی بہادُر اور اچھے تیر انداز تھے، جنگِ بدر و اُحُد میں کُفّار کے ساتھ تھے پھر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ان پر اپنا خُصُوصی فضل و کرم فرمایا اور یہ مُشَرَّف بہ اسلام ہو گئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی وفات 53 ہجری میں **مَكَّةُ الْمُكَرَّمَه** زَادَهَا اللهُ شَرَفًا وَّتَعْظِيْمًا سے تقریباً 10 میل پر واقع ایک پہاڑ کے قریب ہوئی اور پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کو مکہ شریف میں لا کر سپردِ خاک کیا گیا۔[2]

سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی پاکیزہ حیات کے چند نمایاں پہلو

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہا کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ایسے بہت سے فضائل سے نوازا ہے جو بِلا مبالغہ

---

1 ... الاصابة، كتاب النساء، حرف الراء، ١٢٠٢٧-ام رومان، ٨/٤٤٠ و ٤٤١، ملتقطًا.

2 ... الاستيعاب، حرف العين، باب عبد الرحمٰن، ١٣٩٤-عبد الرحمٰن بن ابی بكر الصديق، ٢/٨٢٤-٨٢٦، ملتقطًا.

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو اَوجِ ثُریّا(ثریا کی بلندی) پر پہنچانے کے لئے کافی ہیں مثلاً

- آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا، رسولِ پاک، صاحِبِ لَوۡلَاک، سَیّاحِ اَفۡلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سب سے محبوب زَوجہ ہیں۔
- آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی پاک دامنی کی گواہی خود ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ نے دی اور "اس براءَت میں اس نے اٹھارہ آیتیں نازل فرمائی۔"[1]
- رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے سِوا اور کسی کنواری عورت سے نِکاح نہیں فرمایا۔
- رسولِ اکرم، نورِمجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حَیات شریف کے آخری لمحات میں فِرِشتوں اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے سِوا حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس اور کوئی نہ تھا۔
- شہنشاہِ ابرار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے حجرۂ مُبارَکہ میں ہی دنیا سے ظاہری پردہ فرمایا۔
- یہیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا رَوضہ شریف بنا جو عرشِ عُلٰی سے بھی افضل ہے اور
- اس فضیلتِ بے پایاں کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا حجرۂ مُبارَکہ قیامت تک فِرِشتوں کے جھرمٹ میں رہے گا۔

بطورِ نمونہ یہ چند ایک مثالیں پیش کی گئی ہیں ورنہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے

---

[1] ... تفسیر خزائن العرفان، پ۱۸، النور، تحت الآیۃ:۱۱، ص۶۵۱.

فضائل تو حد وشمار سے بھی باہر ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے یہی فضائل ہیں جو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو دیگر تمام ازواجِ طَیِّبات وطاہِرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ میں نمایاں کر دیتے ہیں اور ایک منفرد وبلند مقام پر فائز کر دیتے ہیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی آپ پر رحمت ہو اور آپ کے صدقے ہماری بے حِساب مغفرت ہو۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سفرِ آخرت
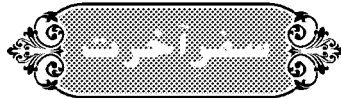
دنیائے اسلام کو اپنے عِلْم وعِرفان کے انوار سے جگمگاتے ہوئے باختلافِ اقوال 17 رمضان المبارک منگل کی رات 58ھ کو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اس فانی دنیا سے کوچ فرمایا، عظیم مُحدِّث، جلیل القدر صحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور حسبِ وصیت رات کے وَقْت **جَنَّۃُ الْبَقِیْع** میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو سپردِ خاک کیا گیا، بوقتِ وفات آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی عمر شریف 67 سال تھی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ایسا پاکیزہ اور پیارا ماحول ہے جس کی برکت سے لاکھوں اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا ہوگیا ہے اور وہ گناہوں کی

1... شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد الثانی، الفصل الثالث، عائشۃ ام المؤمنین، ۴/ ۳۹۲.

دلدل سے نکل کر نیکیوں کے سفر میں جانبِ مدینہ رَواں دَواں ہوگئے ہیں، آیئے ایک ایسی ہی اسلامی بہن کی زندگی میں مَدَنی انقلاب آنے کا واقعہ پڑھئے جس کی ہر شام وسحر گناہوں میں بسر ہوتی تھی اور نِت نئے فیشن کرنا، بے پَردہ تفریح گاہوں میں گھومنا، فلمیں ڈرامے دیکھنا گویا اس کی عادتِ ثانیہ ہو چکی تھی۔ پھر جب **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے اس کو دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول مُیَسَّر ہوا تو یکلخت اس کی زندگی نے پلٹا کھایا اور وہ گناہوں کی دلدل سے نکل کر سنتوں کی راہ پر گام زن ہوگئیں مزید کرم بالائے کرم یہ ہوا کہ آفتابِ رِسالت، ماہتابِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دیدار پُرانوار بھی نصیب ہوا، آیئے! ملاحظہ کیجئے:

دیدارِ شہِ ابرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پنجاب (پاکستان) کے شہر گلزارِ طیبہ (سرگودھا) کی مقیم اسلامی بہن کی تحریر کا خُلاصہ ہے کہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میری عملی حالت انتہائی ابتر تھی، ماڈرن سہیلیوں کی صحبت کے باعث میں فیشن کی پُتلی اور مخلوط تفریح گاہوں کی بے حد مُتَوالی تھی، **مَعَاذَ اللّٰہ** نہ نماز پڑھتی نہ ہی روزے رکھتی اور بُرقع سے تو کوسوں دُور بھاگتی تھی بس T.V اور V.C.R ہوتا اور میں۔ خُودسَر اتنی تھی کہ اپنے سامنے کسی کی چلنے نہیں دیتی تھی۔ اُن دِنوں میں کالج میں فرسٹ ایئر کی طالبہ تھی۔ ایک روز مجھے کسی نے مکتبۃ المدینہ کے جاری کردہ سنّتوں بھرے بیان کی کیسٹ بنام **"وُضو اور سائنس"** تحفے میں دی، بیان معلوماتی اور خاصا دلچسپ تھا۔ اس بیان سے متاثر ہو کر میں نے علاقے میں

ہونے والے دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے اجتماع میں جانا شروع کر دیا۔ مَدَنی ماحول کا نُور میری تاریک زندگی کو مُنَوَّر کرنے لگا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ **اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ! میں اپنی بُری عادتوں سے توبہ کرنے میں کامیاب ہوگئی۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کی برکت سے کچھ ہی عرصے میں مَدَنی برقع پہننے لگی۔ میرے گھر والے، رشتے دار اور میری سہیلیاں اس حیرت انگیز تبدیلی پر بہت حیران تھے، انہیں یہ سب خواب لگ رہا تھا مگر یہ سو فیصدی حقیقت تھی۔ **اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ! اب میں اپنے گھر میں **فیضانِ سنّت** سے درس دیتی ہوں۔ دیگر اسلامی بہنوں کے ساتھ مل کر مَدَنی کام کرنے کی سعادت سے بھی بہرہ مند ہوتی ہوں، روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے مَدَنی انعامات کے رِسالے کے خانے پُر کر کے ہر ماہ جمع کروانا میرا معمول ہے۔ ایک روز مجھ پر ربّ عَزَّوَجَلَّ کا ایسا کرم ہوا کہ میں جتنا بھی شکر کروں کم کم اور کم ہے۔ ہوا یوں کہ ایک رات میں سوئی تو میری قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، میں نے خواب میں دیکھا کہ دعوتِ اسلامی کا سنّتوں بھرا اجتماع ہو رہا ہے، میں جس جگہ بیٹھی ہوں وہاں کھڑکی سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا آ رہی ہے، میں بے ساختہ کھڑکی سے باہر کی طرف دیکھتی ہوں تو آسمان پر بادل نظر آتے ہیں، میں بے اختیار یہ سلام پڑھنا شروع کر دیتی ہوں:

ع اے صبا! مصطفٰے سے کہہ دینا
غم کے مارے سلام کہتے ہیں

اچانک میرے سامنے ایک حسین و جمیل اور نورانی چہرے والے بزرگ سفید لباس میں ملبوس سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سرِ مُبارَک پر سجائے مسکراتے ہوئے تشریف لے آئے، میں ابھی نظارے ہی میں گُم تھی کہ کسی کی آواز سنائی دی: یہ حُضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ پھر میری آنکھ کُھل گئی۔ میں اپنی سعادتوں کی اس معراج پر شدتِ جذبات سے رونے لگی۔ دل چاہتا تھا کہ آنکھیں بند کروں اور بار بار وہی منظر دیکھوں۔ اب بھی ہر رات اسی امید پر دُرُودِ پاک پڑھتے پڑھتے سوتی ہوں کہ کاش! میرے بھاگ دوبارہ جاگ اٹھیں

ع کیا خبر آج کی شب دِید کا ارماں نکلے
اپنی آنکھوں کو عقیدت سے بچھائے رکھئے[1]

»»»»»» ... «.» ... ««««««

روزِ قیامت وزن دار عمل

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: قیامت کے دن مؤمن کے میزانِ عمل میں سب سے زیادہ وزن دار نیکی "اچھے اخلاق" ہوں گے۔ [سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی حسن الخلق، ص۴۸۶، الحدیث: ۲۰۰۲]

---

1 ... اسلامی بہنوں کی نماز، ص۲۷۶.

سیرتِ حضرت حَفْصَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

بعدِ اذان دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدنا عبداللہ بن عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایَت ہے کہ اُنہوں نے تاجدارِ رِسالَت، شہنشاہِ نبوت، مخزنِ جُود وسخاوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”**اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ** جب تم مُؤَذِّن کو اذان کہتے سنو تو ایسے ہی کہو جیسے وہ کہتا ہے اس کے بعد مجھ پر دُرُود بھیجو۔“ بے شک جو مجھ پر ایک دُرُود بھیجتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں نازِل فرماتا ہے۔ پھر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے میرے لئے وسیلہ مانگو، وسیلہ جنت میں ایک جگہ ہے جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے بندوں میں سے ایک ہی کے لائق ہے، مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں۔ جو میرے لئے وسیلہ مانگے اس کے لئے میری شفاعت لازِم ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود اور سلام، بارگاہِ ربُّ الْاَنام میں کس قدر محبوب اور قارِیِ دُرُود وسلام کے لئے کس قدر خیر وبرکت کا موجِب ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جو کوئی ایک بار دُرُود بھیجتا ہے ربّ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازِل فرماتا ہے۔ نیز اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بعدِ اذان دُرُود شریف پڑھنا

1 ... صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب استحباب القول... الخ، ص۱۵۰، الحدیث: ۳۸٤.

نہ صرف جائز بلکہ باعثِ ثواب بھی ہے۔

ع حکمِ حق ہے پڑھو دُرُود شریف
چھوڑو مت غافلو! دُرُود شریف
پڑھ کے ایک بار پاؤ دس رحمت
خوب سودا ہے لو دُرُود شریف[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شروع سے ہی اِس دنیائے آب و گِل میں بعض ہستیاں ایسی بھی ہوتی آئی ہیں جن کے علم و عمل کے نور اور زُہد وعبادت کی خوشبو سے زمانہ صدیوں تک چمکتا اور مہکتا رہتا ہے، گلستانِ ہِدایت کی ایسی ہی عِطْر بیز (خوشبو پھیلانے والی) کلیوں میں سے ایک خوش نما کلی امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہزادی حضرتِ سیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا ہیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو بہت سے فضائل و کمالات عطا فرمائے تھے۔ آیئے! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی پاکیزہ حیات کے چند خوش نما پہلوؤں کے بارے میں پڑھئے اور سیرت کے ان حسین مَدَنی پُھولوں سے اپنے مَشامِ جاں کو مُعَطَّر کیجئے، چُنانچہ

اِسلام کے جھنڈے تلے

آفتابِ رُشْد وہِدایَت، شہنشاہِ نبوت ووِلایَت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

1 ... نورِ ایمان، ص ۳۹.

جب جزیرہ نما عرب کی پاک زمین سے شرک وکفر کی نجاست دُور کرنے اور کُل عالَم کو خُوشبوئے اِسلام سے مہکانے کے لئے نبوت ورِسالت کا اِظہار واعلان فرمایا اور لوگوں کو جاہلیت کے باطِل معبودوں کی بندگی ترک کرنے اور ایک معبودِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کرنے کی دعوت دی تو شرک وکفر کی فضاؤں میں پروان چڑھے ہوئے، ان معبودانِ باطلہ کے پُجاریوں نے حق کی پکار پر لبیک کہنے کے بجائے اُلٹا اس کی ترویج واشاعت کی راہ میں رُکاوٹیں حائل کرنی شروع کر دیں، ظالم ہر اس شخص کے درپے آزار ہو جاتے جو قبولِ اسلام سے مُشَرَّف ہوتا۔ اس دَور میں بعض شخصیات ایسی بھی تھیں کہ اگر وہ اسلام لے آتیں تو کفار کے قلب پر اسلام کی ہیبت اور عَظمت کا سکّہ بیٹھ جاتا۔ اس سلسلے میں سیِّدِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نظرِ انتخاب حضرت عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر پڑی اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حضرت عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو قبول اِسلام کی توفیق دیئے جانے کی دُعا کرتے ہوئے عرض کیا: "**اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ ھٰذَیْنِ الرَّجُلَیْنِ اِلَیْکَ بِاَبِیْ جَھْلٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ** یعنی اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ان دو آدمیوں ابو جہل اور عُمَر میں سے تجھے جو محبوب ہے اس کے ذریعے اسلام کو غَلَبہ عطا فرما۔"[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُعا کو شرفِ قبولیت سے نوازا اور حضرت عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اسلام لانے کی توفیق مرحمت

---

1 ...سنن الترمذی، ابواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب فی مناقب ابی حفص... الخ، ص٨٣٩، الحدیث: ٣٦٩٠.

فرمائی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ، رسولِ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اعلانِ نبوت فرمانے کے چھٹے سال ایمان لانے کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے جبکہ ابھی حضرتِ سیّدنا حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کو مُشَرَّف بہ اسلام ہوئے تین۳ روز ہی ہوئے تھے۔[1] حضرتِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے مُشَرَّف بہ اسلام ہونے سے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، ان کے حوصلے اور زیادہ بلند ہو گئے اور کُفّار بُغض وعَداوت کی آگ میں جَل کر کوئلہ ہو گئے۔ اس موقعے پر اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے یہ آیتِ مُبارَکہ نازِل فرمائی:[2]

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۠ ﴿۶۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اللہ تمہیں کافی ہے اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے۔

(پ۱۰، الانفال: ٦٤)

آپ کے ذریعے اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے اِسلام کو غَلَبہ اور فتح ونصرت عطا فرمائی، چنانچہ اس کا تذکِرہ کرتے ہوئے حضرتِ سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ فرماتے ہیں: ”مَا زِلْنَا اَعِزَّةً مُنْذُ اَسْلَمَ عُمَرُ جب سے حضرت عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ مُشَرَّف بہ اسلام ہوئے ہیں تب سے ہم ہمیشہ غالِب رہے ہیں۔“[3]

امیر المؤمنین حضرتِ سیّدنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے اسلام لانے

1 ... مدارج النبوۃ، قسم دوم، باب در سال ششم... الخ، ۲/۴۴، ملتقطا.

2 ... المرجع السابق، ص۴۵.

3 ... صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی رضی اللہ عنہم، باب مناقب عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ... الخ، ص ۹۳٤، الحدیث: ۳٦۸٤.

کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کوششوں کے نتیجے میں آپ کے گھر والے بھی اسلام لے آئے اور یوں یہ پاک و مُتَبَرَّک گھرانہ اسلام کے جھنڈے تلے آکر اس کے زیرِ سایہ زندگی گزارنے لگا اور ساتھ ہی ساتھ رسولِ کائنات، شہنشاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علمی و رُوحانی چشمے سے سیراب بھی ہونے لگا۔ اس وقت حضرتِ سیّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی عُمْر مبارک تقریباً 10 برس ہو گی کیونکہ روایت کے مطابق آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی وِلادت حُضُور سرورِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِعْلانِ نبوت سے پانچ سال پہلے ہوئی۔[1]

حضرتِ خُنَیْس بن حُذَافہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے نِکاح

حضرتِ سیّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اپنے والدِ بُزُرْگوار حضرتِ سیّدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کاشانۂ اقدس میں پرورش پاتی رہیں حتی کہ جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سِنِّ بُلُوغت کو پہنچی تو اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ میں سے ایک جلیل القدر صحابیِ رسول حضرتِ سیّدنا خُنَیْس بن حُذَافہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو حضرتِ عبد اللہ بن حُذَافہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بھائی ہیں اور مُجَاہِدِینِ بدر میں سے بھی ہیں، کے ساتھ رشتہ اِزْدِوَاج میں مُنْسَلِک ہو گئیں۔[2]

ہجرتِ مدینہ

کُفَّار کے جور و ستم سے تنگ آکر مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے

---

1 ... الطبقات الکبریٰ، ذکر ازواج رسول اللہ علیہ السلام، ۴۱۲۹ – حفصة بنت عمر، ۸/۶۵.

2 ... اسد الغابة، باب الخاء والنون، ۱۴۸۵ – خنیس بن حذافة، ۲/۱۸۸، ماخوذاً.

مظلوم مسلمانوں نے جب سیّدِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی اِجازت سے **مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ** زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی طرف ہجرت کی تو حضرت سیّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی اپنے شوہر نامدار حضرت سیّدنا خُنَیْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ یہاں ہجرت کر آئیں اور آرام وچین سے زندگی بسر کرنے لگیں۔ کچھ روز بعد باعِثِ تخلیقِ کائنات، شہنشاہِ مَوْجُودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم بھی ہجرت کر کے **مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ** زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا تشریف لے آئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے نُور سے مدینہ کے دَر و دیوار جگمگا اُٹھے، گھر گھر خوشیاں پھیل گئیں اور پورے مدینے میں عید کا سا سماں ہو گیا۔

غزوۂ بدر

کفار جن کو مسلمانوں کا آرام و سُکُون سے زندگی بسر کرنا ایک آنکھ نہ بھاتا تھا، مسلمانوں کے مدینہ شریف کی طرف ہجرت کر آنے کے بعد بھی ستانے سے باز نہ آئے، ہمیشہ مسلمانوں کے مذہبی فرائض کی بجا آوری میں مُزاحمت کرتے رہتے اور دینِ اِسلام کو صحیفۂ ہستی سے مِٹانے کی کوشش میں مصروفِ پیکار رہتے نہ صرف خود بلکہ آس پاس کے دیگر قبائل کو بھی مسلمانوں کی مُخالَفت پر اُبھارتے جس کے نتیجے میں کفار اور مسلمانوں کے درمیان کشیدگیاں بڑھتی گئیں اور حالات سنگین سے سنگین تر ہوتے گئے۔ بالآخر حالات کی اس سنگینی نے ہجرت کے دوسرے سال ایک زبردست جنگ کی صورت اختیار کر لی چنانچہ **مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ** زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا سے تقریباً 80 میل کے فاصلے پر واقع بدر کے مقام پر وہ عظیم معرکہ ہوا جس

میں کُفّارِ قریش اور مسلمانوں کے درمیان سخت خون ریزی ہوئی اور مسلمانوں کو وہ عظیم الشان فتحِ مبین نصیب ہوئی جس کے بعد اسلام کی عزت واقبال کا پرچم اتنا سربلند ہوگیا کہ کفارِ قریش کی عظمت وشوکت خاک میں مل گئی۔ **اللہ** تعالیٰ نے جنگِ بدر کے دن کا نام **یَوْمُ الْفُرْقَان** رکھا۔ جنگِ بدر میں کُل 14 مسلمان شہادت سے سرفراز ہوئے جن میں سے چھ ۶ مُہاجِر اور آٹھ ۸ اَنصار تھے۔[1]

حضرتِ خُنَیْس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات

بدر کے شہ سواروں میں سے ایک حضرتِ سیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے شوہر نامدار حضرت سیِّدنا **خُنَیْس بن حُذَافہ سَہْمِی** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی تھے، واقعہ بدر کے بعد مدینہ شریف میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ رِحلَت فرماگئے[2] جبکہ ایک رِوایت کے مُطابِق آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس کے بعد غزوۂ اُحد میں بھی شریک ہوئے اور زخمی ہوئے، پھر انہیں زخموں کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا انتقال ہوگیا۔[3]

حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی فکر مندی

حضرتِ خُنیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی رِحلَت کے بعد حضرتِ سیِّدنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی شہزادی حضرتِ حفصہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی دوسری

---

1 ...عامۂ کتبِ سیرت۔

2 ...ارشاد الساری، کتاب المغازی، باب (۱۲/۱۲)، ۷/۱۸۰، تحت الحدیث: ۴۰۰۵.

3 ...اسد الغابة، باب الخاء والنون، ۱۴۸۵ - خنیس بن حذافة، ۲/۱۸۸.

شادی کے لئے فکر مند ہوئے اور حضرت صِدِّیق اکبر اور حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کو اِن سے نِکاح کی پیشکش بھی کی، چنانچہ خود فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ عثمان بن عفّان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس آکر انہیں حفصہ سے نِکاح کی پیشکش کی۔ انہوں نے جواب دیا: میں اپنے معاملے میں غور کروں گا۔ میں چند رَوز انتظار کرتا رہا پھر ایک رَوز ان سے میری ملاقات ہوئی تو کہنے لگے: مجھ پر ابھی یہی واضح ہوا ہے کہ فِی الْحَال نِکاح نہ کروں۔ حضرتِ عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: پھر حضرتِ ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے میری ملاقات ہوئی، میں نے ان سے کہا: اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ سے آپ کی شادی کر دوں؟ حضرت ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔[1]

رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حوصلہ افزائی

دونوں طرف سے رضامندی نہ پائی جانے کی وجہ سے حضرتِ سیّدنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رنجیدہ خاطِر ہو گئے اور بارگاہِ رسالت مآب عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضِر ہو کر اس کا ذکر کیا۔ رسولِ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں تسلّی دیتے ہوئے اور حوصلہ بڑھاتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''**یَتَزَوَّجُ حَفْصَۃَ مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِّنْ عُثْمَانَ وَیَتَزَوَّجُ عُثْمَانُ مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِّنْ حَفْصَۃَ** حفصہ سے وہ شادی کرے گا جو عثمان سے بہتر ہے اور عثمان اُس سے شادی کرے گا جو حفصہ سے بہتر ہے۔''[2]

---

1 ... صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب عرض الانسان ابنتہ...الخ، ص۱۳۱۹، الحدیث: ۵۱۲۲.

2 ... الاصابۃ، کتاب النساء، حرف الحاء المھملۃ، القسم الاول، حفصۃ بنت عمر، ۸/۹۴.

حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نکاح

اس واقِعے کو گزرے ابھی چند روز ہی ہوئے تھے کہ **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی طرف نِکاح کا پیغام دیا اور حضرتِ عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ان کا نِکاح کر دیا۔ نِکاح کے بعد جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ملاقات حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ہوئی تو حضرت ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کہا: جب آپ نے مجھ سے حفصہ کی بات کی تھی اور میں نے کوئی جواب نہ دیا تھا اس پر شاید آپ کو مجھ پر غصہ آیا ہو؟ در حقیقت میں یہ بات جانتا تھا کہ شہنشاہِ ابرار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا ذکر فرمایا ہے اور میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا راز بھی ظاہِر نہیں کر سکتا تھا۔ اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِن سے نِکاح نہ فرماتے تو میں ضرور قبول کر لیتا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مذکورہ بالا رِوایت اپنے ضمن میں نصیحت کے بے شمار مَدَنی پھول لئے ہوئے ہے مثلاً کسی کے راز کی حِفاظت کرنا، رنجیدہ دل شخص کو تسلی دینا اور کسی کے دل میں پیدا ہونے والے مُتَوَقّع شکوک وشبہات کی

[1]... صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب عرض الانسان ابنته...الخ، ص۱۳۱۹، الحدیث: ۵۱۲۲، ملتقطًا.

بیخ کَنی کرنا وغیرہ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ شرعی تقاضوں کی رِعایت کے ساتھ بیوہ عورت کا دوسرا نِکاح کرنے میں شرعاً کوئی قباحت نہیں جیسا کہ خود حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی شہزادی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نِکاح کے لئے فکر مند ہوئے اور بالآخر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا، حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت سے مُشَرَّف ہوئیں۔ اس سے آج کل کی ایک بے ہُوْدَہ رَسْم کی کاٹ بھی ہوگئی جس کے مُطابِق بیوہ یا طلاق یافتہ عورت کا دوسرا نِکاح کرنے کو انتہائی بُرا اور باعِثِ ننگ و عار سمجھا جاتا ہے۔ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنت مولانا شاہ اِمام احمد رِضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن دَورِ حاضِر کی اس بے ہُوْدَہ رَسْم کا ردّ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (بعض جاہِل لوگ) نِکاحِ بیوہ کو ہُنُود (ہندوؤں) کی طرح سخت ننگ و عار جانتے اور **مَعَاذَ اللّٰہ** حرام سے بھی زائد اس سے پرہیز کرتے ہیں۔ نوجوان لڑکی بیوہ ہوگئی اگرچہ شوہر کا منہ بھی نہ دیکھا ہو اب عُمْر بھر یونہی ذَبح ہوتی رہے، ممکن ہے نِکاح کا حرف بھی زبان پر نہ لاسکے۔ اگر ہزار میں سے ایک آدھ نے خوفِ خدا و ترسِ روزِ جزا کر کے اپنا دین سنبھالنے کو نِکاح کر لیا تو اس پر چار طرف سے طعن و تشنیع کی بوچھار ہے، بے چاری کو کسی مجلس میں جانا بلکہ اپنے کنبے میں منہ دِکھانا دُشوار ہے۔ **وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم**۔ یہ بُرا کرتے اور بے شک بہت بُرا کرتے ہیں، باتباعِ کفار (کافروں کی پیروی کرتے ہوئے) ایک بے ہُوْدَہ رَسْم ٹھہرالینی پھر اس کی بنا پر مُباحِ شرعی پر اِعتِراض بلکہ بعض صُوَر (صورتوں) میں اَدائے واجِب سے اِعْرَاض (رُوگردانی) کیسی جہالت اور نِہایَت خوفناک حالت

ہے پھر حاجت والی جوان عورتیں اگر روکی گئیں اور مَعَاذَ اللّٰہ بشامتِ نَفْس کسی گناہ میں مبتلا ہوئیں تو اس کا وبال ان روکنے والوں پر پڑے گا کہ یہ اس گناہ کے باعث ہوئے۔ مزید فرماتے ہیں: (کیا یہ) مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خاص جگر پاروں سَیِّدۃُ النِّساء، بتولِ زہرا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی اَبِیْھَا وَعَلَیْھَا وَسَلَّم کی بطنی صاحبزادیوں سے زیادہ عزت والیاں، بڑھ کر غیرت والیاں ہیں، جن کے دو دو، تین تین اور اس سے بھی زائد نِکاح ہوئے...!![1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہیئے کہ تمام رُسُومِ یہود و ہُنُود سے پیچھا چھڑائیں اور اپنے پیارے دینِ اسلام کے احکامات کو عملی طور پر اپنائیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ جہنّم کا دردناک عذاب مُقَدَّر ہو جائے۔ یاد رکھئے! اگر ایسا ہوا تو تباہی ہی تباہی ہو گی!!! اس لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبِلال محمد الیاس عطّاؔر قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

ع سنّتوں سے بھائی رشتہ جوڑ تُو
نِت نئے فیشن سے مُنہ کو موڑ تُو
چھوڑ دے سارے غَلَط رسم و رواج
سنّتوں پہ چلنے کا کر عہد آج
یا خُدا ہے التجا عطّاؔر کی
سنّتیں اپنائیں سب سرکار کی[2]

1... فتاویٰ رضویہ، ۱۲/ ۲۸۹، ۳۱۸.

2... وسائل بخشش، ص ۶۷۰.

حضرتِ حفصہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہَا کی عبادت گزاری

شہنشاہِ مدینہ، راحت قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت میں آکر حضرتِ سیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہَا کاشانۂ نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں اپنی زندگی کے خوبصورت ترین لمحات گزارنے لگیں۔ تمام ازواجِ پاک کی طرح آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہَا بھی حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا و خُوشنودی پانے میں کوئی کسر اُٹھانہ رکھتیں اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے علمی و رُوحانی فیضان سے فیض یاب ہو کر عِبادتِ الٰہی میں خوب خوب کوشش کرتیں، دن کو روزہ رکھتیں رات کو شب بیداری کرکے عِبادت میں گزارتیں۔ بارگاہِ الٰہی میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہَا کا یہ عمل اس قدر مقبول ہوا کہ ایک دفعہ جب رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہَا کو طلاق دینے کا اِرادہ فرمایا تو حضرتِ سیِّدُنا جِبْرِیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے ربّ تعالٰی کے حکم سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ عالی میں حاضِر ہو کر ان کی شب بیداری اور روزہ داری کو بیان کرتے ہوئے طلاق دینے سے منع کر دیا۔ چنانچہ حضرت سیِّدنا عمّار بن یاسر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہَا کو طلاق دینے کا ارادہ فرمایا تو حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام حاضِر ہو کر عرض گُزار ہوئے: "لَا تُطَلِّقْهَا فَاِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَاِنَّهَا زَوْجَتُكَ فِي الْجَنَّةِ یعنی یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! انہیں

طلاق مت دیجئے کیونکہ یہ روزہ دار و شب بیدار ہیں اور جنّت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اہلیہ ہیں۔"[1]

مَدَنی پُھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی پاکیزہ حیات کے بابرکت ایام پر غور کیجئے کہ کس طرح گھر کے تمام کام کاج بطورِ احسن پورے کرنے کے باوجود ان کا کوئی دن ربّ تعالٰی کی عِبادت سے خالی نہیں گزرتا تھا، آپ کی سیرتِ طَیِّبہ امت کی بیٹیوں کے لئے بہترین راہِ عمل مُہَیَّا کرتی ہے۔ شیخ الحدیث حضرتِ علّامہ عبد المصطفٰی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: گھریلو کام دَھندا سنبھالتے ہوئے رَوزانہ اتنی عِبادت بھی کرنی پھر حدیث و فقہ کے عُلُوم میں بھی مہارت حاصِل کرنی یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بیبیاں آرام پسند اور کھیل کود میں زندگی بسر کرنے والی نہیں تھیں بلکہ دن رات کا ایک منٹ بھی وہ ضائع نہیں کرتی تھیں اور دن رات گھر کے کام کاج یا عِبادت یا شوہر کی خدمت یا عِلْم حاصِل کرنے میں مصروف رہا کرتی تھیں۔ **سُبْحٰنَ اللّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ! ان خوش نصیب بیبیوں کی زندگی نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نِکاح میں ہونے کی برکت سے کتنی مقدس، کس قدر پاکیزہ اور کس درجہ نورانی زندگی تھی۔[2] **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن

1... المعجم الكبير، ذكر ازواج رسول الله صلى الله عليه وسلم، حفصة بنت عمر...الخ، ۱۰/۸، الحديث: ۱۸۸۲۷.

2... جنّتی زیور، تذکرۂ صالحات، حضرتِ حفصہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا، ص۴۸۵.

کے صدقے ہماری بے حِساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تعارفِ سیّدتنا حفصہ رضی اللہ تعالٰی عنہا

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بہت ہی بلند ہمت اور سخاوت شعار خاتون ہیں۔ حق گوئی حاضِر جوابی اور فہم وفِراست میں اپنے والِدِ بُزُرْگوار کا مِزاج پایا تھا۔ اکثر روزہ دار رہا کرتی تھیں اور تلاوتِ قرآنِ مجید اور دوسری قسم کی عِبادتوں میں مصروف رہا کرتی تھیں۔ ان کے مِزاج میں کچھ سختی تھی اسی لئے حضرتِ امیر المؤمنین عُمَر بن الخطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہر وقت اس فکر میں رہتے تھے کہ کہیں ان کی کسی سخت کلامی سے حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی دل آزاری نہ ہو جائے۔ چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بار بار اِن سے فرمایا کرتے تھے کہ اے حفصہ! تم کو جس چیز کی ضرورت ہو مجھ سے طلب کر لیا کرو، خبردار! کبھی حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے کسی چیز کا تقاضا نہ کرنا نہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی کبھی ہرگز ہرگز دل آزاری کرنا ورنہ یاد رکھو کہ اگر حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم تم سے ناراض ہوگئے تو تم خدا کے غضب میں گرفتار ہو جاؤ گی۔[1]

وِلادت، نسب اور قبیلہ

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا حفصہ بنتِ عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا تَعَلُّق عرب کے ایک نہایت ہی معزز واشرف قبیلے قریش کی شاخ بنی عدی سے تھا۔ تاجدارِ

1... سیرتِ مصطفٰی، انیسواں باب، حضرت حفصہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، ص ۶۶۲.

انبیاء، محبوبِ کبریاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اعلانِ نبوت سے پانچ سال پہلے جب قریش بَیْتُ اللّٰہ شریف کی تعمیرِ نو (نئے سرے سے تعمیر) میں مصروف تھے تب حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہاں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی وِلادت ہوئی۔ والِد کی طرف سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نسب یہ ہے: "**عُمَر بن خطّاب بن نُفَیل بن عبدُ العُزّٰی بن رَباح بن عبد اللّٰہ بن قُرْط بن رَزَاح بن عدی بن کعب بن لُؤَیّ بن غالِب**" اور والِدہ کی طرف سے اس طرح ہے: "**زینب بنتِ مَظْعُون بن حبیب بن وھب بن حُذَافہ بن جُمَح**"[1]

رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسب کا اِتِّصال

حضرتِ کعب میں جا کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نسب رسولِ خدا، احمدِ مجتبٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نسب شریف سے مل جاتا ہے۔ حضرتِ کعب، رسولِ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آٹھویں جدِّ محترم ہیں۔

خاندانِ سیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے چند جلیل القدر صحابی

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ایک شرف یہ بھی حاصل تھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے خاندان کے بہت سے افراد کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے شرفِ صحابیت عطا فرمایا تھا اور وہ رسولِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

---

[1]... المستدرک للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ رضی اللہ عنہم، ذکر ام المؤمنین حفصۃ...الخ، ۵/۱۸، ۱۹، الحدیث: ۶۸۰۹، ۶۸۱۲.

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جلیل القدر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی صف میں شامل ہوئے تھے ان میں چند کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے، چنانچہ

والدِ ماجد سیّدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا خلیفۃ المسلمین، امیر المؤمنین حضرتِ سیّدنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہزادی ہیں اور

- سیّدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وہ صحابی ہیں جن کے بارے میں نبیِّ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "**اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِہٖ** یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری فرمایا ہے۔"[1] اور فرمایا: "**لَوْ کَانَ نَبِیٌّ بَعْدِیْ لَکَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ** اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطّاب ہوتا۔"[2]
- قرآن پاک کی کئی آیات اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی رائے کے مُوافق نازِل فرمائی ہیں۔[3]
- آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنّتی ہونے کی بشارت سنائی۔[4]

---

1 ...سنن الترمذی، ابواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب فی مناقب ابی حفص...الخ، الحدیث: ۳۶۹۱، ص۸۳۹.

2 ...المرجع السابق، ص۸۴۰، الحدیث: ۳۶۹۵.

3 ...تاریخ الخلفا، عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ، فصل فی موافقات...الخ، ۷۸.

4 ...سنن ابوداؤد، کتاب السنۃ، باب فی الخلفاء، ص۷۳۲، الحدیث: ۴۶۴۹.

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے بارے میں رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خبر دی ہے کہ شیطان آپ سے خوف کھاتا ہے۔[1]

چچا جان سیّدنا زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے چچا حضرت سیّدنا زَید بن خطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ ہیں۔ یہ غزوۂ بدر، اُحُد، خندق، حُدَیبیہ وغیرہ تمام غزوات میں سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ شریک ہوئے۔ اُحُد کے روز حضرتِ سیّدنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے اپنی زِرہ انہیں پہننے کے لئے کہا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے جواب دیا: مجھے بھی شہادت کا شوق ہے جیسے آپ کو ہے۔ پھر دونوں ہی اسے چھوڑ کر میدانِ جنگ میں دشمن سے نبَرْد آزما ہوئے۔

حضرتِ سیّدنا زَید بن خطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے جنگِ یمامہ میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ آپ کی شہادت پر حضرتِ سیّدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ بہت زِیادہ رنجیدہ وپُرملال ہوئے اور فرمایا: "**مَا هَبَّتِ الصَّبَا اِلَّا و اَنَا اَجِدُ مِنْهَا رِيْحَ زَيْد** جب بھی ہوا چلتی ہے میں اس سے زَید کی خوشبو پاتا ہوں۔" اور فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ زید پر رحم فرمائے...!! میرا بھائی دو[2] اچھی باتوں میں مجھ پر سبقت لے گیا ہے: (۱)... مجھ سے پہلے اسلام قبول کیا۔

(۲)... مجھ سے پہلے جامِ شہادت نوش کیا۔[2]

---

1 ... السنن الکبری للبیهقی، کتاب النذور، باب مایوفی به...الخ، ۱۰/۱۳۲، الحدیث: ۲۰۱۰۱.

2 ... اسد الغابة، باب الزاء والهاء والواء، ۱۸۳٤-زید بن خطاب، ۲/۳۵۷، ملتقطًا.

والدۂ ماجدہ سیِّدَتُنا زینب بنت مظعون رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی والِدۂ ماجِدہ حضرت سیِّدَتُنا زینب بنتِ مظعون رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا، جلیل القدر صحابیِ رسول حضرتِ سیِّدنا عثمان بن مظعون رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بہن ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن مظعون رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جَنَّۃُ الْبَقِیع میں دَفن ہونے والے پہلے صحابی ہیں۔[1] مروی ہے کہ جب حضرت عثمان بن مظعون رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا انتقال ہوا تو رسولِ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں بوسہ دیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چشمانِ مُبارَک سے آنسو رَواں تھے۔[2]

پُھوپھی جان سیِّدَتُنا فاطمہ بنتِ خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی پُھوپھی حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بنتِ خطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا قدیمُ الْاِسْلام صحابیات میں سے ہیں اور عشرۂ مُبَشَّرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم میں شامل ایک جلیل القدر صحابیِ حضرتِ سیِّدنا سعید بن زَید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اہلیہ ہیں۔ آپ ہی اپنے بھائی حضرتِ عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اِسلام قبول کرنے کا سبب بنی تھیں۔[3]

بھائی جان سیِّدنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے بھائی حضرتِ سیِّدنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

---

1 ... المرجع السابق، باب العین والثاء، ۳۵۹۴ - عثمان بن مظعون، ۳/ ۵۹۱.

2 ... سنن الترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی تقبیل المیت، ص ۲۶۰، الحدیث: ۹۸۹.

3 ... اسد الغابۃ، حرف الفاء، ۷۱۸۲ - فاطمۃ بنت الخطاب، ۷/ ۲۱۵، ملتقطًا.

عَنۡہُمَا نہایت عِبادت گُزار، پرہیز گار، بلند پایہ عالِم، فقیہ اور مجتہد صحابی ہیں۔ آپ کے نیک وپرہیز گار ہونے کی گواہی خود رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دی ہے، چُنانچِہ بخاری شریف میں حضرتِ سیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے اِرشاد فرمایا: "**اِنَّ عَبۡدَ اللّٰہِ رَجُلٌ صَالِحٌ** عبداللہ نیک آدمی ہے۔"[1]

سُبۡحٰنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! کیا خُوب اور پیاری پیاری نسبتیں ہیں...!! واقعی جس ہستی کو ایسی عظیم نسبتیں حاصِل ہوں ان کی عظمت وشان کا اندازہ کون کر سکتا ہے...!! ایک یہی نسبت کیا کم ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا مدینے کے تاجدار، دوعالَم کے مالِک ومختار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُنَّ میں سے ہیں:

ع وہ نساءِ نبی طیِّبات و خلیق
جن کے پاکیزہ تَر سارے طَور و طریق
جو بہرحال نُورِ خُدا کی رفیق
اہلِ اِسلام کی مادَرانِ شفیق
بانُوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام[2]

---

1. ... صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عبد اللہ بن عمر...الخ، ص۹٤۷، الحدیث: ۳۷٤۰.
2. ... شرح کلامِ رضا، ص۱۰۵۷.

غزوۂ بدر میں خاندانِ حفصہ کا کردار

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو ایک بہت عظیم نسبت یہ بھی حاصِل ہے کہ غزوۂ بدر جس میں مسلمانوں کو غلبہ اور کُفّار کو شِکَسْتِ فاش ہوئی تھی اور اس غزوے میں شریک ہونے والے مسلمانوں کے بارے میں رسولِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا تھا: ”**لَا یَدْخُلَ النَّارَ اَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا وَّالْحُدَیْبِیَةَ** جو بدر اور حُدَیبیہ میں موجود تھا وہ دوزخ میں نہیں جائے گا۔“[1] اس میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے خاندان کے اِن چھ افراد نے شرکت کی سعادت حاصِل کی تھی:

(۱)... آپ کے والدِ محترم حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ۔

(۲)... چچا جان حضرت سیِّدُنا زید بن خطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ۔

(۳-۵)... ماموں جان حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن مظعون، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مظعون اور حضرتِ سیِّدُنا قُدامہ بن مظعون رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمۡ۔

(۶)... ماموں زاد بھائی حضرتِ سیِّدُنا سائب بن عثمان بن مظعون رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا۔[2]

رِوایَت کردہ احادیث

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا بہت بڑی عِبادت گزرا ہونے کے ساتھ ساتھ فقہ

1... مسند احمد، مسند النساء، حدیث ام مبشر...الخ، ۱۷۱/۱۱، الحدیث: ۲۷۸۰۱.

2... المعجم الکبیر، ذکر ازواج رسول اللہ رضی اللہ عنھن، حفصة بنت عمر...الخ، ۷/۱۰، الحدیث: ۱۸۸۲۲، ۱۸۸۲۳.

وحدیث میں بھی ایک ممتاز درجہ رکھتی تھیں، مُرَوَّجہ اور مشہور کُتُب میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی احادیث کی تعداد 60 ہے۔ ان میں چار **مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** یعنی بخاری و مسلم دونوں میں ہیں اور تنہا مسلم میں چھ احادیث اور 50 احادیث دیگر کتابوں میں مروی ہیں۔[1] علمِ حدیث میں بہت سے صحابہ و تابعین ان کے شاگردوں کی فہرست میں نظر آتے ہیں جن میں خود ان کے بھائی حضرت عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بہت مشہور ہیں۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیدتنا حفصہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی پاکیزہ حیات کے چند نمایاں پہلو

- آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، حُضُور سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجہ مُطَہَّرہ اور اُمُّ المؤمنین (یعنی تمام مؤمنوں کی امی جان) ہیں۔
- آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اُن چھ ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ میں سے ہیں جن کا تعلق قبیلہ قریش سے تھا۔[3]
- آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا خلیفۂ ثانی حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہزادی ہیں۔

---

1. ... مدارج النبوۃ، قسم پنجم، باب دُوُم در ذکرِ ازواجِ مطہرات، حفصہ بنت عمر، ۲/ ۴۷۴۔
2. ... سیرت مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، انیسواں باب، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، ص۶۶۳۔
3. ... المواھب اللدنیۃ، المقصد الثانی، الفصل الثالث... الخ، ۱/ ۴۰۱۔

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے ہیں۔[1]

سفرِ آخرت

دنیا کو اپنے علمی فیضان سے فیض یاب کرتے ہوئے بالآخر شعبان المعظم 45ھ کو مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے انتقال فرمایا۔ اس وقت حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی حکومت کا زمانہ تھا اور مَروان بن حکم مدینہ کا حاکم تھا، اسی نے اِن کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور کچھ دُور تک ان کے جنازہ کو بھی اُٹھایا پھر حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قبر تک جنازہ کو کاندھا دیئے چلتے رہے۔ ان کے دو۲ بھائیوں حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر اور حضرتِ سیِّدُنا عاصم بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اور ان کے تین۳ بھتیجوں حضرتِ سیِّدُنا سالم بن عبد اللہ، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عبد اللہ اور حضرتِ سیِّدُنا حمزہ بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے انہیں قبر میں اتارا اور یہ جنّت البقیع میں دوسری ازواجِ مُطَہَّرات رضی اللہ تعالٰی عَنْہُنَّ کے پہلو میں مدفون ہوئیں۔ بوقتِ وفات ان کی عمر 60 یا 63 برس تھی۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہر وقت اپنی آخرت کی فکر میں رہنا اور اسے بہتر بنانے کی کوشش کرنا اُمَّہاتُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کی سیرت کا ایک نمایاں پہلو

---

1 ... اسی کتاب کا صفحہ نمبر 24 ملاحظہ کیجئے۔

2 ... سیرت مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، انیسواں باب، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، ص ۶۶۴، بتغیر قلیل۔

ہے۔ ان مقدس ہستیوں کی سیرت کو اپنے لئے مشعلِ راہ بناتے ہوئے ہمیں بھی اپنی قبر وآخرت کو بہتر بنانے کے لئے کوشاں رہنا چاہئے۔ آیئے! اس پر مضبوطی سے کاربند ہونے کا ذہن پانے کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے مُنْسَلِک ہو جایئے کہ اس مَدَنی ماحول کی برکت سے کئی بد اخلاق اور بگڑے افراد کی زندگیوں میں سُدھار آگیا ہے، کل تک دنیا ہی کی محبت میں مست رہنے والے اور والیاں بہتریِٔ آخرت کے لئے مصروف ہو گئیں، عَدَمِ تربیت اور مَدَنی ماحول سے دُوری کی وجہ سے جن کے گھر بد سُکُونی اور بے آرامی کے شِکار تھے وہ اب مَدَنی ماحول کی برکت سے امن کا گہوارہ بن گئے ہیں جیسا کہ **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** کے مطبوعہ 32 صفحات پر مشتمل رِسالے "**معذور بچی مُبَلِّغہ کیسے بنی؟**" صفحہ 11 پر ہے: باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی رنگ میں رنگنے سے پہلے بہت سی عورتوں کی طرح میں بھی بے پردگی، فیشن زدگی اور فحش کلامی جیسی برائیوں میں مُلَوَّث تھی، فلمیں ڈرامے دیکھنا میرا شوق اور گھر والوں سے لڑنا جھگڑنا میرا محبوب مشغلہ تھا، اپنے بچوں کے ابو سے زبان درازی کرنے کو گویا میں اپنا حق سمجھتی تھی، عِلْمِ دین سے کوسوں دُور اور فکرِ آخرت سے یکسر غافِل تھی، میرے سدھرنے کی ترکیب یوں بنی کہ ایک دن میں اپنی بہن کے ساتھ ان کی سہیلی کے گھر گئی ان کی سہیلی جو ایک باحَیا اور پُروقار شخصیت کی مالِک تھیں، بڑی ملنساری سے پیش آئیں۔ دورانِ گفتگو انکشاف ہوا کہ وہ **دعوتِ اِسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول سے وابستہ

ہیں۔ میں ان کی خوش اخلاقی اور عاجِزی وانکساری سے بڑی متاثر ہوئی۔ انہوں نے بڑے دھیمے اور محبت بھرے لہجے میں ہمیں **دعوتِ اسلامی** کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کی دعوت دی۔ ان کی اس مختصر سی انفرادی کوشش کے نتیجے میں مجھے اتوار کے روز ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضِری کی سعادت نصیب ہوئی۔ وہاں پر میں نے تلاوتِ قرآن، نعت شریف اور بیان سنا۔ جب **ذِکْرُ اللّٰہ** کے بعد اجتماعی دُعامیں کی جانے والی گریہ وزاری سنی تو میرے دل کی دنیازَیر وزَبر ہوگئی، مجھ پر عجیب رِقّت طاری تھی، پچھلی زندگی کے گناہ میری نگاہوں میں گھوم رہے تھے، میں مارے شرم کے پانی پانی ہوگئی، آنکھوں سے اشکِ ندامت بہہ نکلے، میں نے خوب گڑگڑا کر **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے اپنے تمام گناہوں کی مُعافی مانگی اور توبہ کرلی۔ اجتماع کے بعد میں نے ایک نئی زندگی کا آغاز کیا جس میں نمازوں کی پابندی تھی، پَردے کی عادت تھی، بڑوں کا ادب چھوٹوں پر شفقت تھی، گفتار میں نرمی تھی، نِگاہوں کی حِفاظت تھی الغرض قدم قدم پر شریعت کی پاسداری کی کوشش تھی۔ **دعوتِ اِسلامی** کے مَدَنی ماحول پر قربان! جس کی بدولت مجھے سدھرنے کا موقع ملا۔

ع یا ربّ میں تیرے خوف سے روتی رہوں ہر دم
دیوانی شہنشاہِ مدینہ کی بنا دے

اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! اِخلاص کے ساتھ کی گئی اِنْفِرادی کوشش کی کیسی برکتیں نصیب ہوئیں اور بربادیٔ آخرت کے راستے پر چلنے والی اِسلامی بہن کو

جنّت میں لے جانے والے راستے پر گامزن ہونے کی توفیق مل گئی۔ ہر اسلامی بہن کو چاہیے کہ گھبرائے اور شرمائے بغیر دیگر اِسلامی بہنوں (خواہ ان کا تَعَلُّق کسی بھی شعبے سے ہو) کو نیکی کی دعوت ضرور پیش کیا کریں۔ کیا عجب کہ ہمارے چند کلمات کسی کی دنیاو آخرت سنوارنے اور ہمارے لئے کثیر ثوابِ جاریہ کا ذریعہ بن جائیں۔

»»»»»»...«•»...««««««

عالِم کے فضیلت میں دو روایات

- عالموں کی دواتوں کی روشنائی قیامت کے دن شہیدوں کے خون سے تولی جائے گی اور اس پر غالب ہو جائے گی۔ [کنز العمال، کتاب العلم، قسم الاقوال، المجلد الخامس، ۱۰/۶۱، الحدیث: ۲۸۷۱۱]
- ایک فقیہ ایک ہزار عابدوں سے زیادہ شیطان پر بھاری ہے۔ [سنن ابن ماجه، کتاب السنة، باب فضل العلماء...الخ، ص۴۹، الحدیث: ۲۲۲]

سیرتِ حضرت زَیۡنَب بنتِ خُزَیۡمَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا

کثرتِ دُرُوْد کے سبب نجات

حضرتِ سیِّدنا ابوبکر شبلی بغدادی عَلَیۡہِ رَحمَۃُ اللہِ الۡھَادِی فرماتے ہیں: میں نے اپنے مرحوم پڑوسی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: "**مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعَامَلہ فرمایا؟" وہ بولا: میں سخت ہولناکیوں سے دوچار ہوا، منکر نکیر کے سوالات کے جوابات بھی مجھ سے نہیں بن پڑرہے تھے، میں نے دل میں خیال کیا کہ مجھ پر یہ مصیبت کیوں آئی ہے...؟ کیا میرا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا...؟ اتنے میں آواز آئی: دنیا میں زبان کے غیر ضروری اِسْتِعمال کی وجہ سے تجھے یہ سزا دی جارہی ہے۔ اب عذاب کے فِرِشتے میری طرف بڑھے۔ اتنے میں ایک صاحِب جو حسن وجمال کے پیکر اور مُعَطَّر مُعَطَّر تھے وہ میرے اور عذاب کے درمیان حائل ہوگئے اور انہوں نے مجھے منکر نکیر کے سوالات کے جوابات یاد دِلا دیئے اور میں نے اسی طرح جوابات دے دیئے، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ! عذاب مجھ سے دُور ہوا۔ میں نے ان بزرگ سے عرض کی: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ پر رَحْم فرمائے، آپ کون ہیں؟ فرمایا: "تیرے کثرت کے ساتھ دُرُوْد شریف پڑھنے کی برکت سے میں پیدا ہوا ہوں اور مجھے ہر مصیبت کے وقت تیری اِمداد پر مَامُور کیا گیا ہے۔"[1]

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 ...القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلوۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ص ١٢٧.

طُلُوعِ آفتابِ اسلام

مکہ کی پاک سرزمین میں جب اِسلام کا سورج طلوع ہوا اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب رسول حُضُور احمدِ مجتبٰی، محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی نبوت ورِسالت کا اِظہار واِعلان فرماتے ہوئے دعوتِ اِسلام کا آغاز فرمایا تو جو پاک طبیعت ونیک طینت ہستیاں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے پہلے پہل ہی ایمان لانے کی سعادت سے مُشَرَّف ہوئیں ان میں حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ خُزَیْمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا بھی شامل ہیں۔ یہ اپنی سخی وفیاض طبیعت اور یتیموں ومسکینوں پر مہربانی وشفقت کی بدولت زمانۂ جاہلیت میں ہی **اُمُّ الْمَسَاكِيْن** کے دِل آویز خِطاب سے مشہور ہو چکی تھیں[1] اور اسلام جو بذاتِ خُود سخاوت وفیاضی کا درس دیتا ہے اِس سے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی اس صفت میں چار چاند لگ گئے۔ **سُبْحٰنَ اللّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ! جب امتیوں کی یہ شان ہے تو پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عالَم کیا ہو گا...؟ کون آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ جُودوسخاوت کا اندازہ کر سکتا ہے...؟

ع ترے جُود و کَرَم کا کوئی اندازہ کرے کیونکر
ترا اِک اِک گدا فیض و سخاوت میں ہے حاتم سا[2]

1... المستدرك للحاكم، كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم، ذكر ام المؤمنين زينب بنت خزيمة رضي الله عنها...الخ، ٥/٤٤، الحديث: ٦٨٨٤.

2... ذوقِ نعت، ص۵۹.

کاشانۂ نبوی میں آنے سے پہلے

سیِّدِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت میں آکر کاشانۂ نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں داخِل ہونے سے پہلے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا صحیح تر قول کے مُطابِق حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ کے ساتھ رشتۂ اِزْدِواج میں منسلک تھیں۔ ہجرت کے تیسرے سال **مَدِیۡنَۃُ الۡمُنَوَّرَہ** زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا سے تقریباً تین۳ میل کے فاصلے پر واقع اُحُد کے میدان میں مسلمانوں اور کفّار کے درمیان جو عظیم معرکہ بپا ہوا حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے بھی پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہم راہی میں سفر کرکے حق و باطِل کے اس عظیم معرکے میں شرکت کی سعادت حاصِل کی اور کفر کی گردنیں کاٹ کر عَلَمِ اسلام کو بلند فرماتے ہوئے جامِ شہادت نوش فرمایا۔[1]

نِرالی دُعا

حضرتِ سیِّدُنا سَعد بن ابو وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ فرماتے ہیں کہ اُحُد کے روز حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے مجھ سے فرمایا: کیوں نہ ہم بارگاہِ رَبُّ الۡعِزّت میں دُعا کریں؟ پھر یہ دونوں حضرات تنہا ایک گوشے میں چلے گئے۔

1...المواهب اللدنية، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذكر ازواجه الطاهرات...الخ، ۱/ ۴۱۰، ملتقطًا.

والمستدرك للحاكم، كتاب معرفة الصحابة رضی الله تعالى عنهم، ذكر ام المؤمنين زينب بنت خزيمة العامرية رضی الله تعالى عنها، ۵/ ۴۳، الحديث: ۶۸۸۳، مختصرًا.

حضرت سیِّدُنا سَعْد بن ابو وقاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے دُعا کی: اے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ! کل جب قومِ کفّار سے ہمارا آمنا سامنا ہو تو مجھے سخت جنگ جُو اور غیظ وغضب سے بھرپور شخص ملے، پھر میں تیری راہ میں اُس سے لڑوں وہ مجھ سے لڑے، انجام کار مجھے اس کے مقابلے میں کامیابی عطا فرما حتی کہ میں اسے قتل کر دوں اور اس کا مال غنیمت لے لوں۔ حضرتِ عبد اللہ بن جحش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے اٰمین کہی۔ پھر حضرتِ عبد اللہ بن جحش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے دُعا کی: اے مالِک ومولیٰ عَزَّوَجَلَّ! کل ایسے شخص سے میری مڈھ بھیڑ (آمنا سامنا) ہو جو سخت جنگ جُو اور غیظ وغضب سے بھرپور ہو، میں تیری راہ میں اس سے لڑوں اور وہ مجھ سے لڑے، بالآخر وہ مجھ پر غالب آئے، میرا ناک (اور کان) کاٹ ڈالے اور کل جب میں تجھ سے مِلوں تَو، تُو فرمائے: اے عبد اللہ! تیرا ناک اور کان کس وجہ سے کاٹے گئے؟ میں عرض کروں: مولیٰ! تیری اور تیرے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی راہ میں۔ اس پر تُو اِرشاد فرمائے: "**صَدَقْتَ** تُو نے سچ کہا۔"

(یہ واقعہ بیان فرمانے کے بعد) حضرتِ سیِّدُنا سَعْد بن ابو وقاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے (اپنے بیٹے سے) فرمایا: اے بیٹے! عبد اللہ بن جحش کی دُعا میری دُعا سے بہتر تھی، میں نے انہیں دن کے آخری پَہَر دیکھا کہ ان کے کان اور ناک دھاگے میں پِرو کر لٹکائے گئے ہیں۔[1]

---

1 ...السنن الکبری للبیہقی، جماع ابواب الانفال، باب السلب للقاتل، ۶/۵۰۱، الحدیث: ۱۲۷۶۹.

جذبۂ شہادت

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! آپ نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن جَحْش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا جذبۂ شہادت ملاحظہ کیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، **اللہ** ورسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی راہ میں تن من دھن قربان کرنے کے عملی مبلغ تھے بلکہ سب صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا ہی یہ معمول تھا کہ وہ دِینِ اسلام کی خاطر کسی بھی قسم کی قربانی سے دَریغ نہیں کیا کرتے تھے، کاش! صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے اس جذبۂ صادِق کے صَدْقے ہمیں ایسی توفیق نصیب ہو کہ ہم کسی بھی پریشانی و مصیبت کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں ہمہ تن مصروف رہیں، ہمارا لفظ لفظ کلمۂ حق کا بیان ہو اور رُوئیں رُوئیں سے عشقِ رسول آشکارا ہو، اے کاش! ایسا جذبہ نصیب ہو کہ دین کی خاطر جان کی بازی لگانے سے بھی دَریغ نہ کریں، کیونکہ

ع شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مؤمن
نہ مالِ غنیمت نہ کِشْوَر کُشائی [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کاشانۂ نبوی میں...

حضرتِ سیِّدنا عبد اللہ بن جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کے بعد حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ خُزَیْمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نِکاح تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ

---

[1] ... کلیاتِ اقبال، ص ۴۳۲.

نبوت وولایت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ہوا۔ مروی ہے کہ جب سرکارِ رسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں نِکاح کا پیغام دیا تو انہوں نے اپنا مُعَامَلہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سپرد کر دیا پھر حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے نِکاح فرمالیا اور ساڑھے 12 اُوْقِیَہ مہر نِکاح مقرر فرمایا۔[1]

تعارف سیدتنا زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ خُزَیْمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بہت کم عرصہ سرکارِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبتِ بافیض میں بسر کیا ہے کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نِکاح کے چند ماہ بعد ہی ان کا انتقال ہو گیا تھا، اس لئے کُتُبِ سیرت و تاریخ میں بہت کم آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے احوال کا ذکر ملتا ہے، اس کمی ذکر کے باوجود آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی عَظَمت کا ستارہ بہت بلند نظر آتا ہے جس کے چند حسین گوشے آپ نے ملاحظہ کئے، اب آیئے! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نام و نسب اور خاندان کے حوالے سے بھی چند ابتدائی باتوں سے متعارف ہو جایئے، چنانچہ

نام و نسب

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا اسمِ گرامی زینب اور والِد کا نام خُزَیْمہ ہے۔ آپ رَضِیَ

---

[1] ...الطبقات الکبرٰی، ذکر ازواج رسول اللہ رضی اللہ عنہن، ۴۱۳۳-زینب بنت خزیمة رضی اللہ عنہا، ۸/۹۱.

اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کا نسب اس طرح ہے: ”**خُزَیۡمَة بن حارث بن عبد اللّٰه بن عَمْرو بن عبدِ مناف بن هلال بن عامر بن صَعۡصَعَة بن مُعَاويه بن بکر بن هوازن بن منصور بن عِکۡرَمَة بن خصفة بن قيس بن عيلان[1] بن مُضَر**“[2]

رسولِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسب کا اِتِّصال

حضرتِ مُضَر میں جا کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کا نسب رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نسب شریف سے مل جاتا ہے۔ حضرتِ مُضَر **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے 18 ویں جدِّ محترم (دادا جان) ہیں۔

معزز ترین خاتون

ایک قول کے مطابق آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کی اَخیافی (ماں شریک) بہن ہیں[3] اس قول کے مطابق اگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کا خاندانی پس منظر ملاحظہ کیا جائے تو اس میں بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کو سعادت دَرْ سعادت حاصِل تھی کیونکہ اس اعتبار سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا، ہند بنتِ عوف کی بیٹی ہیں اور ہند بنتِ عوف وہ خاتون ہیں جن کے بارے میں مشہور تھا کہ یہ سسرالی رشتوں کے اعتبار سے سب سے معزز خاتون ہیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کی دو۲ بیٹیاں حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ

---

1 ...عيون الاثر في فنون المغازي والسير، ذكر ازواجه...الخ، زينب بنت خزيمة، ۲/۳۹۶.

2 ...نسب قريش، ولد معد بن عدنان، ص۷.

3 ...شرح الزرقاني على المواهب، المقصد الثاني، الفصل الثالث، زينب ام المساكين...الخ، ۴/۴۱۶.

خُزَیْمہ اور حضرتِ سیِّدَتُنا میمونہ بنتِ حارِث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا تو سیِّدِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت سے مُشَرَّف ہوئیں کہ جب حضرت زینب بنتِ خُزَیْمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا انتقال ہو گیا اس کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے نکاح فرمایا اور دیگر بیٹیاں بھی معزز ترین افراد کے نِکاح میں تھیں، چنانچہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا حضرتِ سیِّدُنا عبّاس اور حضرتِ سیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا نیز حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق، حضرتِ سیِّدُنا عَلِیُّ المرتضٰی، حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن ابو طالِب اور حضرتِ سیِّدُنا شَدّاد بن ہاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُم جیسے عمائدینِ اسلام بھی ان کے دامادوں میں شامِل ہیں۔[1]

اَلْاَخَوَاتُ الْمُؤْمِنَات

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ خُزَیْمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو خاندانی اعتبار سے ایک یہ شرف بھی حاصِل ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا اُن چار عظیم بہنوں کی اَخواتی (ماں شریک) بہن ہیں جن کو حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اَلْاَخَوَاتُ الْمُؤْمِنَات کا دل نشین لقب عطا فرمایا ہے، وہ چار بہنیں مُندرجہ ذیل ہیں:

- اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا مَیْمُوْنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا۔
- اُمِّ فضل حضرتِ سیِّدَتُنا لُبَابہ بنتِ حارِث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا۔
- حضرتِ سیِّدَتُنا سلمٰی بنتِ عُمَیْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا۔

---

1 ...اسد الغابۃ، حرف اللام، ۷۲۵۲-لبابۃ بنت الحارث، ۷/ ۲۴۶، بتغیر قلیل.

حضرتِ سیِّدَتُنا اَسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیّدتنا زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی پاکیزہ حیات کے چند نمایاں پہلو

- آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا، حُضُور سیِّد المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجۂ مُطَہَّرَہ اور اُمُّ المؤمنین (تمام مؤمنوں کی امی جان) ہیں۔
- غریبوں و مسکینوں پر شفقت واحسان کی بدولت زمانۂ جاہلیت میں ہی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو اُمُّ المساکین کے دِل نواز خِطاب سے پکارا جانے لگا تھا۔[2]
- ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُنَّ میں حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے عِلاوہ صرف آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا ہی ہیں جنھوں نے سرکارِ رسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ مُبارکہ میں انتقال کیا[3] اور حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِنہیں دفن فرمایا۔[4]
- ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُنَّ میں صرف آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی نمازِ جنازہ خود پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ادا فرمائی کیونکہ جب

---

1. ...معرفة الصحابة لابي نعيم، باب السين، ۳۹۰۴-سلمى بنت عميس الخثعمية، ۶/۳۳۵۴، الحديث: ۷۶۷۶.
2. ... السيرة الحلبية، باب ذكر ازواجه وسراريه، ۳/۴۴۶.
3. ... الاستيعاب فى معرفة الاصحاب، محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم، ۱/۴۵.
4. ... الطبقات الكبرىٰ، ذكر ازواج رسول الله، ۴۱۳۳-زينب بنت خزيمة، ۸/۹۲.

حضرتِ سیّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا انتقال ہوا تھا اس وقت تک نمازِ جنازہ کا حکم نہیں آیا تھا۔[1]

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا اُن خواتین میں سے ہیں جنہوں نے اپنی جانیں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے ہبہ کر دی تھیں اور ان کے بارے میں اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے یہ آیت نازِل فرمائی:

تُرۡجِیۡ مَنۡ تَشَآءُ مِنۡهُنَّ وَ تُـٔۡوِیۡۤ اِلَیۡكَ مَنۡ تَشَآءُ ؕ وَ مَنِ ابۡتَغَیۡتَ مِمَّنۡ عَزَلۡتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡكَ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جسے چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو اور جسے تم نے کِنارے کر دیا تھا اسے تمہارا جی چاہے تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں۔ (پ۲۲، الاحزاب: ۵۱)

چنانچہ بخاری شریف میں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے رِوایَت ہے، فرماتی ہیں کہ میں ان عورتوں پر غیرت کرتی تھی جو اپنی جانیں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بخش دیتی تھیں۔ میں کہتی تھی: کیا عورت اپنی جان بخشتی ہے؟ پھر جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ (مذکورہ بالا) آیت اُتاری تو میں نے عرض کیا کہ میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ربّ کو نہیں دیکھتی مگر وہ آپ کی خواہش پوری کرنے میں جلدی فرماتا ہے۔[2]

1... فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۳۶۹.

2... صحیح البخاری، کتاب التفسیر، سورۃ الاحزاب، باب [ترجی من تشاء...الخ]، ص۱۲۱۷، الحدیث: ۴۷۸۸.

شرحِ حدیث

مفسر شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی اس حدیث شریف کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ حضرتِ اُمُّ المؤمنین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا) کا عقیدہ یہ تھا:

ع خُدا کی رِضا چاہتے ہیں دو عالَم
خُدا چاہتا ہے رِضائے **مُحَمَّد**

لہٰذا اگر حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہم جیسے گنہگاروں کو ربّ (عَزَّوَجَلَّ) سے بخشوانا چاہیں تو ربّ تعالیٰ ضرور بَخْش دے گا کیونکہ وہ حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی رِضا چاہتا ہے:

ع تُو جو چاہے تو ابھی مَیل مِرے دِل کے دُھلیں
کہ خُدا دِل نہیں کرتا کبھی مَیلا تیرا

خَیال رہے کہ چند عورتوں نے اپنے کو حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر پیش کیا ہے: (۱)...**مَیمُونہ**

(۲)...**اُمِّ شریک**

(۳)...**زینب بنتِ خُزَیمہ**

(۴)...**خَولہ بنتِ حکیم** (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُنَّ)۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ... مراٰۃ المناجیح، بیویوں سے بَرتاوا، پہلی فصل، ۵/ ۹۵.

سفرِ آخرت

رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علمی ورُوحانی فیضان سے فیض یاب ہوتے ہوئے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیدار کے شربت سے اپنی آنکھوں کو سیراب کرتے ہوئے سرکارِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت میں آنے کے آٹھ ماہ بعد ربیع الآخر چار ہجری میں 30 برس کی عمر پاکر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے سفرِ آخرت کا آغاز فرمایا۔ ایک قول یہ ہے کہ سرکارِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت میں آنے کے بعد صرف دو یا تین ماہ حیات رہیں۔ رسولِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور جَنَّتُ الْبَقِیْع میں دفن فرمایا۔[1]

حجرۂ سیِّدَتُنا زینب بنتِ خُزَیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ خُزَیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی وفات کے بعد جب سیِّدُ الْاَنبیاء، محبوبِ کبریاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے عقدِ نِکاح فرمایا تو انہیں حضرتِ زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے حجرے میں ٹھہرایا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...شرح الزرقانی علی المواہب، المقصد الثانی، الفصل الثالث، زینب ام المساکین... الخ، ٤/٤١٨، بتغیر قلیل.

2 ...امتاع الاسماع، فصل فی ذکر من بنی... الخ، واما بیوتہ، ۱۰/۹۳.

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ خُزَیْمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کی سیرتِ پاک کے چند روشن پہلو آپ نے ملاحظہ کئے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کو کثیر انعامات سے نوازا تھا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کو ایسا دِل عطا فرمایا تھا جو غریبوں و مسکینوں کی محبت سے لبریز تھا اور اس صفت میں امتیازی شان کی وجہ سے ہی آپ کو اُمُّ المساکین کہہ کر پکارا جاتا تھا۔ آپ کی سیرتِ مُبارَکہ کو مشعلِ راہ بناتے ہوئے ہمیں بھی فقرا اورمساکین کے ساتھ مہربانی واحسان کے ساتھ پیش آنا چاہئے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول میں قرآن وسنّت پر عمل کرنے اور اَسلافِ کِرام کے نُقُوشِ قدم پر چلنے کا ذہن دیا جاتا ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ! اس مَدَنی ذہن کو اِسلامی بہنیں قبول کرتی ہیں اور آئے دن ایسی مَدَنی بہاریں رُونُما ہوتی ہیں کہ نیکیوں میں سبقت اور شرعی پردے کا ذہن نہ رکھنے والیاں نیکوکار اور پردہ دار بن جاتی ہیں۔ ترغیب کے لئے ایک مَدَنی بہار یہاں بیان کی جاتی ہے، چنانچہ

میں نے مَدَنی برقع کیسے اپنایا...؟

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** کے مطبوعہ 32 صَفْحات پر مشتمل رِسالے ''**بدنصیب دُولہا**'' صَفْحہ 19 پر ہے: باب المدینہ (کراچی) کی ایک اِسلامی بہن کی تحریر کا خلاصہ ہے کہ میں پہلے بہت زیادہ فیشن ایبل تھی، فون کے ذریعے غیر مردوں سے دوستی کرنے میں بڑا لطف آتا، آس پڑوس کی شادیوں میں رسمِ مہندی کے موقع پر مجھے خاص طور پر بُلایا جاتا، وہاں میں دوسری لڑکیوں

کو ڈانس اور ڈانڈیا سکھاتی تھی، ایک سے بڑھ کر ایک گانے مجھے زبانی یاد تھے۔ آواز چونکہ اچھی تھی اس لئے مجھ سے گانا سنانے کی فرمائش کی جاتی۔ (وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہ)

ویسے میں کبھی کبھار نماز بھی پڑھ لیتی اور رمضان المبارک میں روزے بھی رکھ لیتی تھی۔ بدقسمتی سے گھر میں T.V بہت دیکھا جاتا تھا جس کی وجہ سے میں گناہوں سے بچ نہیں پاتی تھی۔ مجھے نعتیں پڑھنے کا شوق تو تھا مگر فضول مَشَاغِل کی وجہ سے نہ پڑھ پاتی۔ ایک بار ربیع النّور شریف کی شام نمازِ مَغْرِب کے بعد میرے بڑے بھائی گھر آئے ان کے ہاتھ میں تین۳ کیسٹ تھے جن میں امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا سنّتوں بھرا کیسٹ بیان بنام **"قبر کی پہلی رات"** بھی تھا۔ میں نے جب اس بیان کو سنا تو مجھے جھٹکا تو لگا مگر میں گناہوں کے دَلْدَل میں اس قدر پھنسی ہوئی تھی کہ مجھ میں کوئی خاص تبدیلی نہ آئی، اتنا فرق ضرور پڑا کہ گناہوں کا اِحساس ہونے لگا۔ ایک دن پڑوس میں **دعوتِ اسلامی** کی ذمہ دار اسلامی بہنوں نے بسلسلہ گیارہویں شریف **اجتماعِ ذکرو نعت** کا اِہْتِمام کیا۔ امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے سنّتوں بھرے کیسٹ بیان سننے کی بَرَکت سے میں نے زندگی میں پہلی بار اجتماعِ ذکرو نعت میں جانے کا اِرادہ کیا۔ مگر وہاں جانے کے لئے بھی خُوب میک اپ کر کے جدید فیشن کا لباس پہنا۔ اجتماعِ ذکرو نعت میں ایک اسلامی بہن نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا، جس نے میرے دِل پر بڑا اثر کیا۔ بیان کے بعد غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان میں امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا لکھا ہوا کلام **"یا غوث! بُلالو مجھے بغداد بُلالو"** پڑھا گیا۔ اس کلام

کو سن کر میری دل کی دنیا زَیر و زَبر ہو گئی۔ یوں میرا دعوتِ اسلامی کے اجتماعات میں جانے کا سلسلہ بن گیا اور کچھ ہی عرصہ میں مَدَنی برقع پہننے کی سَعادت بھی پانے لگی۔ آج میں **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر مَدَنی کاموں کی دُھومیں مَچانے کے لئے کوشاں ہوں۔

»»»»»»...«•»...««««««

انسان کے تین۳ دشمن

حضرت سیدنا یحییٰ بن معاذ رازی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں کہ انسان کے تین۳ دشمن ہیں:

.....دنیا.....شیطان.....نفس.....

لٰہذا دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر کے، شیطان کی مخالفت کر کے اور نفس کی خواہشات ترک کر کے اس سے محفوظ رہے۔ [احیاء علوم الدین، کتاب ریاضۃ النفس، بیان الطریق الذی یعرف بہ الانسان...الخ، ۳/۸۴]

سیرتِ حضرت اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا امام مَجۡدُ الدِّین محمد بن یعقوب فیروز آبادی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡہَادِی نقل فرماتے ہیں کہ مصر میں ایک نیک وپارسا شخص تھا جسے ابو سعید خیّاط کہا جاتا تھا۔ وہ لوگوں سے ملتا جلتا تھا نہ ان کی محفلوں میں شریک ہوتا۔ پھر اچانک اس نے پابندی کے ساتھ حضرتِ ابنِ رشیق عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ اللَّطِیۡف کی محفل میں حاضر ہونا شروع کر دیا۔ اس پر لوگوں کو حیرانی ہوئی اور انہوں نے آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے اس کی وجہ دریافت کی۔ فرمایا: مجھے خواب میں سرکارِ رسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیدارِ پُرانوار کی سعادت حاصِل ہوئی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ابنِ رشیق کی محفل میں حاضِر ہوا کرو کیونکہ وہ اس میں مجھ پر کثرت سے دُرُود پڑھتا ہے۔ (لہٰذا میں نے حُضُور سرورِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمانِ گوہر بار پر عمل کرتے ہوئے ان کی مجلس میں حاضِر ہونا شروع کر دیا۔)

پھر جب حضرتِ ابنِ رشیق عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ اللَّطِیۡف کا انتقال ہوا تو انہیں خواب میں اچھی حالت میں دیکھا گیا۔ پوچھا گیا: "بِمَ اُوۡتِیۡتَ ھٰذَا؟ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو یہ انعامات ملنے کا سبب کیا بنا؟" فرمایا: "بِکَثۡرَۃِ صَلَاتِیۡ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم محبوبِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنا۔"[1]

---

1 ... الصلات والبشر، الباب الرابع، الآثار الواردۃ فی فضائل... الخ، ص ۱۶۵.

ع وِرد کُن ہر دَم دُرودِ پاک را
شاد کُن بَر خود شہِ لولاک را
تابیابید قطرہ از بحرِ کرم
محو سازد جملہ عصیاں و جرم [1]

(یعنی ہر دَم دُرودِ پاک کا وِرد کر کر کے شہِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خود سے خوش کر کہ اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بحرِ کرم سے ایک قطرہ بھی نصیب ہو گیا تو وہ تمام گناہ اور جرم مٹادے گا۔)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قبولِ اسلام اور واقعاتِ ہجرت

دنیا تباہی کے کنارے...

دِل ودماغ پر کفر وجہالت کی تاریکیاں چھاچکی تھیں، قبیلوں اور مختلف افراد کے سینوں میں ایک دوسرے کے خِلاف نفرت وعداوت کی آگ بھڑک رہی تھی جس کی وجہ سے قتل وغارت گری کا بازار گرم تھا۔ نیز جہالت وبے وقوفی نے لوگوں کی عقلوں پر کچھ ایسے پردے ڈال رکھے تھے کہ وہ اپنے خالِقِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت سے منہ موڑ کر اپنے بنائے ہوئے باطِل معبودوں کی پوجا پاٹ میں مصروف تھے۔ زِناکاری جیسے اَخلاق سوز جَرائم کا ایسے کھلے عام اِرتِکاب ہوتا تھا کہ گویا یہ گناہ ہی نہ ہوں۔ عورتوں سے حقوقِ زندگی چھین لیے گئے تھے، ظلم کی

[1]... شفاء القلوب، ص۱۹۵.

حد یہ تھی کہ چھوٹی چھوٹی بے گناہ بچیوں کو زندہ دَرگور (دفن) کر دیا جاتا تھا الغرض اس طرح کے کئی انسانیت سوز جرائم کی وجہ سے دنیا تباہی کے کنارے پہنچی ہوئی تھی اور بلکتی ہوئی انسانیت کسی نجات دِہَنْدَہ (نجات دینے والے) کے انتظار میں تھی۔

آفتابِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کرنیں

ایسے میں خالِقِ کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ نے انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے اس عظیم ہستی کو مبعوث فرمایا جنہیں اس نے سب سے پہلے پیدا فرمایا اور جن کے لیے یہ کائنات کی رونقیں سجائیں۔ آفتابِ رسالت، ماہتابِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سرچشمہ رُشْد و ہدایت ہونے کی حیثیت سے فرشِ گیتی پر جلوہ افروز ہوئے اور لوگوں کو خُدائے واحِد عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کی طرف بُلانے لگے۔ بہت جلد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور کی کرنوں سے کفر و گمراہیت اور الحاد و بے دینی کی گھٹاٹوپ (سخت تاریک) رات کا خاتمہ ہوا اور دنیا میں توحید و رسالت اور ایمان کے نور سے مُنَوَّر ایک نئے سویرے نے طلوع کیا۔ جو لوگ سب سے پہلے آفتابِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور کی کرنوں سے مُنَوَّر ہوئے اور کفر و گمراہیت کی اُس تاریک رات میں صبحِ صادِق[1] کی طرح روشنی کی پہلی کرن بن کر چمکے ان میں سے ایک حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ ہِند بنتِ ابواُمَیَّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا اور دوسرے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے شوہرِ نامدار حضرتِ سیِّدُنا ابو سلمہ عبد اللہ

---

1 ...وہ روشنی جو جانبِ مشرق اس جگہ ظاہر ہوتی ہے جہاں سے آفتاب طلوع ہونے والا ہو اور بڑھتی جاتی ہے یہاں تک کہ تمام آسمان پر پھیل جاتی ہے اور زمین پر اُجالا ہو جاتا ہے۔

بن عَبْدُ الْاَسَد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی ہیں۔ ان دونوں مبارک ہستیوں نے اسلام کے ابتدائی دنوں میں ہی اس کی حقانیت کو پہچانا اور مُشرَّف بہ اسلام ہو کر اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ کی فہرِست میں شامل ہو گئے جن کے بارے میں اللہ ربُّ العزّت کا فرمانِ عظمت نشان ہے:

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۰۰﴾ (پ۱۱، التوبۃ: ۱۰۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور سب میں اگلے پہلے مُہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو (پیروی کرنے والے) ہوئے اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور اُن کے لئے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ گیارہویں نمبر پر اسلام لانے کی سعادت سے مُشرَّف ہوئے۔ (1)

مسلمانوں پر کفار کے مظالم

عامۂ کُتُبِ سیرت کے مُطابِق شروع شروع میں پوشیدہ طور پر دعوتِ اسلام دی جاتی رہی اور پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رازداری کے ساتھ دینِ اسلام کی تبلیغ فرماتے رہے کیونکہ اس وقت تک اعلانیہ دعوت کا حکم نہیں آیا تھا۔

1 ...شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد الاول، ذکر اول من امن... الخ، ۱/ ۴۵۸.

چند برسوں بعد جب اس کا حکم آیا اور سیّدِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اعلانیہ طور پر اسلام کی دعوت دینے لگے اور کھلم کھلا جاہلیت کی بُرائیوں کا ردّ فرمانے لگے تو جاہلیت کی فضاؤں میں پروان چڑھنے والوں کو یہ بات سخت ناگوار گزری اور وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مخالفت پر کمربستہ ہوگئے۔ یہاں سے مسلمانوں کی ایذا رسانیوں کا ایک طویل سلسلہ شروع ہوا اور کفار و مشرکین نے اسلام کے فدائیوں پر ظلم و ستم کے وہ وہ پہاڑ ڈھائے کہ دھرتی کا کلیجہ کانپ کر رہ گیا، آیئے! ان مظالم کی مختصر روداد حضرتِ علّامہ عبد المصطفیٰ اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے قلم سے ملاحظہ کیجئے اور راہِ خدا میں پیش آنے والی ہر مصیبت و پریشانی کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنے کا ذہن بنایئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”کفارِ مکہ نے ان غرباء مسلمین پر جور وجفا کاری کے بے پناہ اندوہناک مظالم ڈھائے اور ایسے ایسے روح فرساء اور جاں سوز عذابوں میں مبتلا کیا کہ اگر ان مسلمانوں کی جگہ پہاڑ بھی ہوتا تو شاید ڈگمگانے لگتا۔ صحرائے عرب کی تیز دھوپ میں جب کہ وہاں کی ریت کے ذرات تَنُّور کی طرح گرم ہو جاتے، ان مسلمانوں کی پشت کو کوڑوں کی مار سے زخمی کرکے اس جلتی ہوئی ریت پر پیٹھ کے بل لٹاتے اور سینوں پر اتنا بھاری پتھر رکھ دیتے کہ وہ کروٹ نہ بدلنے پائیں، لوہے کو آگ میں گرم کرکے ان سے ان مسلمانوں کے جسموں کو داغتے، پانی میں اس قدر ڈبکیاں دیتے کہ ان کا دم گھٹنے لگتا، چٹائیوں میں ان مسلمانوں کو لپیٹ کر ان کی ناکوں میں دھواں دیتے جس سے سانس لینا مشکل ہو جاتا اور وہ

کرب و بے چینی سے بدحواس ہو جاتے۔"[1]

اسلام پر استقامت...!!

لیکن یہ تمام تکلیفیں اور یہ تمام مظالم سہنے کے باوجود ان شمعِ رسالت کے پروانوں کے پائے ثبات میں ذرہ برابر لرزش نہ آئی۔ **سُبْحٰنَ اللّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ! یہ کیسا استقلال تھا اور کیسی استقامت تھی کہ چاروں طرف سے کفر و شرک کی تُند و تیز آندھیوں میں گِھرے ہوئے ہونے کے باوجود اپنے ایمان کی شمع کو بجھنے نہ دیا...!! اس کا تذکِرہ کرتے ہوئے حضرت علّامہ عبد المصطفٰی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: "خدا کی قسم! شرابِ توحید کے ان مستوں نے اپنے استقلال واستقامت کا وہ منظر پیش کر دیا کہ پہاڑوں کی چوٹیاں سر اُٹھا اُٹھا کر حیرت کے ساتھ ان بلاکَشانِ اسلام (اسلام کی راہ میں مصیبتیں برداشت کرنے والوں) کے جذبۂ استقامت کا نظارہ کرتی رہیں۔ سنگدل، بے رحم اور درندہ صفت کافروں نے ان غریب و بے کس مسلمانوں پر جبر واِکْرَاہ اور ظلم و ستم کا کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا مگر ایک مسلمان کے پائے استقامت میں بھی ذرہ برابر تَزَلْزُل نہیں پیدا ہوا اور ایک مسلمان کا بچہ بھی اسلام سے منہ پھیر کر کافِر و مرتد نہیں ہوا۔"[2]

ہجرت حَبَشَہ کا پسِ منظر

ان ناقابلِ برداشت مظالم کی وجہ سے مسلمانوں کے لئے **مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ**

---

1 ...سیرتِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، تیسرا باب، مسلمانوں پر مظالم، ص۱۱۸.

2 ...المرجع السابق، ص۱۱۷.

زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا میں زندگی گزارنا مشکل ہو جاتا ہے اور وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اپنی مادرِ وطن سے ہجرت کر جانے پر مجبور ہو جاتے ہیں، چنانچہ روایت کا خلاصہ ہے کہ جب سرزمینِ مکہ (اپنی تمام تر کشادگی کے باوجود) مسلمانوں پر تنگ ہو گئی، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فدائیوں کو طرح طرح کی اذیتوں سے دوچار کیا گیا اور انہیں مصیبتوں وبلاؤں میں گرفتار کیا گیا تو رسولِ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں جانِبِ حَبَشَہ ہجرت کر جانے کا فرمایا کہ "**اِنَّ بِاَرۡضِ الۡحَبَشَۃِ مَلِکاً لَا یُظۡلَمُ اَحَدٌ عِنۡدَہٗ فَالۡحَقُوۡا بِبِلَادِہٖ حَتّٰی یَجۡعَلَ اللّٰہُ لَکُمۡ فَرَجًا وَّمَخۡرَجًا مِمَّا اَنۡتُمۡ فِیۡہِ** سرزمین حبشہ میں ایسا (عادِل) بادشاہ ہے جس کے ہاں کسی پر ظُلْم نہیں کیا جاتا، تم لوگ اس کے ملک میں چلے جاؤ حتی کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہارے لئے کشادگی اور ان مصائب سے نکلنے کا راستہ بنادے جن میں تم مبتلا ہو۔"[1]

ہجرت

رسولِ کریم، رَءُوۡفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِجازت پا کر اعلانِ نبوت کے پانچویں سال، رَجَبُ الۡمُرَجَّب کے مہینے میں 11 مرد اور 4 عورتوں نے جانبِ حَبَشَہ ہجرت کی۔[2] ان مُہاجرینِ حَبَشَہ کی صف میں حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا اور آپ کے شوہرِ نامدار حضرتِ سیِّدُنا ابو سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ

---

1 ...السنن الكبرى للبيهقي، كتاب السير، باب الاذن بالهجرة، ۹/۱۶، الحديث: ۱۷۷۳۴.

2 ...المواهب اللدنية، المقصد الاول، هجرته صلى الله عليه وسلم، ۱/۱۲۵.

بھی شریک تھے۔[1]

حَبَشَہ کی زندگی

سرزمینِ حَبَشَہ مسلمانوں کے لئے بہت امن و سکون کی جگہ ثابت ہوئی اور مسلمان بِلاخوف وخطر خدا تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہو گئے۔ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا حبشہ کے پر سکون ماحول سے متعلق فرماتی ہیں: "ہمیں اپنے دین کے حوالے سے اطمینان و سکون حاصل ہوا اور ہم نے اس طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کی کہ نہ ہمیں تکلیف دی جاتی اور نہ ہم کوئی ناپسندیدہ بات سنتے۔"[2]

مکہ واپسی اور ہجرتِ مدینہ

کچھ عرصے بعد حضرتِ ابو سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (اپنی زوجہ محترمہ حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو لے کر) مکہ واپس آ گئے یہاں پہنچ کر جب دوبارہ کفارِ قریش کی اذیتوں سے دوچار ہوئے نیز مدینہ شریف میں انصار کے ایمان لانے کی خبر بھی ملی تو اس کی طرف ہجرت کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔[3] ہجرت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرتِ علامہ ابو محمد عبد الملک بن ہشام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام نقل فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا ابو سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مدینہ شریف کی طرف ہجرت کا پختہ ارادہ کیا تو اونٹ پر کجاوہ باندھا اور حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ

---

1. ...شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد الاول، الھجرۃ الاولی الی الحبشۃ، ۱/ ۵۰۴.
2. ...مسند احمد، مسند عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، ۱/ ۵۴۶، الحدیث: ۱۷۶۶.
3. ...السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، الجزء الثانی، ذکر المھاجرین الی المدینۃ، ۱/ ۸۵.

اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور اپنے فرزند حضرت سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو کجاوے میں سوار کیا پھر انہیں لئے ہوئے اونٹ کی نکیل پکڑ کر چل پڑے۔ جب حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے میکے والوں بنو مُغیرہ نے انہیں دیکھا تو وہ آئے اور کہنے لگے: تمہیں تو ہم نہیں روک سکتے لیکن ہمارے خاندان کی اس لڑکی کے بارے میں تم کیا چاہتے ہو؟ ہم کیوں اسے تمہارے پاس چھوڑ دیں کہ تم اسے شہر بہ شہر لئے پھرو؟ یہ کہہ کر انہوں نے اونٹ کی نکیل کو ان سے چھین لیا اور حضرتِ اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ان سے علیحدہ کر دیا۔ اس پر حضرتِ ابو سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے خاندان بنو عبد الاسد کے لوگوں کو طیش آ گیا اور انہوں نے غضب ناک ہو کر کہا: بخدا! جبکہ تم نے اُمِّ سلمہ کو اس کے شوہر سے علیحدہ کر دیا ہے جو ہمارے خاندان میں سے ہیں تو ہم ہرگز ہرگز ابو سلمہ کے بیٹے سلمہ کو اس کے پاس نہیں رہنے دیں گے کیونکہ وہ بچہ ہمارے خاندان کا ایک فرد ہے۔ پھر ان میں حضرتِ ابوسلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بیٹے سلمہ کو لے کر چھینا جھپٹی ہوئی بالآخر بنو عبد الاسد والے اسے لے کر چلے گئے اور حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بنو مغیرہ کے لوگوں نے اپنے پاس روک لیا۔ مگر حضرت ابو سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ہجرت کا ارادہ ترک نہیں کیا بلکہ بیوی اور بچہ دونوں کو چھوڑ کر تنہا مدینہ شریف چلے گئے۔

حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا شوہر اور بچے کی جدائی پر ہر صبح وادیٔ مکہ میں بیٹھ کر رونا شروع کر دیتیں اسی طرح تقریباً ایک سال کا عرصہ گزر گیا۔ ایک دن

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا ایک چچا زاد بھائی آپ کے پاس سے گزرا اور آپ کا حال دیکھ کر اس کو آپ پر رحم آیا اور اس نے بنو مغیرہ کو سمجھاتے ہوئے کہا: تم نے اس مسکینہ کو اس کے شوہر اور بچے سے کیوں جدا کر رکھا ہے اور اسے کیوں نہیں جانے دیتے...!! بالآخر بنو مغیرہ نے اس پر رضا مند ہوتے ہوئے حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے کہا: اگر چاہو تو اپنے شوہر کے پاس چلی جاؤ۔ پھر حضرت ابو سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے خاندان والوں نے بچے کو حضرتِ اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے سپرد کر دیا۔ حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا بچے کو گود میں لے کر اونٹ پر سوار ہوئیں اور تنہا جانب مدینہ روانہ ہو گئیں۔ جب تنعیم کے مقام پر پہنچیں تو حضرتِ عثمان بن طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے ملاقات ہو گئی، انہوں نے کہا: اے ابو اُمَیَّہ کی بیٹی! کہاں کا ارادہ ہے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے جواب دیا کہ میں اپنے شوہر کے پاس مدینہ جا رہی ہوں۔ انہوں نے کہا: تمہارے ساتھ کوئی دوسرا نہیں ہے؟ فرمایا: بخدا! میرے ساتھ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اور میرے اس بچے کے سوا کوئی نہیں؟ یہ سن کر حضرتِ عثمان بن طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے کہا: **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں تمہیں اس طرح تنہا نہیں چھوڑ سکتا۔ یہ کہہ کر انہوں نے اونٹ کی مہار اپنے ہاتھ میں لی اور پیدل چلتے ہوئے آگے بڑھے۔ حضرتِ اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا فرماتی ہیں: خدائے ذُوالجلال کی قسم! میں نے عرب کے کسی شخص کو حضرت عثمان بن طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے زیادہ شریف نہیں پایا کہ وہ جب کسی منزل پر پہنچتے، اونٹ کو بٹھاتے پھر مجھ سے دُور ہٹ جاتے۔ جب میں نیچے اتر جاتی تو آ کر اونٹ

لے جاتے، اس سے کجاوہ اتار کر کسی درخت کے ساتھ باندھتے اور پھر دُور جا کر کسی درخت کے نیچے لیٹ جاتے۔ جب روانگی کا وقت قریب ہوتا تو اونٹ کے پاس جا کر اسے آگے بڑھاتے، اس کی پیٹھ پر کجاوہ باندھتے اور پھر دُور جا کر کہتے: سوار ہو جائیے۔ جب میں سوار ہو کر درست ہو کر بیٹھ جاتی تو آ کر اس کی مہار پکڑ کر چلنے لگتے حتی کہ اگلی منزل پر پہنچ جاتے۔ اس طرح کرتے کرتے مجھے مدینہ تک پہنچا دیا، جب قبا کے مقام میں واقع بنی عَمْرو بن عوف کا گاؤں نظر آیا تو وہ وہاں سے یہ کہہ کر مکہ واپس چلے گئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے برکت کی امید پر گاؤں میں داخل ہو جاؤ، تمہارا شوہر اسی گاؤں میں ہے۔[1] اس طرح حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی بہ خیریت مدینہ منورہ پہنچ گئیں۔ کچھ عرصے بعد دیگر مسلمان اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لے آئے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جلوؤں سے اس کے در و دیوار جگمگانے لگے اور جو مسلمان پہلے سے ہی مدینہ شریف میں موجود تھے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد سے ان کے دل فرحت و سرور سے بھر گئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اسلام کی تعمیر و ترقی اور ترویج و اشاعت میں مَردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں نے بھی خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اس کی راہ میں آنے والی ہر مصیبت و پریشانی کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ مذکورہ واقعہ

---

1 ...السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، الجزء الثانی، ذکر المھاجرین الی المدینۃ، ۱/ ۸۵.

اس کی واضح دلیل ہے، ذرا غور تو کیجئے! ایک ماں سے جب اس کا بچہ چھین لیا جائے اور شوہر بھی قریب موجود نہ رہے تو یہ اس کے لئے کس قدر صبر آزما اور جاں سوز گھڑی ہوگی...؟ لیکن اس سب کے باوجود زبان پر حرفِ شکایت نہ آنے دینا بلکہ دل میں بھی شکوہ کو جگہ نہ دینا اور یہ تمام مصیبتیں اور پریشانیاں سہنے کے باوجود راہِ اسلام پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہنا یقیناً بہت بڑی قربانی ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ امت کی ان عظیم ماؤں کے صدقے ہمیں بھی اپنے تن من دھن سے دین اسلام کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم.

غزوۂ بدر و اُحد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کفارِ بد اطوار کی اِسلام دشمنی اس حد تک بڑھی ہوئی تھی کہ مسلمانوں کے **مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ** زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا **ہجرت** کر آنے کے باوجود بھی وہ اپنی سفاکانہ حرکتوں سے باز نہ آئے، ہمیشہ مسلمانوں کی ایذا رسانی کے درپے رہتے اور مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مِٹانے کے لئے کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑتے۔ جس کے نتیجے میں ہجرت کے دوسرے سال مدینہ مُنَوَّرہ سے تقریباً 80 میل کے فاصلے پر واقع بدر کے مقام پر اور پھر اس کے ایک سال بعد تین۳ ہجری میں مدینہ مُنَوَّرہ سے تقریباً تین۳ میل کے فاصلے پر واقع اُحُد کے میدان میں حق و باطِل کی عظیم جنگیں ہوئیں جن میں کفار کو منہ کی کھانی پڑی، اِسلام کا سورج بلند ہوا اور کفر ذلیل و رسوا ہوا۔

اسلام و کفر کے ان دو۲ عظیم معرکوں میں شاہِ خیر الانام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہمراہی میں حضرت ابو سلمہ عبد اللہ بن عبد الاسد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بھی سفر کر کے شرکت کی سعادت حاصِل کی اور انتہائی شجاعت و بہادری اور جواں مردی سے کفار کا مقابلہ کرتے ہوئے کفر کو پاؤں تلے روند کر پرچم اسلام بلند سے بلند فرمایا۔ مروی ہے کہ اُحُد کے کارزار (جنگ) میں دشمنوں کو تہ تیغ کرتے ہوئے حضرت سیِّدنا ابو سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ خود بھی زخمی ہو گئے، ایک ماہ تک عِلاج مُعَالجہ کرتے رہے حتی کہ صحّت یاب ہو گئے۔[1]

نرالی وفا

شب و روز یوں ہی گزرتے رہے کہ ایک دن حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حضرت ابو سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کہا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ جب کسی عورت کا خاوند فوت ہو جائے اور وہ میاں بیوی دونوں جنتی ہوں، اس کے بعد وہ عورت کسی سے شادی نہ کرے تو اللہ ربُّ الْعِزّت دونوں کو جنّت میں جمع فرمائے گا۔ اسی طرح جب عورت مر گئی اور اس کے بعد اس کا خاوند زندہ رہا۔

لہٰذا آؤ! عہد کریں کہ تم میرے بعد شادی نہیں کرو گے اور میں تمہارے بعد۔ اس پر حضرت ابو سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: تم میری ایک بات مانو گی؟ حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: میں جب بھی آپ سے مشورہ کرتی ہوں اس میں میرا ارادہ آپ کی اِطاعت کا ہی ہوتا ہے۔ یہ سن کر حضرت ابو سلمہ

1 ...شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجه...الخ، ٤/٣٩٨.

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے فرمایا: پھر ایسا کرو کہ جب میں وفات پا جاؤں تو تم دوسری شادی کرلینا۔ اس کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے بارگاہِ الٰہی میں اس طرح دُعا کی: ''اَللّٰھُمَّ ارْزُقْ اُمَّ سَلَمَۃَ بَعْدِیْ رَجُلًا خَیْرًا مِّنِّیْ لَا یُحْزِنُھَا وَ لَا یُؤْذِیْھَا الٰہی! اُمِّ سلمہ کو میرے بعد مجھ سے بہتر شوہر عطا فرما جو اسے غم زدہ کرے نہ تکلیف دے۔''[1]

سیِّدُنا ابو سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کا لشکر

مُحَرَّمُ الْحَرام چار ہجری میں ناگہاں **مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ** زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا میں یہ خبر پہنچی کہ سلمہ بن خُوَیْلِد اور طلحہ بن خُوَیْلِد مدینہ مُنَوَّرہ پر چڑھائی کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔ جس پر شاہِ خیر الانام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی پسپائی کے لئے حضرت ابو سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی سرکردگی میں 150 مُہاجِرین و انصار کو روانہ فرمایا لیکن جب انہیں مسلمانوں کے اس لشکر کی خبر ہوئی جو ان کی سرکوبی کے لئے بھیجا گیا تھا تو بہت سے اونٹ اور بکریاں چھوڑ کر بھاگ گئے جنہیں مسلمان مُجاہِدین نے مالِ غنیمت بنالیا اور لڑائی کی نوبت ہی نہیں آئی۔[2]

سیِّدُنا ابو سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کا انتقال

وہ زخم جو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ کو اُحُد کے میدان میں کفار کو نیست و نابود

---

1 ...الطبقات الکبریٰ، ذکر ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۴۱۳۰-ام سلمۃ، ۸/۷۰.

2 ...شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد الاول، کتاب المغازی، سریۃ ابی سلمۃ...الخ، ۲/۴۷۲، ملخصاً.
سیرتِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، نواں باب، سریہ ابو سلمہ، ص۲۸۸، بتغیرِ قلیل.

کرتے ہوئے پہنچا تھا اگرچہ مُنۡدَمِل ہوچکا تھا لیکن اس سفر سے واپسی پر وہ پھر ہَرا ہو گیا جس کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ ایک بار پھر بستر علالت پر دراز ہو گئے۔ اس بار جاں بر نہ ہو سکے اور کچھ عرصہ اسی طرح گزار کر آٹھ ۸ جمادی الاخریٰ چار ۴ ہجری میں دارِ فنا (دنیا) سے دارِ بقا (آخرت) کی طرف کوچ فرمایا۔[1]

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری

نظر، رُوح کے پیچھے جاتی ہے...

سیِّدِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جب حضرتِ ابو سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے انتقال کی اِطّلاع ہوئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے، دیکھا کہ ان کی آنکھیں کھلی ہوئی ہیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دستِ اقدس سے ان کی آنکھیں بند فرما دیں اور فرمایا: روح جب قبض کر لی جاتی ہے تو نظر اس کے پیچھے جاتی ہے۔[2]

شرح فرمان مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حُضُور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمانِ عظیم کی وضاحت کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا ملا علی قاری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡبَارِی فرماتے ہیں کہ روح جب جسم سے جدا ہوتی ہے تو نظر بھی اس کی پیروی کرتے ہوئے چلی جاتی ہے لہٰذا

---

1 ...شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازوجه...الخ، ۴/۳۹۸.

2 ... صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب فی اغماض المیت...الخ، ص۳۳۰، حدیث۹۲۰.

آنکھ کھلی رہنے سے فائدہ کچھ نہیں ہوتا۔[1] اس لئے انہیں فوراً بند کر دینا چاہئے۔

اہلِ خانہ کی آہ و بُکا

پھر جب حضرت ابو سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ کے گھر والوں نے غم و اندوہ کے سبب آہ و بُکا شروع کی تو حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا کہ اپنے متعلق خیر ہی کی دُعا کرنا کیونکہ فِرِشتے تمہارے کہے پر اٰمِیۡن کہتے ہیں۔[2]

مغفرت کی دُعا

پھر بارگاہِ رَبُّ الْاَنَام میں دُعا کرتے ہوئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عرض کیا: "**اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَۃَ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْہُ فِیْ عُقْبِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْلَنَا وَلَہٗ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَافْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ** الٰہی! ابو سلمہ کی بخشش فرما، ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا درجہ بلند فرما، پسماندگان میں اس کا بہتر بدل عطا فرما، اے ربِّ العٰلمین! ہماری اور اس کی مغفرت فرما، اس کی قبر کشادہ فرما دے اور اِس کے لئے اُس میں روشنی و نور پیدا فرما۔"[3]

میت پر رونا برا نہیں مگر...!!

خیال رہے کہ مَیِّت پر رونا برا نہیں مگر نوحہ کرنا حرام اور جہنّم میں لے جانے

1... مرقاۃ المفاتیح، کتاب الجنائز، باب ما یقال عند من حضرہ الموت، الفصل الاول، ۴/۷۷، تحت الحدیث: ۱۶۱۹.

2... صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب فی اغماض المیت... الخ، ص۳۳۰، حدیث ۹۲۰.

3... المرجع السابق.

والا کام ہے، نوحہ کرنے والیوں کا عذاب بیان کرتے ہوئے رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِرشاد فرماتے ہیں: نوحہ کرنے والیوں کی قیامت کے دن جہنم میں دو صفیں بنائی جائیں گی، ایک صف جہنمیوں کے دائیں طرف، دوسری بائیں طرف۔ وہ جہنمیوں پر یوں بھونکتی رہیں گی جیسے کتے بھونکتے ہیں۔[1]

نوحہ کے معنی اور حکم

نوحہ یعنی میت کے اوصاف (خوبیاں) مبالغہ کے ساتھ (خوب بڑھا چڑھا کر) بیان کر کے آواز سے رونا جس کو بین (بھی) کہتے ہیں بِالْاِجماع حرام ہے۔ یوہیں واویلا، وَا مُصِیْبَتَاہ (ہائے مصیبت) کہہ کر چِلّانا۔[2]

مصیبت پر صبر

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! انسان کی موت اس کے پسماندگان کے لئے بہت ہی صبر آزما مرحلہ ہوتا ہے، بڑے بڑے دل گردے والے اس وقت جامے سے باہر آجاتے ہیں لہٰذا ایسے مواقع پر زبان کو قابو میں رکھنا اور صبر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دینا نہایت ہی اجر و ثواب کا باعث ہوتا ہے۔ یاد رکھئے! بے صبری سے کام لینے اور زبان کے بے قابو ہونے سے صبر کا اجر و ثواب برباد اور انسان طرح طرح کے گناہوں میں تو مبتلا ہو سکتا ہے مگر مرنے والا پلٹ کر نہیں آسکتا۔

---

1 ... المعجم الاوسط، باب المیم، من اسمہ محمد، ۴/۶۶، الحدیث ۵۲۲۹.

2 ... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۴۹۶.

ع آنکھیں رو رو کے سُجانے والے
جانے والے نہیں آنے والے[1]

مصیبت میں بہتر عوض پانے کا نسخہ

اس لئے مصیبت میں واویلا کرنے کے بجائے اپنے اسلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی سیرتِ طیبہ پر عمل کرتے ہوئے صبر سے کام لے کر اجر و ثواب کمانا چاہیے نیز ربّ تعالٰی کی بارگاہ میں بہتر بدل عطا کئے جانے کی دُعا کرنی چاہیے کہ سرکارِ ذی وقار، محبوبِ ربِّ غفار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اصحاب رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو اسی کی تلقین فرمائی اور اسی پر عمل کا حکم فرمایا ہے چنانچہ حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے رِوایت ہے، فرماتی ہیں کہ رحمتِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب بھی کسی مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ وہی کہے جس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حکم فرمایا ہے کہ ”اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِىْ فِىْ مُصِيْبَتِىْ وَاَخْلِفْ لِىْ خَيْرًا مِّنْهَا ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا (لوٹ کر جانا) ہے۔ الٰہی! مجھے میری مصیبت میں اجر دے اور اس کا بہتر بدل عطا فرما۔“

تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بہتر بدل عطا فرماتا ہے۔

حضرتِ اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں: جب حضرتِ ابو سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا انتقال ہوا تو میں بولی کہ حضرتِ ابو سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے بہتر کون

[1]... حدائق بخشش، حصہ اوّل، ص۱۶۰۔

مسلمان ہوگا کہ وہ توپہلے گھر والے ہیں جنہوں نے سرکارِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف (مَدِیۡنَۃُ الۡمُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا) ہجرت کی...!! پھر میں نے یہ دُعا کہہ ہی لی چنانچہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے ان کے عوض رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عطا فرمائے۔[1]

شرحِ حدیث

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡحَنَّان حدیثِ مذکورہ بالا کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں: یہ عمل بڑا مُجرَّب (تَجْرِبہ شدہ) ہے۔ فوت شدہ میت اور گم شدہ چیز سب پر پڑھا جائے لیکن جس گمی چیز کے ملنے کی امید ہو اس پر رَاجِعُوْنَ تک پڑھے اور جس سے مایوسی ہو چکی ہو اس پر پورا پڑھے، مگر ضروری یہ ہے کہ زبان پر یہ الفاظ ہوں اور دل میں صبر۔

نیز حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کے فرمان "ابو سلمہ سے بہتر کون مسلمان ہو گا" کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (آپ کی) نگاہ میں ان خصوصیات (یعنی سب سے پہلے مدینہ شریف کی طرف ہجرت کرنے) کے لحاظ سے ابو سلمہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ) جزوی طور پر سب سے بہتر تھے اس لیے آپ نے یہ خیال کیا لہٰذا حدیث پر اعتراض نہیں ہو سکتا کہ خُلَفائے راشِدین تو ابو سلمہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ) سے افضل تھے۔ یعنی ایمان کہتا تھا کہ اس دُعا کی برکت سے مجھے ان سے بہتر خاوند ملے گا مگر عقل و سمجھ کہتی تھی ناممکن ہے میں نے عقل کی نہ مانی

[1] ... صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب ما یقال عند المصیبۃ، ص ۳۲۹، الحدیث: ۹۱۸.

ایمان کی مانی اور دُعا پڑھ لی اس کی برکت سے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نِکاح میں آئی جن پر لاکھوں ابو سلمہ قربان۔[1]

رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نکاح

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت سے مُشرَّف ہونا وہ عظیم نعمت ہے کہ کروڑوں نعمتیں اس پر قربان کی جاسکتی ہیں۔کس قدر خوش بخت ہیں وہ عظیم ہستیاں جو اس نعمت سے بہرہ ور ہوئیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت میں آکر امت کے تمام مؤمنین کی مائیں کہلائیں۔ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی اس عظیم نعمت سے سرفراز ہوئیں جس کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ حضرتِ اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی عدت ختم ہونے کے بعد پہلے حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو پیامِ نکاح دیا لیکن آپ نے انکار کر دیا پھر حضرتِ سیِّدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پیامِ نکاح دیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے انہیں بھی انکار کر دیا۔ اس کے بعد سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی شخص[2] کے ذریعے پیغام بھجوایا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے جواباً

1... مراٰۃ المناجیح، باب مرنے والے کو تلقین، پہلی فصل، ۲/ ۴۴۵۔

2... صحیح مسلم شریف کی روایت کے مطابق یہ شخص حضرتِ سیِّدُنا حاطِب بن ابوبلتعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تھے۔[صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب ما یقام عند المصیبۃ، ص ۳۲۹، الحدیث: ۹۱۸] اور بیہقی کی روایت کے مطابق یہ شخص حضرتِ سیِّدِنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تھے۔[السنن الکبریٰ، کتاب النکاح، باب الابن یزوجھا اذا کان عصبۃ...الخ، ۷/ ۲۱۲، الحدیث: ۱۳۷۵۲] **وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم**

عرض کیا: **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قاصِد کو خوش آمدید! آپ بار گاہِ رِسالت مآب عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضِر ہو کر میری طرف سے عرض کیجئے: (یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! آپ کا پیغام سر آنکھوں پر لیکن عرضِ حال یہ ہے کہ) میں رشک ناک عورت ہوں (یعنی ازواجِ مُطَہَّرات سے شکر رنجی کا خیال ہے) اور عیال دار ہوں اور میرا کوئی ولی موجود نہیں۔" قاصِد (پیغام رساں) نے بار گاہِ رِسالت میں حاضِر ہو کر گزارشِ احوال کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کہلا بھیجا: جہاں تک تمہارے اس قول کا تَعَلُّق ہے کہ "میں عیال دار ہوں۔" اس سلسلے میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تمہارے بچوں کو کافی ہو گا اور یہ قول کہ "میں غیرت مند خاتون ہوں۔" اس کے لئے میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کروں گا کہ وہ تمہاری غیرت دُور فرمادے اور جہاں تک تمہارے اولیا[1] کی بات ہے تو موجود و غیر موجود میں سے کوئی بھی اسے ناپسند نہیں کرے گا۔ جب حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا تک یہ پیغام پہنچا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے اپنے بیٹے حضرتِ عُمَر بن ابو سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے

---

1 ...ولی کی جمع۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ولی کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اصطلاحِ فقہ میں ولی اس عاقِل بالغ شخص کو کہتے ہیں جسے دوسرے کی جان یا مال پر مخصوص قدرت یعنی "اتھارٹی" حاصل ہو۔ بہارِ شریعت میں ہے: "ولی وہ ہے جس کا قول دوسرے پر نافذ ہو، دوسرا چاہے یا نہ چاہے۔" [پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۳۵۸] تفصیل کے لئے بہارِ شریعت جلد دُوُم صفحہ 42 تا 52 اور پردے کے بارے میں سوال جواب صفحہ 357 تا 360 کا مطالعہ فرمائیے۔

فرمایا: اے عمر! اُٹھو اور رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ میرا نکاح کر دو۔[1]

نکاح کی تاریخ اور رہائش گاہ

چار ہجری جبکہ ماہِ شَوَّالُ الْمُکَرَّم کے ختم ہونے میں دس روز باقی تھے تب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی عدت ختم ہوئی اور یہ مہینہ ختم ہونے سے چند شب پہلے ہی پیارے وکریم آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے نکاح فرما لیا۔[2] اور اس مبارک حجرے میں ٹھہرایا جہاں پہلے حضرتِ زینب بنتِ خُزَیۡمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا رہائش پذیر تھیں کیونکہ اس وقت ان کا انتقال ہو چکا تھا۔[3]

حق مہر

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، دو عالَم کے مالِک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو دو ۲ چکیاں، دو ۲ مٹی کے گھڑے اور کھجور کی چھال سے بھرا ہوا چمڑے کا ایک تکیہ بطورِ حق مہر عطا فرمایا۔[4] حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اتنے سامان کے عوض حضرتِ اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے نکاح فرمایا جس کی قیمت دس درہم بنتی تھی۔[5]

---

1 ...الطبقات الکبریٰ، ذکر ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۴۱۳۰-ام سلمة...الخ، ۸/ ۷۱.
2 ...المرجع السابق، ص۶۹ .
3 ...المرجع السابق، ص۷۳ .
4 ...المرجع السابق، ص۷۱ .
5 ...مسند ابی یعلی، مسند ثابت البنانی عن انس، ۳/ ۱۲۹، الحدیث: ۳۳۸۵ .

نجاشی کے دربار سے واپس آیا ہوا تحفہ

پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شاہِ حَبَشہ حضرتِ نجاشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لئے بطورِ تحفہ کچھ مال ومتاع روانہ فرمایا لیکن ان تک یہ تحفہ پہنچنے سے پہلے ہی ان کا انتقال ہوگیا اور وہ مال ومتاع واپس آگیا پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس میں سے تھوڑا بہت ازواج مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کو عطا فرمانے کے بعد باقی سب حضرتِ ام سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو عطا فرمادیا چنانچہ حضرتِ اُمِّ کلثوم بنتِ ابو سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ جب احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے نکاح کیا تو ان سے فرمایا: میں نے نجاشی کی طرف ایک حُلّہ اور چند اُوْقِیہ[1] مشک بھیجا ہے، میرا نہیں خیال کہ یہ چیزیں اس کے پاس پہنچنے تک وہ زندہ رہے گا اور یہ اسے ملیں گی بلکہ مجھے واپس کردی جائیں گی۔ جب وہ مجھے واپس کردی جائیں تو وہ تیرے لئے ہیں۔ راوی فرماتے ہیں: جیسا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا کہ (حضرت نجاشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ انتقال کرگئے اور) آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تحفہ واپس کردیا گیا پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کو ایک ایک اُوْقِیہ مشک عطا فرمائی اور باقی سارا مشک اور حُلّہ حضرتِ اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو عطا فرمادیا۔[2]

---

1 ... اہلِ عرب کا ایک وزن۔

2 ... مسند احمد، مسند القبائل، حدیث ام کلثوم ... الخ، ۱۱/۲۴۳، الحدیث: ۲۸۰۳۶.

شادی کی رات کھانا پکانا

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بہت ہی باہمت، بلند حوصلہ، محنت کش اور ہنر مند خاتون تھیں، پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نکاح کے بعد گھر میں قدم رکھتے ہی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھا اور عالی ہمت و حوصلے اور سلیقہ شعاری و ہنر مندی کا ثبوت دیتے ہوئے انہیں نبھانے میں مصروف ہو گئیں۔ مروی ہے کہ جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا گھر میں داخل ہوئیں تو وہاں مٹی کا گھڑا، چکی، پتھر کی ہانڈی اور دیگچی پڑی ہوئی نظر آئی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے گھڑے اور دیگچی کے اندر جھانکا تو گھڑے میں جَو اور دیگچی میں تھوڑا سا گھی پڑا ہوا تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے جَو لے کر پیسے، پھر پتھر کے برتن میں انہیں گوندھا اور گھی لے کر سالن کے طور پر لگایا۔ فرماتی ہیں کہ شادی کی رات یہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اہلیہ کا کھانا تھا۔[1]

بہترین راہِ عمل

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے اس طرزِ حیات سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ تن آسانی و آرام پسندی کی خواہاں نہ ہوتی تھیں بلکہ اس سے کوسوں دُور اور گھریلو کام کاج میں

---

1 ...الطبقات الکبریٰ، ذکر ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۴۱۳۰-ام سلمۃ...الخ، ۸/۷۳.

مصروف رہا کرتی تھیں۔ ساتھ ہی ساتھ رسولِ خدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھنا اور پھر بڑھ چڑھ کر ربّ تبارَکَ وَتَعَالٰی کی عِبادت بھی کرنا وہ ممتاز وَصف ہیں جو ان کے عالی وبلند مقام و مرتبہ کو مزید ارفع و اعلیٰ کر دیتے ہیں اور اس سے ان کی شخصیت مزید نکھر کر سامنے آتی اور بعد والوں کے لئے بہترین راہِ عمل فراہم کرتی ہیں۔ اے کاش! امت کی ان عظیم ماؤں کے صدقے ہم سے بھی سستی و کاہلی دُور ہو جائے اور ہم محنت و جفاکشی اور عِبادت گزاری جیسے اعلیٰ اوصاف کی بہترین مثال بن جائیں۔

اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم.

تعارف حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! گزشتہ صفحات میں آپ نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی سیرت کے چند ابواب ملاحظہ کئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے جس صبر واستقامت اور عزم واستقلال کے ساتھ مصائب وآلام برداشت کئے اور اپنے پائے ثبات میں لغزش نہ آنے دی، وہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے جس کی روشنی میں چل کر ہم منزلِ مقصود (ربّ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا) پانے کے سلسلے میں کامیابی سے ہم کنار ہو سکتے ہیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس سے بہرہ ور فرمائے۔ **اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم. آیئے! اب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے نام ونسب اور خاندان وغیرہ کے حوالے سے سیرت کی چند ابتدائی اور بنیادی باتیں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

نام و نسب

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا نام **ھِند** ہے، والِد کا نام **حُذَیْفَه یا سُھَیل** اور کنیت **ابو اُمَیَّه** ہے اور والِدہ کا نام **عاتِکه** ہے۔[1] والِد کی طرف سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا نسب اس طرح ہے: "**ابو اُمَیَّه بن مُغِیْرہ بن عبد اللّٰہ بن عمر بن مخزوم بن یَقِظَه بن مُرَّہ بن کَعْب بن لُؤَیّ**"[2] اور والِدہ کی طرف سے یہ ہے: "**عاتِکه بنتِ عامِر بن رَبِیْعَه بن مالِک بن خُزَیْمَه بن عَلْقَمَه بن فِراس بن غَنْم بن مالِک بن کِنانه**۔"[3]

رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسب کا اِتّصال

حضرتِ **مُرَّہ بن کَعْب** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا میں جا کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا نسب رسولِ خدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نسب شریف سے مل جاتا ہے حضرتِ **مُرَّہ** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ، پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتویں جدِّ محترم ہیں۔

کنیت

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی کنیت **اُمِّ سَلَمَه** ہے اور آپ نام کے بجائے کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔

---

1 ...الاصابة، ١٢٠٦٥-ام سلمة بنت ابی امية، ٨/٤٥٥، ملتقطًا.

2 ...الجوهرة فی نسب النبی واصحابه العشرة، ازواجه صلی اللّٰه عليه وسلم، ٢/٦٥.

3 ...المستدرك للحاكم، كتاب معرفة الصحابة، خطبة النجاشی علی نكاح ام حبيبة، ٥/٢٢، الحديث: ٦٨٢٥.

خاندانی اور نسبی شرافتیں

خاندانی اور نسبی حوالے سے بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو بہت بلند مقام و مرتبہ حاصل ہے چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا عرب کے سب سے معزز قبیلے قریش کی شاخ **بنی مخزوم** کی چشم و چراغ تھیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے والِد **ابو اُمَیَّہ حُذَیفہ بن مُغِیرہ** ان تین۳ افراد میں سے تھے جنہیں ان کی سخاوت کی بنا پر "**زَادُ الرَّاکِب** مُسافِر کا توشہ" کہا جاتا تھا۔ **لِسَانُ الْعَرَب** میں ہے کہ یہ جب سفر پر نکلتے اور اِن کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہو لیتے تو نہ وہ زادِ سفر ساتھ لیتے اور نہ اُنہیں دورانِ سفر آگ جلانے کی حاجت پیش آتی بلکہ یہ اُن سب کو خوراک سے بے پرواہ کرنے کے لئے کافی ہوتے۔[1] اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے چچا ابو عثمان ہشام بن مُغِیرہ دَورِ جاہلیت میں سردار تھے ان کی اطاعت کی جاتی تھی اور انہیں "**فَارِسُ الْبَطْحَاء** بطحا کا شہ سوار" کہہ کر پکارا جاتا تھا۔[2]

شرفِ اسلام

ان اخلاقی و معاشرتی خوبیوں کے عِلاوہ قبولِ اسلام میں بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے خاندان کے کئی افراد نے سبقت کی اور سرکارِ نامدار، دو عالَم کے مالِک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحابیت سے مُشَرَّف ہو کر دونوں جہان کی بھلائیوں کے حق دار ہوئے۔ بہ نظرِ اختصار یہاں ان میں سے چند کے صرف نام

---

1 ...لسان العرب، باب الزاء، تحت اللفظ "زود"، ۳/۱۷۱۱.

2 ...امتاع الاسماع، فصل فی ذکر اصھارہ، اصھارہ من قبل ام سلمۃ، ۶/۲۲۰.

اور مختصر ذکر کیا جاتا ہے:

حضرت مُہَاجِر بن ابواُمَیَّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ: یہ حضرتِ اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کے سگے بھائی ہیں۔ ان کا نام ولید تھا رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے ناپسند فرمایا اور بدل کر مُہَاجِر رکھ دیا۔[1]

حضرتِ عبد اللّٰہ بن ابواُمَیَّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ: یہ حضرتِ اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کے باپ شریک بھائی ہیں۔ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی عاتکہ بنتِ عَبۡدُ الۡمُطَّلِب کے بیٹے ہیں۔[2]

حضرتِ زُہَیر بن ابواُمَیَّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ: یہ بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کے بھائی ہیں۔

حضرتِ عامر بن ابواُمَیَّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ: حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کے بھائی ہیں، فتح مکہ کے سال ایمان قبول کیا۔[3]

حضرتِ قریبہ بنتِ ابواُمَیَّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا: حضرتِ اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کی بہن ہیں۔

حضرتِ خالِد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ: حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کے چچازاد بھائی ہیں، دَورِ جاہلیت میں قریش کے سرداروں میں سے تھے، رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کو سَیۡفُ اللّٰہ

---

1 ...اسد الغابة، ٥١٣٤-المهاجر بن ابی امية، ٥/٢٦٥.

2 ...المرجع السابق،، ٢٨٢٠-عبد اللہ بن ابی امية بن المغيرة، ٣/١٧٦.

3 ...المرجع السابق، ٢٦٨٢-عامر بن ابی امية، ٣/١١٥.

کا خطاب دیا۔ حضرتِ سیّدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے دورِ خلافت میں 21ہجری میں وفات ہوئی۔[1] بہت عظیم شخصیت ہیں۔

رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قرابت داری

یہ شرف بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو حاصل ہے کہ سیّدِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے خاندان میں بہت قریبی قرابت داری پائی جاتی تھی چنانچہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی **عاتِکہ بنتِ عَبۡدُ الۡمُطَّلِب**، حضرتِ اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے والد **ابو اُمَیَّہ بن مُغِیرہ** کی زوجیت میں تھی[2] اس لحاظ سے یہ حضرتِ اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی سوتیلی والِدہ ہوئیں۔

...حکمتِ عملی اور مُعَاملہ فہمی

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی بے شمار صِفاتِ عالیہ میں ایک صفت ذہانت اور فراست کا کمال بہت نمایاں ہے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا عقل و دانائی، حکمتِ عملی اور معاملہ فہمی کا بہترین نمونہ تھیں، صلح حدیبیہ کے واقعے میں اس کی ایک جھلک نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ اس صلح کا مختصر واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ ذُوالۡقَعۡدَۃُ الۡحَرَام چھ ہجری کو پیارے پیارے آقا، مکی مَدَنی

---

1 ...الاکمال، حرف الخاء، فصل فی الصحابة، ٢١٦-خالد بن الولید، ص٢٩.

2 ...الجوھرة فی نسب النبی واصحابه العشرة، عماته صلی الله علیه وسلم، ٢/٤٩.

مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ عبد اللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو **مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ** زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا پر خلیفہ مقرر فرمایا اور چودہ سو (1400) سے زائد صحابۂ کِرَام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو اپنے ساتھ لے کر عمرہ کرنے کے لئے **مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ** زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی طرف روانہ ہوئے، اس سفر میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجہ مُطَہَّرہ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھیں، (1) جب حُدَیبیہ کے مقام پر پہنچے تو کفارِ مکہ آڑے آئے اور مسلمانوں کو مکہ میں داخل ہونے سے روک دیا، پھر کفار اور مسلمانوں کے درمیان صلح کا ایک معاہدہ طے پایا جسے تاریخ میں صلح حدیبیہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ معاہدے کے مطابق...

- دس سال تک لڑائی موقوف رہے گی اور لوگ امن میں رہیں گے۔
- اہلِ مکہ میں سے جو کوئی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس چلا آئے اسے واپس کر دیا جائے گا لیکن آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اصحاب رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے اگر کوئی مکہ چلا جائے تو اہلِ مکہ اسے واپس نہیں کریں گے۔
- قبائلِ عرب کو اختیار ہو گا کہ وہ فَرِیْقَین میں سے جس کے ساتھ چاہیں دوستی کا مُعاہدہ کر لیں۔

---

(1) ...المواھب اللدنیة، المقصد الاول، صلح الحدیبیة، ۱/۲۶۶، ملتقطًا.

- اس سال مسلمان بغیر عمرہ کئے ہی لوٹ جائیں گے البتہ آیندہ سال آئیں گے اور صرف تین۳ دن مکہ میں ٹھہریں گے۔
- سوائے تلوار کے دوسرا کوئی ہتھیار نہیں لائیں گے اور تلواریں بھی نیاموں میں رکھیں گے۔(1)

جب مُعَاہدہ لکھا جاچکا تو رسولِ نامدار، شہنشاہِ ابرار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا: ”**قُوْمُوْا فَانْحَرُوْا ثُمَّ احْلِقُوْا** اُٹھو اور قربانیاں پیش کر کے سر منڈاؤ۔“(2) لیکن (عمرہ ادا نہ کر پانے کی وجہ سے) یہ شمعِ رسالت کے پروانے اس درجہ دم بخود ہو کر سوچ بچار میں مصروف تھے کہ انہیں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمان کی خبر ہی نہ ہو پائی یا انہوں نے اسے رخصت پر محمول کیا کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں احرام کھول دینے کی اجازت عطا فرمائی ہے لیکن آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بذاتِ خود احرام میں ہی رہیں گے،(3) لہٰذا ان میں سے کوئی بھی نہ اُٹھا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین۳ مرتبہ اسے دہرایا پھر حضرتِ اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے مسلمانوں کے اس حال کا ذکر کیا۔ اس پر حضرتِ اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے رائے پیش کی کہ **یَا نَبِیَّ اللہ**

---

1 ...الكامل في التاريخ، سنة ست من الهجرة، ذكر عمرة الحديبية، ٢/٩٠، ملتقطًا.

2 ... صحيح البخاري، كتاب الشروط، باب الشروط في الجهاد...الخ، ص٧٠٨، الحديث: ٢٧٣١.

3 ...فتح الباري، كتاب الشروط، باب الشروط في الجهاد والمصالحة مع اهل الحرب...الخ، ٥/٤٢٥، تحت الحديث: ٢٧٣١، ملتقطًا.

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر آپ پسند فرمائیں تو ایسا کیجئے کہ باہر تشریف لے جائیے، کسی سے کچھ مت فرمایئے اور خود اپنے قربانی کے جانور ذَبح فرما دیجئے پھر حجام کو بلا کر حلق کروالیجئے۔[1] گویا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنی فہم و فراست سے یہ بات جان لی تھی کہ صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو قربانیاں کرنے اور حلق کروانے (سر منڈانے) سے کس چیز نے روک رکھا ہے؟ اسی لئے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے قربانی کے جانور ذَبح کرنے اور حلق کروانے کا مشورہ دیا تا کہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ذہنوں سے یہ احتمال دُور ہو جائیں اور وہ تعمیلِ حکم میں جلدی کریں چنانچہ روایت میں ہے کہ پیارے آقا، دوعالم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایسا ہی کیا۔ جب مسلمانوں نے یہ بات دیکھی تو وہ اُٹھ کھڑے ہوئے، قربانیاں دیں اور ایک دوسرے کا حلق کرنے کے لئے یوں بھاگ دوڑ مچی کہ اِزْدِحام کی وجہ سے آپس میں لڑائی جھگڑے کا خطرہ محسوس ہونے لگا۔[2]

مَدَنی پھول

حضرت سیِّدنا علامہ احمد بن علی بن حجر عسقلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس میں مشورہ کرنے کی فضیلت، صاحبِ فضل و کمال عورت سے مشورہ کرنے کا جواز، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی فضیلت اور آپ رَضِیَ

---

1 ...صحیح البخاری، کتاب الشروط، باب الشروط فی الجهاد والمصالحة مع اهل الحرب...الخ، ص٧٠٨، الحدیث: ٢٧٣١، ملخصًا.

2 ...المرجع السابق.

اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی حکمت و دانائی کا بیان ہے حتی کہ امامُ الحَرَمَیْن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بارے میں فرمایا: سوائے حضرتِ اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ہم کسی ایسی خاتون کے بارے میں نہیں جانتے جس کی رائے ہمیشہ درست ثابت ہوئی ہو۔[1]

...فقہ میں مہارت

عقل و دانائی اور رائے کی پختگی کے ساتھ ساتھ عِلْمِ فقہ میں بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو غیر معمولی مہارت حاصل تھی کیونکہ فطری ذہین تو آپ تھیں ہی اس پر رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فیضِ صحبت...!! اس نے سونے پر سہاگے کا کام کیا جس سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا مرتبہ صفِ صحابہ میں بہت بلند ہو گیا اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا شمار ان صحابیات میں ہونے لگا جنہیں شرعی احکام و قوانین کی ماہِر سمجھا جاتا تھا۔ حضرت سیِّدنا امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''**كَانَتْ تُعَدُّ مِنْ فُقَهَاءِ الصَّحَابِيَاتِ** آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو فُقَہا (یعنی شرعی احکام و قوانین کی ماہر) صحابیات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ میں شمار کیا جاتا تھا۔''[2] آیئے! اب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی چند مسائل ملاحظہ کیجئے:

---

1 ...فتح الباری، کتاب الشروط، باب الشروط فی الجهاد والمصالحة مع اهل الحرب...الخ، ٥/٤٢٦، تحت الحدیث: ٢٧٣١، ملتقطًا.

2 ...سیر اعلام النبلاء، ٢٠-ام سلمة ام المؤمنین، ٢/٢٠٣.

سیّدتنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے سوالات

ایامِ عدت میں سرمے کا استعمال

جب حضرت اُمِّ حکیم بنتِ اُسید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے والِد کا انتقال ہوا اس وقت ان کی والِدہ کی آنکھوں میں تکلیف تھی اور وہ جِلَاء کا سرمہ لگاتی تھیں۔ انہوں نے اپنی کنیز کو اس کا حکم معلوم کرنے کی غرض سے اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں بھیجا۔ اس نے حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال عرض کیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ارشاد فرمایا: یہ سرمہ مت لگاؤ مگر جب اور چارۂ کار نہ ہو اور سخت تکلیف ہو تو رات کے وقت لگاؤ اور دن میں دھو ڈالو۔ [1]

عدت کے چند احکام

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ روایت عورت کے عدت کے دنوں سے متعلق ہے۔ آج کل عورتوں کی جانب سے طلاق کے مُطالبات زوروں پر ہیں، لیکن اس پر کیا کہیے کہ مسلمانوں کی اکثریت اس کے احکامات سے بے بہرہ ہے، اسلامی تعلیمات سے روشناسی نہ ہونے کے برابر ہے، جہالت و بے عملی کا دور دورہ ہے یہی وجہ ہے کہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں عدت گزارنے کی بھی ذرا پروا نہیں کی جاتی۔ واضح رہے کہ ہر عاقلہ بالغہ مسلمان عورت جو موت یا طلاقِ بائن کی

---

1 ...سنن ابی داود، کتاب الطلاق، باب فیما تجتنب... الخ، ص ۳۶۹، الحدیث: ۲۳۰۵.

عدت میں ہو اس پر سوگ واجب ہے۔[1] سوگ کے یہ معنٰی ہیں کہ زینت کو ترک کرے یعنی ہر قسم کے زیور چاندی سونے جواہر وغیرہا کے اور ہر قسم اور ہر رنگ کے ریشم کے کپڑے اگرچہ سیاہ ہوں، نہ پہنے اور خوشبو کا بدن یا کپڑوں میں استعمال نہ کرے اور نہ تیل کا استعمال کرے اگرچہ اس میں خوشبو نہ ہو جیسے روغن زیتون اور کنگھا کرنا اور سیاہ سرمہ لگانا۔ یوہیں سفید خوشبودار سرمہ لگانا اور مہندی لگانا اور زعفران یا کسم یا گیرو کا رنگا ہوا یا سرخ رنگ کا کپڑا پہننا منع ہے ان سب چیزوں کا ترک واجب ہے۔ یوہیں پڑیا کا رنگ گلابی، دھانی، چمپئی اور طرح طرح کے رنگ جن میں تزَیُّن ہوتا ہے سب کو ترک کرے۔[2]

نوٹ

اسلامی بہنیں عدت اور سوگ سے متعلق تفصیلی اور ضروری معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1182 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت، جلد دُوُم، صفحہ 232 تا 247 کا مطالعہ فرمائیں۔

دل میں شیطانی خیال آئے تو....

ایک شخص نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے عرض کی: اے اُمُّ المؤمنین! بعض اوقات دل میں ایسا خیال آتا ہے کہ اگر اسے زبان پر لاؤں تو اعمال برباد ہو جائیں اور اگر لوگ اسے جان لے تو مجھے قتل کر دیا

1 ... بہارِ شریعت، حصہ ہشتم، سوگ کا بیان، ۲/ ۲۴۳، بتغیر قلیل.

2 ... المرجع السابق، ص۲۴۲.

جائے۔ اس پر حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے ارشاد فرمایا: میں نے رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بھی اس طرح کا سوال ہوا تھا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: شیطان ایسی بات مؤمن کے دل میں ہی ڈالتا ہے۔[1]

وسوسہ قابلِ گرفت نہیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بندۂ مومن کی سب سے قیمتی دولت اس کا ایمان ہے اور شیطان جو اس کا ازلی دشمن ہے ہمیشہ اسے اس عظیم دولت سے محروم کرنے کے درپے رہتا ہے لہٰذا وہ اس بندۂ مومن کے دل میں اسلامی عقائد و معمولات سے متعلق طرح طرح کے خیالات ڈالتا ہے۔ بسا اوقات یہ خیالات جنہیں وسوسہ کہا جاتا ہے، ایمان کے لئے اس قدر تباہ کن اور خطرناک ہوتے ہیں کہ اگر بندۂ مومن ان پر عمل کر گزرے یا انہیں زبان پر ہی لے آئے تو دائرہ اسلام سے خارج ہو کر کفر کی تاریک کھائی میں جا پڑے۔ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے سوال کرنے والا شخص بھی شاید کسی ایسے ہی خیال میں مبتلا ہوا تھا اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے جو جواب دیا اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ دل میں ایسے خیالات کا آجانا قابلِ گرفت نہیں اور نہ ان کی وجہ سے بندہ گنہگار ہوتا ہے۔

وسوسہ آئے تو.....

لیکن یاد رکھئے! جب بھی دل میں ایسے خیالات آئیں تو فوراً **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی پناہ

[1] ...المعجم الاوسط، باب الحاء، من اسمہ الحسن، ۲/ ۳۲۴، الحدیث: ۳۴۳۰.

طلب کرتے ہوئے انہیں جھٹک دیجیے کیونکہ یہ اگرچہ قابلِ گرفت تو نہیں ہیں لیکن بعض اوقات بندہ ان خیالات کی رَو میں بہتا ہوا اتنا دُور نکل جاتا ہے کہ واپسی کا راستہ ہی مفقود ہوجاتا ہے اور سوائے تباہی وبربادی کے کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

بخاری اور مسلم شریف کی حدیث ہے کہ رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "**یَاْتِی الشَّیْطَانُ اَحَدَکُمْ فَیَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ کَذَا مَنْ خَلَقَ کَذَا حَتّٰی یَقُوْلَ مَنْ خَلَقَ رَبَّکَ فَاِذَا بَلَغَہٗ فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ وَلْیَنْتَہِ** تم میں سے کسی کے پاس شیطان آکر کہتا ہے کہ فلاں چیز کس نے پیدا کی...؟ فلاں کس نے پیدا کی...؟ حتی کہ کہتا ہے: تمہارے ربّ کو کس نے پیدا کیا...؟ جب اس حد کو پہنچے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی پناہ طلب کرو اور اس (خیال) سے باز رہو۔"[1]

نوٹ

جب کبھی کوئی وسوسہ آئے تو تَعَوُّذ یعنی **اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ** پڑھ لیجیے۔ مُفَسِّرِ شہیر، مُحَدِّثِ جلیل، حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: **اَعُوْذُ بِاللّٰہِ** دَفْعِ شیطان کے لئے اِکسیر (نہایت مفید) ہے۔[2]

---

1 ...صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفۃ ابلیس...الخ، ص۸۳۷، الحدیث: ۳۲۷۶.

2 ...مراۃ المناجیح، وسوسے کا باب، پہلی فصل، ۱/ ۸۲.

نوٹ: وسوسے کے بارے میں مزید معلومات اور ان سے بچنے کے عِلاج جاننے کے لئے شیخ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ "**وضو کے بارے میں وسوسے اور ان کا علاج**" صفحہ 21 تا 28 کا مطالعہ کیجئے۔

رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت

پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو بڑی محبت تھی جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک دفعہ شاہِ خیر الانام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک ایسے بستر اور تکیے پر آرام فرما ہوئے جو کھجور کی چھال سے بھرا ہوا تھا۔ جب بیدار ہوئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک جسم پر اُس کے نشان پڑ گئے۔ یہ دیکھ کر حضرتِ اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا رونے لگیں۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا: اے اُمِّ سلمہ! تمہیں کس بات نے رُلایا؟ عرض کی: میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اقدس پر کھجور کی چھال کے نشانات دیکھے ہیں اس وجہ سے رو پڑی۔ اس پر سیّدِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "**لَا تَبْکِیْ فَوَاللّٰہِ لَوْ اَرَدْتُ اَنْ تَسِیْرَ مَعِیَ الْجِبَالُ لَسَارَتْ** رومت، خُدائے ذُوالجلال کی قسم! اگر میں چاہوں کہ پہاڑ میرے ساتھ ساتھ چلیں تو ضرور وہ چل پڑیں۔"[1]

کل کائنات کے مالِک و مختار

سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان کتنی بلند ہے اور **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کتنے زیادہ اختیارات سے نوازا ہے کہ اگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارادہ فرماتے تو یہ بلند وبالا پہاڑ اور ان کی یہ آسمان کو چھوتی ہوئی چوٹیاں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1 ... المطالب العالیۃ بزوائد المسانید العثمانیۃ، ۱۳/ ۲۵۱، الحدیث: ۳۱۶۰.

کے ساتھ ساتھ چل پڑتیں۔ خیال رہے کہ یہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اختیارات کی حد نہیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو ربّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کے اِذْن وعطا سے کُل کائنات کے مالِک و مختار ہیں، انسان و فرِشتے، جِنّات و شیاطین کوئی چیز آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قبضہ واختیار سے باہر نہیں اور کیوں نہ ہو کہ

ع خالقِ کُل نے آپ کو مالِکِ کُل بنا دیا
دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ و اختیار میں [1]

بخاری شریف میں حضرت سیِّدُنا عقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے روایت ہے کہ مکے مدینے کے تاجدار، دوعالَم کے مالِک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”**اِنِّیۡ اُعۡطِیۡتُ مَفَاتِیۡحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ** بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کر دی گئیں۔“[2] اور فرمایا: ”**اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعۡطِیۡ** میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ عطا فرماتا ہے۔“[3] چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے پیارے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے اِذْن وعطا سے جس کو جو چاہیں عطا فرمائیں اور جس سے چاہیں محروم فرما دیں اور جس کے لئے جو چاہیں حلال فرمائیں اور جس کو جس چیز سے چاہیں منع فرما دیں، ہر شے پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم نافِذ ہے اور کسی کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کے آگے دَم مارنے کی گنجائش نہیں۔ سیِّدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا

---

1 ...رسائل نعیمیہ، سلطنت مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ص ۱۴۔
2 ...صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب الصلاۃ علی الشھید، ص ۳۷۷، الحدیث: ۱۳۴۴.
3 ...المرجع السابق، کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیرا...الخ، ص ۹۲، الحدیث: ۷۱.

خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں:

ع حکم نافذ ہے ترا خامہ[1] ترا سیف[2] تری
دم میں جو چاہے کرے دور ہے شاہا ترا[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت گزاری

حضرت سَفِینہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا غلام تھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: میں تمہیں آزاد کرتی ہوں اور یہ شرط کرتی ہوں کہ تم تاحیات شاہِ خیر الانام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت کرتے رہو۔ میں نے عرض کی: اگر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا یہ بات شرط نہ بھی کرتیں تب بھی میں کبھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جُدائی اختیار نہ کرتا۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے مجھے آزاد کر دیا اور رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت گزاری مجھ پر شرط کر دی۔[4]

مقام و مرتبہ

ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بہت نمایاں مقام حاصل تھا اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

1... قلم۔
2... تلوار۔
3... حدائق بخشش، ص۳۰۔
4... سنن ابی داود، کتاب العتیق، باب فی العتیق علی الشرط، ص۶۱۹، الحدیث: ۳۹۳۲.

محبوب ترین ازواج میں سے ایک تھیں۔ مروی ہے کہ ایک بار حضرتِ سیِّدنا عروہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے عرض کیا: خالہ جان! رسولِ اکرم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کون سی زوجہ مُطَہَّرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا زیادہ محبوب تھیں؟ فرمایا: میں اس بارے میں کچھ زیادہ نہیں جانتی، ہاں! زینب بنتِ جحش اور اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں خاص مقام حاصل تھا اور میرا خیال ہے کہ میرے بعد یہ دونوں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سب سے زیادہ محبوب تھیں۔[1]

موئے سرکار سے تبرُّک

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے پاس سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُوئے مبارک (برکت والے بال) تھے جب کسی انسان کو نظرِ بد لگ جاتی یا کوئی اور بیماری آن پڑتی تو سرکارِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُوئے مبارک سے آپ اس کا علاج فرماتیں۔[2]

ع وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا
لکّۂ ابرِ رأفت پہ لاکھوں سلام[3]

معلوم ہوا کہ حضراتِ انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مُوئے مبارک بھی دافعِ بلا اور باعِثِ شِفا ہو سکتے ہیں اور ان سے برکت کا حُصُول زمانۂ صحابۂ کرام

[1] ... الطبقات الکبریٰ، ذکر ازواج رسول اللّٰہ، ۴۱۳۲ - زینب بنت جحش، ۸/۹۱.
[2] ... صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب ما یذکر فی الشیب، ص۱۴۸۰، حدیث ۵۸۹۶.
[3] ... حدائق بخشش، ص۲۹۹.

عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان سے ہی چلا آرہا ہے۔ مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ علامہ مفتی احمد یار خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡحَنَّان فرماتے ہیں: صحابۂ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بال شریف کو دافعِ بلا، باعثِ شِفا سمجھتے تھے کہ انہیں پانی میں غسل دے کر شِفا کے لئے پیتے تھے کیونکر نہ ہو کہ جب حضرت یُوسُف عَلَیۡہِ السَّلَام کی قمیص دافعِ بلا ہو سکتی ہے تو حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بال شریف بدرجۂ اَوْلٰی دافعِ بلا ہو سکتے ہیں۔ [1]

ع ہم سِیَہ کاروں پہ یا ربّ تپشِ محشر میں
سایہ افگن ہوں تیرے پیارے کے پیارے گیسو [2]

جِبْرِیلِ امین عَلَیۡہِ السَّلَام کی زیارت

ایک دفعہ حضرتِ جبرائیل عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام (حضرتِ دحیہ کلبی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی صورت میں) سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضرتِ ام سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس موجود تھیں۔ حضرتِ جبرائیل عَلَیۡہِ السَّلَام آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ گفتگو کرتے رہے پھر اُٹھ کر چلے گئے۔ اس کے بعد پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے دریافت فرمایا: یہ کون تھے؟ عرض کی: حضرتِ دحیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ، فرماتی ہیں: اللہ رَبُّ الۡعِزَّت کی قسم! میں

---

1 ... مراۃ المناجیح، دواؤں اور دعاؤں کا بیان، تیسری فصل، ۶ / ۲۴۹، ملتقطاً.

2 ... حدائق بخشش، ص۱۱۹.

نے انہیں حضرتِ دحیہ کلبی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ ہی سمجھا تھا لیکن پھر میں نے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خطبہ سنا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ وہ حضرتِ جبرائیل عَلَیۡہِ السَّلَام تھے۔(1)

خوشبوئے رسول

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا فرماتی ہیں: جس روز پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دنیا سے ظاہِری پردہ فرمایا، میں نے اپنا ہاتھ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سینہ اقدس پر رکھا، پھر کئی ہفتے گزر گئے میں بدستور کھانا کھاتی اور وُضو کرتی رہی لیکن میرے ہاتھ سے مشک کی خوشبو نہ گئی۔(2)

توبہ کی قبولیت

حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ اُمّتِ مسلمہ کے بعض افراد کی توبہ کے احکامات وحی کے ذریعے اس وقت نازِل ہوئے جبکہ **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے گھر میں تھے چنانچہ حضرتِ سیِّدنا یزید بن عبد اللّٰہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ بیان فرماتے ہیں کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر حضرتِ ابولبابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی توبہ کی قبولیت صبح سحری کے وقت نازِل ہوئی جبکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کے

---

1 ...صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ص۹۲۲، الحدیث: ۳۶۳۴.

2 ...دلائل النبوۃ للبیہقی، جماع ابواب مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وفاتہ...الخ، باب ما یؤثر عنہ صلی اللہ علیہ وسلم من الفاظہ فی مرضہ...الخ، ۷/۲۱۹.

حجرے میں تھے۔ حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا فرماتی ہیں: میں نے **رسولُ الله** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سحری کے وقت مسکراتے ہوئے ملاحظہ کیا تو عرض کی: "**مِمَّ تَضۡحَکُ یَا رَسُوۡلَ اللہِ؟ اَضۡحَکَ اللہُ سِنَّکَ** یعنی یارسولَ الله صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کیوں مسکراتے ہیں؟ **الله** عَزَّوَجَلَّ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہمیشہ مسکراتا رکھے۔" ارشاد فرمایا: "**تِیۡبَ عَلٰی اَبِیۡ لُبَابَۃَ** ابولبابہ کی توبہ قبول ہوگئی ہے۔"[1]

سیّدتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سوالات

بقدرِ حاجت عِلمِ دین کی طلب ہر مسلمان پر فرض ہے اس لئے ہمارے اسلافِ کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کا شروع سے ہی یہ طریقہ رہا ہے کہ اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود وقت نکالتے اور علمِ دین حاصل کرتے اور اگر کوئی پیچیدہ و ناحل مسئلہ درپیش ہوتا تو اس کے حل کے لئے اپنے سے اَعۡلَم (زیادہ جاننے والے) کی طرف رُجوع کرتے۔ آیئے! اس سلسلے میں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے وہ چند لمحات ملاحظہ کیجئے جو آپ نے سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تحصیلِ عِلۡم کی راہ میں بسر کئے:

گناہوں کی نحوست

ایک دفعہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے پاس ایک انصاریہ عورت موجود تھی

---

1 ...السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، غزوۃ بنی قریظۃ فی...الخ، الجزء الثالث، ۲/۱۴۷.

کہ **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جلال میں تھے۔ ان انصاریہ خاتون نے اپنے کرتے کی آستین سے پردہ کر لیا۔ حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (حضرتِ اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے) کوئی گفتگو کی جسے وہ انصاریہ خاتون نہ سمجھ سکیں۔ (جب آپ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تشریف لے گئے تو) انہوں نے حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے عرض کیا: اے اُمُّ المؤمنین! میرا خیال ہے کہ **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جلال کی حالت میں تشریف لائے تھے؟ حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے فرمایا: ہاں! کیا تم نے سنا نہیں جو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا تھا؟ عرض کیا: حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کیا فرمایا تھا؟ جواب دیا کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا تھا: جب زمین میں شر پھیل جائے اور لوگ اس سے باز نہ آئیں تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ زمین والوں پر اپنا ہولناک عذاب بھیجے گا۔ میں نے عرض کیا: **یارسولَ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ان میں نیک لوگ بھی ہوں گے؟ فرمایا: ہاں! ان میں نیک لوگ بھی ہوں گے، لوگوں کو پہنچنے والا عذاب انہیں بھی گھیر لے گا لیکن پھر **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ انہیں اپنی مغفرت اور رضوان کی طرف لے جائے گا۔[1]

نوٹ

اس روایت میں گناہوں کی نحوست بیان کی گئی ہے کہ یہ عذابِ الٰہی نازِل

---

1 ...مسند احمد، مسند النساء، حدیث ام سلمة...الخ، ۱۱/۳۲، الحدیث: ۲۷۲۸۶.

ہونے کا سبب بنتے ہیں، ایسا عذاب جو نیک لوگوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ اس لئے عقل مند شخص کو چاہیئے کہ وہ خود بھی گناہوں سے باز رہے اور دوسروں کو بھی ان سے منع کرے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں ان سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

مسخ شدہ قوم کی نسل

ایک دفعہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مسخ کی گئی قوم کے بارے میں سوال کیا کہ کیا ان کی نسل بھی ہے؟ ارشاد فرمایا: "**مَا مُسِخَ اَحَدٌ قَطُّ فَکَانَ لَہٗ نَسْلٌ وَّ لَا عَقِبٌ** جس کسی کو بھی مسخ کیا گیا اس کی نسل و اولاد نہیں۔"[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! گزشتہ اُمَّتوں میں سے بعض پر ان کی سرکشی و نافرمانی کے سبب ایک یہ عذاب بھی نازِل ہوا کہ ان کی صورتیں مسخ کر کے بندروں اور سوروں کی سی بنا دی گئیں۔ **اللہ** رَبُّ الْعِزَّت ارشاد فرماتا ہے:

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِیْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِی السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـٕیْنَ ۟ۚ(۶۵) (پ۱، البقرۃ: ۶۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک ضرور تمہیں معلوم ہے تم میں کے وہ جنہوں نے ہفتہ میں سرکشی کی تو ہم نے ان سے فرمایا ہو جاؤ بندر دھتکارے ہوئے۔

صَدْرُ الْاَفَاضِل حضرتِ علامہ مفتی سیِّد محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ

---

[1] ...مسند ابی یعلی الموصلی، مسند ام سلمۃ...الخ، ۵/۲۶۷، الحدیث: ۶۹۶۱.

اللہِ الْھَادِی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: شہر ایلہ میں بنی اسرائیل آباد تھے انہیں حکم تھا کہ شنبہ (ہفتہ) کا دن عبادت کے لئے خاص کر دیں اس روز شِکار نہ کریں اور دنیاوی مشاغل ترک کر دیں ان کے ایک گروہ نے یہ چال کی کہ جمعہ کو دریا کے کنارے کنارے بہت سے گڑھے کھودتے اور شنبہ کی صبح کو دریا سے ان گڑھوں تک نالیاں بناتے جن کے ذریعہ پانی کے ساتھ آکر مچھلیاں گڑھوں میں قید ہو جاتیں یک شنبہ (اتوار) کو انہیں نکالتے اور کہتے کہ ہم مچھلی کو پانی سے شنبہ (ہفتہ) کے روز نہیں نِکالتے چالیس یا ستر سال تک یہی عمل رہا جب حضرتِ داوٗد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نبوت کا عہد آیا تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے انہیں اس سے منع کیا اور فرمایا قید کرنا ہی شکار ہے جو شنبہ کو کرتے ہو اس سے باز آؤ ورنہ عذاب میں گرفتار کیے جاؤ گے۔ وہ باز نہ آئے۔ آپ نے دُعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بندروں کی شکل میں مسخ کر دیا، عقل وحواس تو ان کے باقی رہے مگر قوتِ گویائی زائل ہو گئی، بدنوں سے بدبو نکلنے لگی، اپنے اس حال پر روتے روتے تین۳ روز میں سب ہلاک ہو گئے، ان کی نسل باقی نہ رہی۔ یہ ستر ہزار کے قریب تھے بنی اسرائیل کا دوسرا گروہ جو بارہ ہزار کے قریب تھا انہیں اس عمل سے منع کرتا رہا جب یہ نہ مانے تو انہوں نے ان کے اور اپنے محلوں کے درمیان دیوار بنا کر علیحدگی کر لی ان سب نے نجات پائی۔ بنی اسرائیل کا تیسرا گروہ ساکت رہا اس کے حق میں حضرت ابنِ عباس (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا) کے سامنے (حضرت) عِکْرِمَہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے کہا کہ وہ مغفور ہیں کیونکہ امر بالمعروف فرضِ کفایہ ہے

بعض کا ادا کرنا کُل کا حکم رکھتا ہے ان کے سُکوت کی وجہ یہ تھی کہ یہ ان کے پند پذیر ہونے سے مایوس تھے۔ (حضرت) عِکْرِمَہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ) کی یہ تقریر حضرتِ ابنِ عباس (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا) کو بہت پسند آئی اور آپ نے سُرور سے اُٹھ کر ان سے معانقہ کیا اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عبرت عبرت اور سخت عبرت کا مقام ہے۔ اس واقعے سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطانی حیلہ سازیوں میں پڑ کر ربّ تعالٰی کے احکامات کی بجا آوری میں کوتاہی اور اس کی حکم عدولی اور سرکشی و نافرمانی انتہائی خطرناک و تباہ کن ہے۔ لہٰذا اپنے نازک بدن پر رحم کیجئے! نفس و شیطان کی فریب کاریوں و دغابازیوں سے خود کو بچائیے! کہیں ایسا نہ ہو کہ موت آلے اور توبہ کا بھی موقع نہ ملے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ مسخ شدہ افراد صرف تین۳ دن تک بھوک پیاس کی حالت میں زندہ رہے اور چوتھے روز سب کے سب ہلاک کر دیئے گئے، نہ ان میں سے کوئی زندہ رہا نہ ان کی نسل چلی۔ حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡغَنِی فرماتے ہیں: مشہور ہے کہ موجودہ بندر انہیں کی اولاد میں سے ہیں، غَلَط ہے ان سے پہلے بھی بندر تھے اور یہ موجودہ بندر ان پہلے بندروں کی اولاد سے ہی ہیں کیونکہ صحیح روایت میں ہے کہ کوئی مسخ شدہ قوم تین۳ دن سے زیادہ نہیں جیتی نہ کھاتی ہے نہ پیتی ہے نہ اس کی نسل چلتی ہے۔[2]

---

1 ... خزائن العرفان، پ ۱، سورۃ البقرۃ، تحت الآیہ: ۶۵، ص ۲۴.

2 ... تفسیر نعیمی، سورۃ البقرہ، تحت الآیہ: ۶۵، ۱/ ۴۵۲.

...یتیموں پر خرچ کرنے کا ثواب

ایک بار آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بارگاہِ رسالت مآب عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں عرض کی: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! حضرتِ ابو سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اولاد پر میں جو کچھ خرچ کرتی ہوں کیا اس میں میرے لئے ثواب ہے حالانکہ میں انہیں کَس مپرسی کی حالت میں نہیں چھوڑ سکتی کیونکہ وہ میری بھی اولاد ہے؟ فرمایا: "**نَعَمْ لَکِ اَجْرُ مَّا اَنْفَقْتِ عَلَیْھِمْ** ہاں! جو کچھ تم ان پر خرچ کرو اس کا تمہیں اجر ملے گا۔"[1]

شرحِ حدیث

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بطن سے ان کے پہلے شوہر حضرتِ سیّدُنا ابو سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی کچھ اولاد تھی، چونکہ وہ حضرتِ ام سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بھی اولاد تھی اس لئے آپ کے دل میں یہ خیال آیا کہ پتا نہیں میں ان کی ضروریات پوری کرنے کے سلسلے میں جو خرچ کرتی ہوں اس میں مجھے ثواب ملے گا یا نہیں کیونکہ اگر ثواب نہ ملے تب بھی میں انہیں بے یار و مددگار تو نہیں چھوڑوں گی چنانچہ آپ نے اپنے مسئلے کے حل کے لئے بارگاہِ رسالت مآب عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں رجوع کیا اور پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں! جو کچھ تم ان پر خرچ کرو اس کا تمہیں اجر ملے گا۔ حکیم الامت حضرتِ علامہ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ

---

1 ... صحیح البخاری، کتاب النفقات، باب وعلی الوارث مثل ذالك، ص ۱۳۷۶، الحدیث ۵۳۶۹.

اللہِ الْحَنَّان حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اس فرمانِ عالی کی شرح میں ثواب ملنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: کیونکہ یہ یتیم بھی ہیں اور تمہارے عزیز ترین بھی، ان پر خرچ کرنا یتیم کو پالنا بھی ہے، اور عزیز کا حق ادا کرنا بھی، اپنے فوت شدہ خاوند کی روح کو خوش کرنا بھی۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیّدتنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی پاکیزہ حیات کے چند نمایاں پہلو

- آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا حُضُور سیّد المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجہ مُطَہَّرہ اور اُمُّ المؤمنین (تمام مؤمنوں کی امی جان) ہیں۔
- آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ان چھ ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ میں سے ہونے کا شرف حاصِل ہے جن کا تَعَلُّق قبیلہ قریش سے تھا۔
- آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی فہرست میں شامل ہیں۔[2]
- آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے پہلے حَبَشَہ پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔
- آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو فُقَہاء (یعنی شرعی احکام و قوانین کی ماہر) صحابیات میں شمار کیا جاتا ہے۔

---

1 ... مراۃ المناجیح، باب بہترین صدقہ، پہلی فصل، ۱۱۸/۳۔

2 ... اسی کتاب کا صفحہ نمبر 24 ملاحظہ کیجئے۔

سرکارِ والا تبار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دنیا سے ظاہری پردہ فرمانے کے بعد ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُنَّ میں سب سے پہلے حضرتِ زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا نے انتقال فرمایا اور سب سے آخر میں حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا نے۔ امام شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اُمَّہاتُ المؤمنین میں سب سے آخر میں انتقال فرمانے والی آپ ہی ہیں۔ آپ نے بہت عُمْر پائی حتی کہ سَیِّدُ الشُّھَدَاء حضرت سیّدنا امام حسین بن علی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا کی شہادت کا زمانہ پایا اور آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ کی شہادت کی وجہ سے اُمُّ المؤمنین حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا پر غشی طاری ہو گئی، بہت زیادہ رنجیدہ خاطر ہوئیں اور پھر بہت کم عرصہ حیات رہنے کے بعد انتقال فرما گئیں۔[1]

تاریخِ وصال

آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا کے سالِ وفات میں بہت اِخْتِلاف ہے، شارِحِ بخاری حضرتِ علامہ احمد بن محمد قسطلانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْوَالِی فرماتے ہیں: حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا نے 59 ہجری کو انتقال فرمایا اور ایک قول یہ ہے کہ 62 ہجری کو انتقال فرمایا جبکہ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔[2]

---

1. ... سیر اعلام النبلاء، ٢٠-ام سلمۃ ام المؤمنین، ٢/٢٠٢.
2. ... المواھب اللدنیۃ، المقصد الثانی، الفصل الثالث، ١/٤٠٨.

نمازِ جنازہ و تدفین

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہُ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور جَنَّتُ البقیع میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہَا کو دفن کیا گیا۔ بوقتِ وفات آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہَا کی عُمْر مبارک 84 برس تھی۔[1]

اولادِ اطہار

حضرتِ ابوسلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہُ کے آپ سے دو بیٹے سلمہ اور عُمَر اور دو بیٹیاں زینب اور دُرَّہ پیدا ہوئیں۔[2] رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آپ سے کوئی اولاد نہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جہالت کی تاریکیوں سے نکل کر علمِ دین کی روشنیوں سے مُنَوَّر ہونے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے کہ اس مَدَنی ماحول کی برکت سے گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کے ساتھ ساتھ علمِ دین سیکھنے کا جذبہ بھی بیدار ہوتا ہے۔ آیئے! ایک ایسی ہی اسلامی بہن کی مَدَنی بہار ملاحظہ فرمایئے جس کے شب و روز گناہوں کی تاریکیوں اور غفلت کی اندھیریوں میں بسر ہو رہے تھے لیکن آخر کار دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول نے اسے گناہوں کی دلدل سے نکال کر کس طرح راہ علم کی مسافر بنا دیا؟

---

1 ...المواهب اللدنية، المقصد الثاني، الفصل الثالث، ۱/ ۴۰۸.

2 ...المرجع السابق، ص ۴۰۷، ملتقطًا.

آیئے ملاحظہ کیجئے...!! چنانچہ

میں روزانہ تین چار فلمیں دیکھ ڈالتی

باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل میں ایک ماڈرن لڑکی تھی۔ دنیوی تعلیم حاصل کرنے کا جنون کی حد تک شوق تھا، فلم بینی کا بھوت تو کچھ ایسا سوار تھا کہ میں ایک رات میں تین تین چار چار فلمیں دیکھ ڈالتی اور **مَعَاذَ اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ گانوں کی بھی ایسی رسیا تھی کہ گھر کا کام کاج کرتے وقت بھی ٹیپ ریکارڈ پر اونچی آواز سے گانے لگائے رکھتی۔ میری ایک بہن کو (جو کہ شادی ہوجانے کے بعد دوسرے شہر میں رہائش پذیر تھیں) دعوتِ اسلامی سے بڑی محبت تھی۔ وہ جب کبھی باب المدینہ (کراچی) آتیں تو اتوار کے دن دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ضرور شرکت کرتیں، رات میں عشقِ رسول میں ڈوبی ہوئی پُرسوز نعتیں سنا کرتیں، جس کی وجہ سے مجھے گانے سننے کا موقع نہ ملتا چنانچہ مجھے ان پر بہت غصہ آتا بلکہ کبھی کبھی تو ان سے لڑ پڑتی۔ ایک مرتبہ جب وہ باب المدینہ آئیں تو قریب بلا کر نہایت شفقت سے کہنے لگیں: ”جو بیہودہ فلمیں اور ڈرامے دیکھتا ہے وہ عذاب کا حق دار ہے۔“ مزید انفرادی کوشش جاری رکھتے ہوئے بالآخر انہوں نے مجھے فیضان مدینہ میں ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے پر راضی کر لیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** عَزَّوَجَلَّ! میں نے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی

سعادت حاصل کی۔ اتفاق سے اس دن وہاں بیان کا موضوع بھی ٹی وی کی تباہ کاریاں تھا یہ بیان سن کر میرے دل کی کیفیت بدلنا شروع ہو گئی، رقت انگیز دُعا نے سونے پر سہاگے کا کام کیا، دورانِ دُعا مجھ پر رقت طاری اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے، میں نے سچے دل سے اپنے تمام سابقہ گناہوں سے توبہ بھی کر لی۔ **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! جب میں سنتوں بھرے اجتماع سے واپس گھر کی طرف روانہ ہوئی تو میرا دل ٹی وی کے گناہوں بھرے پروگراموں اور گانوں باجوں سے بیزار ہو چکا تھا۔ اجتماع سے واپسی پر اپنے کمرے میں موجود کارٹونوں کی تصاویر اتار کر کعبہ مُشَرَّفَہ اور **مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ** زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے پیارے پیارے طغرے آویزاں کر دیئے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ! تادمِ تحریر میں جامعۃ المدینہ (للبنات) میں درسِ نظامی کی تعلیم حاصل کر رہی ہوں نیز اپنے علاقے میں علاقائی مشاورت کی خادِمہ (ذمہ دار) کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرنے میں کوشاں ہوں۔

ع سرکار! چار یار کا دیتا ہوں واسطہ
ایسی بہار دو نہ خزاں پاس آ سکے [1]

»»»»»»...«·»...««««««

1... اسلامی بہنوں کی نماز، ص ۳۰۲.

سیرتِ حضرت زینب بنتِ جَحۡش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا

گناہ کیسے ختم ہوں...؟

حضرتِ سیِّدنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے رِوایت ہے کہ رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود پڑھنا پانی کے آگ کو بجھانے سے بھی زیادہ تیزی سے گناہوں کو مِٹانے والا ہے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سلام بھیجنا غلام آزاد کرنے سے افضل ہے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت، راہِ خدا میں تلوار چلانے سے افضل ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رسولِ رحمت، شَفِیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پاک ازواج رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُنَّ میں ایک نمایاں نام صِدق و وَفا کی پیکر، جُود وسَخا کی خُوگر، عقل و دانش سے سرشار، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کا ہے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا اعلٰی کردار اور حُسنِ اَخلاق کا بہترین نمونہ تھیں، خوف وخَشِیَّتِ الٰہی آپ کے اندر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، جود وسخا اور زُہد وقناعت گویا آپ کی عادتِ ثانیہ ہوگئی تھی، حضرتِ سیِّدنا امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کی ان صِفاتِ عالیہ کا ذِکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "**کَانَتْ مِنْ سَادَةِ النِّسَاءِ دِيْنًا**

---

[1]... الصلات والبشر، فصل فی کیفیۃ الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۱۶۶.

وَّوَرِعًا وَّجُوۡدًا وَّمَعۡرُوۡفًا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا دین، تقویٰ، سخاوت اور نیکی کے اعتبار سے تمام عورتوں کی سردار تھیں۔"[1] آیئے! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی حیاتِ پاک کے چند دَرَخشاں پہلو ملاحظہ کیجئے:

حلقہ بگوشِ اسلام

مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا میں جب اسلام کی مُعَطَّر ہوا کے جھونکے چلنے لگے اور آفتابِ اسلام نے پوری آب و تاب کے ساتھ طُلُوع ہو کر آفاقِ عالَم کو اپنی تابانی سے دَمکانا شروع کیا تو جن لوگوں نے سب سے پہلے اس کی تابانی سے تاباں ہو کر بلا حِیَل و حُجَّت صدائے حق پر لبیک کہا یہ وہی لوگ تھے جو فطری طور پر نیک طبع واقع ہوئے تھے اور اَدیانِ باطلہ سے بیزار ہو کر پہلے سے ہی دین حق کی تلاش میں سر گرداں تھے چنانچہ شیخ الحدیث حضرتِ علّامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: واضح رہے کہ سب سے پہلے اسلام لانے والے جو سابقین اَوَّلین کے لقب سے سرفراز ہیں ان خوش نصیبوں کی فِہرِست پر نظر ڈالنے سے پتا چلتا ہے کہ سب سے پہلے دامنِ اسلام میں آنے والے وہی لوگ ہیں جو فطرۃً نیک طبع اور پہلے ہی سے دینِ حق کی تلاش میں سر گرداں تھے اور کفارِ مکہ کے شرک و بت پَرَستی اور مُشرِکانہ رُسُومِ جاہلیت سے متنفر و بیزار تھے چنانچہ نبیِّ برحق (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے دامن میں دینِ حق کی تجلی دیکھتے ہی یہ نیک بخت لوگ پَروانوں کی طرح شمع نبوت پر نثار ہونے لگے اور مُشَرَّف بہ اسلام ہو گئے۔[2]

---

1 ...سیر اعلام النبلاء، ۲۱-زینب ام المؤمنین، ۲/۲۱۲.

2 ... سیرتِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، چوتھا باب، ص ۱۱۲.

ان قُدْسی صِفات کی حامِل ہستیوں میں حضرتِ سیّدَتُنا زینب بنتِ جَحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی ہیں، حلقہ بگوشِ اسلام ہونے کے بعد حضرتِ سیّدَتُنا زینب بنتِ جَحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِسْلام کے آنگن میں اپنے مسلمان افرادِ خانہ کے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کی، ایک ایسی زندگی جو کفر کی تاریکیوں سے دُور ہو کر اسلام کی روشنی میں آ چکی تھی، ضلالت و گمراہی کی پگڈنڈیوں میں بھٹکنے سے جو رہائی پا چکی تھی، گناہوں کی سیاہی جس سے دُھل چکی تھی اور وہ نیکیوں کے نور سے مُنَوَّر و تاباں ہو چکی تھی۔

ہجرتِ حَبَشَہ و مدینہ

شب و روز گزرتے رہے، وَقْت کا دھارا پوری رفتار سے بہتا رہا لیکن آفتابِ اسلام کے طُلُوع فرمانے کے بعد سے ہمراہیانِ اسلام پر کفار کے ظلم و ستم کی جو کالی گھٹائیں چھائی تھیں ان میں کوئی کمی نہ آئی بلکہ روز بَروز بڑھتی ہی رہیں اور قید و بند کی یہ صُعُوبتیں طویل سے طویل ہوتی گئیں، سرفروشانِ اسلام نے یہ تمام مظالم سہنے کے باوجود اپنے پایۂ ثبات میں لَرْزِش نہ آنے دی، جور و ستم کی آگ میں تو جلتے رہے لیکن کفر کی آگ میں کودنا اِنہیں گوارا نہ ہوا اور اس طرح ان فِدایانِ اسلام نے چاروں طرف سے کفر کی تاریکیوں میں گِھرے ہوئے ہونے کے باوجود اپنے ایمان کی شمع کو رَوْشن رکھا پھر جب بارگاہِ رسالت مآب عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے حبشہ کی طرف ہجرت کر جانے کا حکم ہوا تو یہ فِدایانِ اسلام اپنے گھر بار اور مادرِ وطن کو چھوڑ کر حبشہ میں جا بسے۔ مُہَاجِرین حبشہ کی اس فَہرِسْت میں

حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی شامل ہیں، آپ نے اپنے بھائی حضرتِ سیِّدنا عبد اللہ بن جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور دیگر افرادِ خانہ کی ہمراہی میں ہجرت کی۔[1] ہجرتِ حبشہ کے کچھ عرصے بعد جب سرکارِ دوعالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مکہ سے ہجرت فرما کر مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا تشریف لائے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی سرکارِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی میں مدینہ شریف ہجرت کر آئیں۔[2]

گھر پر قبضہ

بنو جحش کے مکہ سے ہجرت کر آنے کے بعد سردارِ مکہ ابوسُفْیَان بن حَرْب نے ان کے گھر پر قبضہ کر کے اسے عَمْرو بن عَلْقَمَہ کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ جب بنی جحش کو اس کی خبر ہوئی تو حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ رسالت مآب عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں اس کا ذِکْر کیا، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے عبد اللہ! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اس سے بہتر گھر جنت میں عطا فرمائے؟ انہوں نے عرض کی: کیوں نہیں، میں راضی ہوں۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 ...اسد الغابة، باب العين والباء، ۲۸۵۸-عبد الله بن جحش، ۳/۱۹۵، بتغير قليل.

2 ...الطبقات الكبرى، ۴۱۳۲-زينب بنت جحش، ۸/۸۰، بتغير قليل.

3 ...السيرة النبوية لابن هشام، مقام رسول في دار ابي ايوب، ۲/۱۱۱.

سیِّدُنا زید بن حارِثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے نِکاح

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا پہلا نکاح رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آزاد کردہ غلام حضرتِ سیِّدُنا زید بن حارِثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے ساتھ ہوا۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن اس کا تفصیلی ذِکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حُضُور سیِّد المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قبل طُلُوعِ آفتابِ اسلام زید بن حارِثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کو مولیٰ (غلام) لے کر آزاد فرمایا اور مُتَبنّٰی (منہ بولا بیٹا) بنایا تھا، حضرتِ زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کہ حُضُور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی **اُمَیمہ بنتِ عَبۡدُالۡمُطَّلِب** کی بیٹی تھیں، سیِّد عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِنہیں حضرتِ زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے نِکاح کا پیغام دیا، اوّل تو راضی ہوئیں اس گمان سے کہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے لئے خواستگاری فرماتے ہیں، جب معلوم ہوا کہ زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے لئے طَلَب ہے، اِنکار کیا اور عرض کر بھیجا کہ یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں حُضُور کی پھوپھی کی بیٹی ہوں ایسے شخص کے ساتھ اپنا نِکاح پسند نہیں کرتی اور ان کے بھائی عبدُاللہ بن جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے بھی اسی بنا پر انکار کیا، اس پر یہ آیۂ کریمہ اتری:

وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اور کسی مسلمان مرد نہ کسی مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم فرمادیں تو انہیں اپنے

وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا ﴿۳۶﴾ مُعاملہ کا کچھ اختیار رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بے شک صریح گمراہی بہکا۔ (پ۲۲، الاحزاب: ۳۶)

اسے سن کر دونوں بہن بھائی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا تائب ہوئے اور نِکاح ہو گیا۔"[1]

مہرِ نِکاح

حضرتِ سیِّدُنا زید بن حارِثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرف سے حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو 10 دینار، 60 دِرْہَم، ایک جوڑا کپڑا، 50 مُد کھانا اور 30 صاع کھجوریں بطورِ مہر عطا فرمائیں۔[2]

شادی نِبھائی نہ جاسکی

حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا ایک سال یا کچھ زیادہ عرصہ حضرتِ سیِّدُنا زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زَوْجِیَّت میں رہیں، پھر آپس میں ناسازگاری پیدا ہو گئی۔[3] آخر حضرتِ زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے انہیں طلاق دینے کا ارادہ کر لیا لیکن جب پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس

---

1 ...فتاویٰ رضویہ، ۳۰/۵۱۷.

2 ...تفسیر البغوی، سورۃ الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۶، ۳/۵۶۵.

3 ...مدارج النبوۃ، قسم پنجم، باب دُوم در ذکرِ ازواجِ مطہرات، ۲/۴۷۶.

بارے میں بات کی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے منع فرمادیا۔ جیسا کہ ترمذی شریف میں حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ حضرتِ زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ شکایت لے کر آئے اور حضرتِ زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو طلاق دینے کا ارادہ کر لیا، جب اس بارے میں حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مشورہ کیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا (جیسا کہ قرآنِ کریم میں ہے): [1]

اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ (پ۲۲، الاحزاب:۳۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اپنی بی بی اپنے پاس رہنے دے اور اللہ سے ڈر۔

عُلَما فرماتے ہیں: حضرتِ زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو حضرتِ زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے روکنے کا حکم دینے میں مقصود حضرتِ زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو آزمانا تھا کہ زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دل میں زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی رغبت باقی ہے یا بالکل ہی مُتَنَفِّر ہو گئے ہیں۔ اس وقت تو حضرتِ سیِّدُنا زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ رک گئے لیکن کچھ عرصے بعد دوبارہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے زینب کو طلاق دے دی ہے۔ [2]

چند مَدَنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

---

1 ... سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ الاحزاب، ص ۷۴۲، الحدیث: ۳۲۱۴.
2 ... مدارج النبوۃ، قسم پنجم، باب دُوم در ذکرِ ازواجِ مطہرات، ۲/۴۷۶.

عَنْہا کے نِکاح کے واقِعے سے ہمیں دَرْج ذیل مَدَنی پھول چننے کو ملے:

معلوم ہوا کہ بارگاہِ ربِّ ذُوالجلال میں رسولِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان بہت اَرْفَع و اعلیٰ ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے محبوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے فیصلے کو اپنا فیصلہ فرمایا اور حُضُور کے حکم فرمانے پر مُباح کام کو بھی فرض قرار دیا چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اس واقِعے پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”ظاہِر ہے کہ کسی عورت پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے فرض نہیں کہ فُلاں سے نِکاح پر خواہی نخواہی راضی ہو جائے خُصُوصاً جبکہ وہ اس کا کفو نہ ہو، خُصُوصاً جبکہ عورت کی شرافتِ خاندان کواکبِ ثُرَیَّا سے بھی بلند وبالاتر ہو، بایں ہمہ (ان تمام باتوں کے باوجود) اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دیا ہوا پیام نہ ماننے پر ربُّ الْعِزَّت جَلَّ جَلَالُہٗ نے **بِعَیْنِہٖ** وہی الفاظ اِرشاد فرمائے جو کسی فرضِ اِلٰہ (اللہ تعالیٰ کے فرض) کے ترک پر فرمائے جاتے اور رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ پاک کے ساتھ اپنا نامِ اقدس بھی شامِل فرمایا یعنی رسول جو بات تمہیں فرمائیں وہ اگر ہمارا فرض نہ تھی تو اب ان کے فرمانے سے فرضِ قطعی ہو گئی، مسلمانوں کو اس کے نہ ماننے کا اَصلاً (بالکل بھی) اِختیار نہ رہا، جو نہ مانے گا صریح گمراہ ہو جائے گا، دیکھو! رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم دینے سے کام فرض ہو جاتا

ہے اگر چہ **فِیۡ نَفۡسِہٖ** خدا عَزَّوَجَلَّ کا فرض نہ تھا ایک مُباح وجائز اَمر تھا۔[1]

ع جتنا مِرے خُدا کو ہے میرا نبی عزیز
کونین میں کسی کو نہ ہو گا کوئی عزیز
جو کچھ تِری رِضا ہے خُدا کی وہی خوشی
جو کچھ تیری خوشی ہے خُدا کو وہی عزیز
محشر میں دو جہاں کو خُدا کی خوشی کی چاہ
میرے حُضُور کی ہے خُدا کو خوشی عزیز[2]

یہ مَدَنی پُھول بھی حاصِل ہوا کہ اسلام میں کسی کو کسی پر رنگ و نسل اور علاقے کی بنیاد پر فضیلت حاصِل نہیں بلکہ اسلام میں فضیلت کا مِعْیار تقویٰ ہے چنانچہ **اللہ** جَلَّ جَلَالُہٗ قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔ (پ۲۶، الحجرات: ۱۳)

معلوم ہوا کہ کسی گورے کو کالے پر یا کالے کو گورے پر، کسی عربی کو عجمی پر یا عجمی کو عربی پر، کسی آزاد کو غلام پر یا غلام کو آزاد پر رنگ اور نسل کی بنیاد پر کچھ فضیلت نہیں ہے بلکہ ان میں جو بڑا متقی ہے وہی افضل بھی ہے۔ اس کا عملی اِظْہار **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی پھوپھی کی بیٹی کا

---

1 ... فتاویٰ رضویہ، ۳۰/ ۵۱۷.

2 ... ذوقِ نعت، ص۹۷، ملتقطًا.

نِکاح ایک آزاد کردہ غلام کے ساتھ کر کے فرمایا جس سے غلاموں کو نیچ تَصَوُّر کرنے کی نہایَت قبیح سوچ کی کاٹ بھی ہو گئی۔

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کاشانۂ نبوی میں

رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پیغامِ نِکاح

حضرتِ سیِّدُنا زید بن حارِثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے طلاق دینے کے بعد جب حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کی عدت پوری ہو چکی تو سیّدِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی طرف نِکاح کا پیغام بھیجا اور اس کے لئے حضرتِ سیِّدُنا زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کو ہی منتخب فرمایا تاکہ لوگ یہ گمان نہ کریں کہ یہ عَقۡد زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی رضامندی کے بغیر زبردستی واقع ہوا ہے اور انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے دل میں زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کی خواہش نہیں ہے چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے فرمایا کہ جاؤ اور زینب کو میری طرف سے نِکاح کا پیغام دو۔ حضرتِ سیِّدُنا زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ وہاں سے چلے جب حضرتِ سیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کے پاس پہنچے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا آٹے کا خمیر کر رہی تھیں۔ فرماتے ہیں: جب میں نے انہیں دیکھا تو میرے دل میں ان کی اس قدر عَظَمت پیدا ہوئی کہ میں اِنہیں نظر بھر کر دیکھ بھی نہ سکا کیونکہ رسولِ خدا، محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں پیغامِ نِکاح بھیجا تھا لہٰذا میں ایڑیوں کے بل گھوما اور پشت پھیر کر کہا: "یَا زَیۡنَبُ!

اَبْشِرِیْ اَرْسَلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُکِ اے زینب! خوش ہو جاؤ کیونکہ مجھے محبوبِ خدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھیجا ہے، حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمہیں نِکاح کا پیغام دیا ہے۔"[1]

سیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا جواب

محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پیغامِ نِکاح سن کر حضرتِ سیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے جواب دیا کہ میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے مشورہ کئے بغیر کچھ نہیں کر سکتی پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا اپنے نماز پڑھنے کی جگہ تشریف لائیں اور سجدے میں سر رکھ کر بارگاہِ رَبُّ الْعِزّت میں عرض گُزار ہوئیں: "اے پاک پَرْوَرْدِگار عَزَّوَجَلَّ! تیرے پاک پیغمبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے نِکاح کا پیغام دیا ہے اگر میں تیرے نزدیک ان کی زَوْجیّت میں داخِل ہونے کے لائق ہوں تو اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تُو اِن کے ساتھ میرا نِکاح فرما دے۔" دُعا قبول ہوئی اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیت نازِل فرمائی:

فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب زید کی غرض اس سے نکل گئی تو ہم نے وہ تمہارے نِکاح میں دے دی۔ (پ۲۲، الاحزاب: ۳۷)

اس آیت کے نُزُول کے بعد حُضُور تاجدارِ رِسالَت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسکراتے ہوئے فرمایا: کون ہے جو زینب کے پاس جائے اور

[1] ...مسند احمد، مسند انس بن مالك، ۵/۵۶۳، الحدیث: ۱۳۳۶۶.

اس کو یہ خوش خبری سنائے کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے اس کو میری زوجیت میں دے دیا ہے؟ یہ سن کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک خادِمہ حضرت سلمٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا دوڑتی ہوئی حضرتِ سیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کے پاس پہنچیں اور یہ آیت سنا کر خوش خبری دی۔ حضرتِ سیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا اس بشارت سے اس قدر خوش ہوئیں کہ اپنا زیور اُتار کر اس خادِمہ کو اِنعام میں دے دیا، سجدۂ شکر بجا لائیں اور دو ماہ کے روزے رکھنے کی نذر مانی۔[1] اس کے بعد ناگہاں (اچانک) آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، حضرتِ زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کے مکان میں تشریف لے گئے ان کا سر برہنہ تھا۔ اس پر عرض گُزار ہوئیں: **یارسولَ اللّٰہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بغیر خطبہ اور بغیر گواہ کے آپ نے میرے ساتھ نِکاح فرمالیا؟ اِرشاد فرمایا: "**اَللّٰہُ الْمُزَوِّجُ وَ جِبْرِیْلُ الشَّاھِدُ** یعنی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نِکاح فرمانے والا ہے اور حضرتِ جبریل عَلَیۡہِ السَّلَام گواہ ہیں۔"[2]

دعوتِ ولیمہ

اس کے بعد دن چڑھے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام فرمایا اور اتنی بڑی دعوت فرمائی کہ ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُنَّ میں سے کسی کے ساتھ نِکاح کے موقع پر اتنی بڑی دعوت نہیں فرمائی مروی ہے کہ

---

1 ... مدارج النبوۃ، قسم پنجم، باب دوم در ذکرِ ازواجِ مطہرات، ۲/۴۷۷.

2 ... مدارج النبوۃ، قسم پنجم، باب دوم در ذکرِ ازواجِ مطہرات، ۲/۴۷۷.
المعجم الکبیر للطبرانی، ذکر ازواج رسول اللہ، ذکر تزویج النبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب...الخ، ۱۰/۱٦۵، الحدیث: ۱۹٦۰٤، بتغیر قلیل.

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسلمانوں کو روٹی اور گوشت کھلایا حتی کہ وہ شکم سیر ہوگئے۔ کھانے کے بعد سب لوگ اٹھ کر چلے گئے لیکن تین۳ افراد کھانا کھاکر اسی جگہ باتوں میں مشغول ہوگئے اور باتوں کا سلسلہ اس قدر دراز ہوگیا کہ ان کا بیٹھنا حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام پر بھاری معلوم ہوا، حضور عَلَیْہِ السَّلَام اس جگہ سے اس لئے اٹھے کہ یہ لوگ بھی ہم کو قیام فرماتے دیکھ کر اٹھ جائیں مگر وہ حضرات نہ سمجھے، مکان تنگ تھا گھر والوں کو بھی ان کی وجہ سے تکلیف ہوئی، حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وہاں سے اٹھ کر حجروں میں تشریف لے گئے، دَورہ فرما کر جو تشریف لائے تو ملاحظہ فرمایا کہ وہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام یہ دیکھ کر پھر واپس ہوگئے تب ان لوگوں کو خیال ہوا اور اٹھ گئے، اس پر اللہ رَبُّ الْعِزّت نے مسلمانوں کو بارگاہِ رِسالت کے آداب سے خبر دار کرتے ہوئے یہ آیتِ مُبارَکہ نازِل فرمائی:[1]

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُۙ وَ لٰكِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَ لَا مُسْتَاْنِسِیْنَ	ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ حاضِر ہو جب تک اِذْن نہ پاؤ مثلاً کھانے کے لئے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو، ہاں! جب بلائے جاؤ تو حاضِر ہو اور جب

---

1 ... شانِ حبیب الرحمٰن، ص ۱۸۱.

صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب زواج زینب... الخ، ص ۵۳۴، الحدیث: ۱۴۲۸.

لِحَدِیۡثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِکُمۡ کَانَ یُؤۡذِی النَّبِیَّ فَیَسۡتَحۡیٖ مِنۡکُمۡ ۫ وَاللّٰہُ لَا یَسۡتَحۡیٖ مِنَ الۡحَقِّ ؕ

(پ۲۲، الاحزاب:۵۳)

کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ، بے شک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے اور اللہ حق فرمانے میں نہیں شرماتا۔

بابرَکت حلوہ

اس موقع پر سیّدِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ایک عظیم الشان معجزے کا ظُہور بھی ہوا چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب رحمتِ عالَم، شَفِیعِ مُعَظَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے نِکاح فرمایا تو (والِدۂ ماجِدہ) حضرتِ اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے مجھ سے فرمایا: کاش! ہم حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں کوئی تحفہ پیش کریں۔ میں نے عرض کی: ایسا ہی کیجئے۔ پس اُنہوں نے کھجوریں، گھی اور پنیر لیا اور انہیں ہانڈی میں ڈال کر حلوہ تیار کیا اور پھر اسے میرے ہاتھ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں بھیج دیا۔ میں اسے لے کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضِر ہو گیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: اسے رکھ دو۔ پھر حکم دیتے ہوئے فرمایا: فلاں فلاں آدمیوں کو بلالاؤ اور اِن کے عِلاوہ اور جتنے ملیں اُنہیں بھی۔ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے وہی کیا جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم فرمایا تھا، جب میں لوٹ کر واپس آیا تو اس وَقْت کاشانۂ اقدس آدمیوں سے کھچا کھچ بھرا

ہوا تھا۔ میں نے رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس حلوے پر اپنا دستِ اقدس رکھا اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا اس کے ساتھ کلام فرمایا۔ پھر آپ نے اس میں سے کھانے کے لئے دس دس آدمیوں کو بلایا اور اُن سے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لے کر کھاؤ اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔[1] مسلم شریف کی رِوَایت میں ہے، حضرتِ اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے سیر ہو کر کھایا حتیٰ کہ جب سب کھا چکے تو رسولِ اکرم، فخرِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: اے انس! اِسے اُٹھالو۔ جب میں نے اُٹھایا تو معلوم نہیں رکھتے وَقْت زیادہ تھا یا اُٹھاتے وَقْت۔[2]

سُبْحٰنَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ! ... **پیاری پیاری اسلامی بہنو!** اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس قدر کثیر معجزے عطا فرمائے تھے جو حَدو شُمار سے باہَر ہیں، بلاشبہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سراپا معجزہ تھے کہ

ع دیئے معجزے انبیا کو خدا نے
ہمارا نبی معجزہ بن کے آیا

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ان لاتعداد معجزات میں سے ایک معجزہ یہ بھی ہے کہ قلیل کھانا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دستِ پُرانوار اور دُعا سے اس قدر برکت والا ہو جاتا ہے کہ سینکڑوں ہزاروں افراد شکم سیر ہو کر کھاتے تب بھی ختم نہ ہوتا۔ بارہا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس معجزے کا ظُہور

---

1 ... صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب الھدیۃ للعروس، ص۱۳۲۸، الحدیث: ۵۱۶۳.

2 ... صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب زواج زینب ... الخ، ص۵۳۵، الحدیث: ۱۴۲۸.

ہوا جن میں سے ایک واقعہ ابھی آپ نے ملاحظہ فرمایا، آیئے! اس سے حاصل ہونے والے چند مَدَنی پھول بھی ملاحظہ کیجئے:

- معلوم ہوا کہ کسی تحفے کو حقیر اور چھوٹا سمجھتے ہوئے ردّ نہیں کرنا چاہئے بلکہ بھیجنے والے کے خُلُوص پر نظر کرتے ہوئے خندہ پیشانی سے قبول کرنا چاہئے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی اَرْفَع و اعلیٰ شان کے باوجود غلاموں کے معمولی نذرانوں کو بھی ردّ نہ فرماتے تھے ایسی خوشی وشادمانی سے قبول فرماتے تھے کہ لانے والے کا دل باغ باغ ہو جاتا تھا۔
- یہ بھی معلوم ہوا کہ کھانے کو سامنے رکھ کر کچھ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں کہ یہ خود حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فعلِ مُبارک سے ثابت ہے، مُحَدِّثِ جلیل، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ علامہ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْحَنَّان حدیث شریف کے اس حصّے کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ خبر نہیں کہ کیا پڑھا، دُعاءِ بَرَکت ہی فرمائی ہو گی۔ معلوم ہوا کہ کھانا سامنے رکھ کر دُعا کرنا، قرآنِ مجید پڑھنا جائز بلکہ سنّتِ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہے۔ فاتحہ میں یہ ہی ہوتا ہے کہ کھانا سامنے رکھ کر دُعا کرنا، قرآنِ مجید پڑھتے ہیں اور ایصالِ ثواب کی دُعا کرتے ہیں، حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قربانی کر کے جانور کو سامنے رکھ کر فرماتے تھے کہ مولیٰ! یہ میری اُمَّت کی طرف سے ہے اسے قبول فرما، یہ ہے ایصالِ ثواب۔[1]

---

[1] ... مراٰۃ المناجیح، معجزوں کا بیان، پہلی فصل، ۸/ ۲۲۸.

دو۲ مَدَنی پُھول یہ بھی حاصِل ہوئے کہ کھانا بِسْمِ الله شریف پڑھ کے اور اپنے سامنے سے کھانا چاہئے، بیچ سے یا دوسرے کے سامنے سے اٹھا کر نہ کھایا جائے۔

بے مِثال نِکاح

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو سرکارِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات والا تبار سے کس قدر والہانہ محبت اور عشق تھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ اپنے نِکاح کی خبر سنتے ہی اپنا سارا زیور خوش خبری سنانے والی باندی کو دے دیا اور اس نعمت کے شکرانے میں دو۲ ماہ کے روزے بھی رکھے، اس بات کو سامنے رکھ کر اگر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی اُس ہچکچاہٹ اور تَاَمُّل (تَ-اَم-مُل) کو دیکھا جائے جو آپ نے سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پیغامِ نِکاح سن کر کیا تھا تو پتا چلتا ہے کہ یہ ہچکچاہٹ اور تَاَمُّل ناپسندیدگی کی بِنا پر نہیں تھا بلکہ اس کی وجہ حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُقُوق کی بجا آوری میں کوتاہی کا خوف تھا کہ کہیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت میں آنے کے بعد شب وروز آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رفاقت میں بسر کرتے ہوئے مجھ سے کوئی ایسا کلمہ نہ سرزد ہو جائے جو میرے ایمان کے خَرْمَن کو جَلا کر خاکستر (خَا-کِس-تَر-راکھ) کر دے تبھی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے بارگاہِ ربِّ ذُوالْجلال میں سجدہ ریز ہو کر یہ دُعا مانگی تھی کہ باری تعالٰی! اگر میں تیرے اَوْلٰی و اَعْلٰی رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت کے لائق ہوں تو تُو ان کے ساتھ میرا نِکاح فرما دے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی یہ

عاجزی اور بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ بے مِثَال ادب خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی پاک بارگاہ میں مقبول ہوا اور اُس خالقِ بے نیاز عَزَّوَجَلَّ نے اس مخلصانہ دُعا کو شرفِ قبولیت سے نواز کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو وہ بے پایاں اعزاز اور بے مثال فضیلت عطا فرمائی کہ اس پر جتنا بھی ناز کیا جائے کم ہے یہی وجہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اس پر فخر کرتے ہوئے اکثر و بیشتر فرمایا کرتی تھیں: میں رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دیگر ازواجِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کی طرح نہیں ہوں کیونکہ ان کے نِکاح مہروں کے ساتھ ہوئے اور ان کے اَوْلِیَاء (یعنی باپ دادا وغیرہ) نے ان کے نِکاح کئے جبکہ میرا نِکاح خود ربّ تعالیٰ نے اپنے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ فرمایا اور میرے بارے میں قرآنِ کریم کی آیات نازِل فرمائیں جنہیں مسلمان پڑھتے ہیں اور ان میں کسی قسم کی تغییر و تبدیل ممکن نہیں۔[1]

نِکاح میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خصوصیت

خیال رہے کہ نِکاح کی شرائط میں سے ۲ دو مرد یا ایک مرد اور ۲ دو عورتیں گواہ ہونا بھی ہے لیکن سَیِّدُ الْاَنبیاء، محبوبِ کبریاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے یہ شرط نہیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نِکاح بغیر گواہوں کے ہی منعقد ہو جاتا ہے۔ امامُ الْحَرَمَیْن حضرتِ سَیِّدُنا عبد الملک بن عبد اللہ جُوَیْنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

1... الطبقات الکبریٰ، ذکر ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۴۱۳۲-زینب بنت جحش، ۸/۸۱.

فرماتے ہیں: زیادہ صحیح یہ ہے کہ رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نِکاح بغیر گواہوں کے ہی مُنْعَقِد ہو جاتا ہے کیونکہ گواہ مقرر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ نِکاح سے انکار نہ کیا جا سکے اور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جانب سے ایسا ہونا ناممکن و محال ہے، اگر اسے عورت کی طرف سے فرض کیا جائے تو یہ حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تکذیب ہو گی اور جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تکذیب کرے وہ کافِر ہے (لہٰذا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نِکاح میں گواہوں کی شرط نہیں)۔[1]

ایک مذموم رسم کا خاتمہ

اس بابرکت نِکاح سے زمانۂ جاہلیت کی ایک مذموم رَسْم کا خاتمہ بھی ہو گیا اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ دَورِ جاہلیت میں لوگ اپنے **مُتَبَنّٰی** (منہ بولے بیٹے) کو بھی صلبی و اصلی بیٹے کی طرح سمجھتے تھے اور اس کی مُطَلَّقَہ (طلاق یافتہ) یا بیوہ سے نِکاح کو حرام جانتے تھے۔ مِرْاٰۃُ المناجیح میں ہے: "حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے حضرتِ زید (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کو اپنا بیٹا بنایا تھا اور عَرَب میں دَسْتُور تھا کہ اپنے منہ بولے بیٹے کو حقیقی بیٹا سمجھتے تھے، اسے میراث بھی ملتی تھی، اس کی بیوی کو اپنی بَہُو سمجھتے تھے، اپنی طرف اس کی نسبت کرتے تھے۔ اس قاعِدے سے لوگ حضرتِ زید (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کو زید بن محمد کہتے تھے۔ جب حضرتِ

[1] ...نهاية المطلب، كتاب النكاح، باب ما جاء في امر رسول الله صلى الله عليه وسلم وازواجه في النكاح، ۱۲/۱۷.

زید بن حارِثہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ) نے جنابِ زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کو طلاق دی اور وہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نِکاح میں آئیں، تب لوگوں نے کہنا شروع کردیا (کہ) حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی بَہُو سے نِکاح کرلیا۔"[1] ان کے رَدّ میں **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے متعدد آیات نازِل فرمائیں، ایک مقام پر فرمایا:

فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ (پ۲۲، الاحزاب:۳۷)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب زید کی غرض اس سے نکل گئی تو ہم نے وہ تمہارے نِکاح میں دے دی کہ مسلمانوں پر کچھ حرج نہ رہے ان کے لے پالکوں (منہ بولے بیٹوں) کی بیبیوں میں، جب ان سے ان کا کام خَتم ہو جائے۔

بہرحال اس تمام تر تفصیل سے یہ مسئلہ مَعْلوم ہوگیا کہ لے پالک اور منہ بولے بیٹے کے وہ اَحکام نہیں ہوتے جو حقیقی بیٹے کے ہیں، جو لوگ یہ فرق ملحوظ نہیں رکھتے تھے ان کی اس غَلَط سوچ اور جاہلی رِوَاج کو داعیِ اِسْلام، محبوبِ خَیْرُ الْاَنام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے عمل سے چیلنج کر کے اس کا خاتمہ فرمایا اور اُمَّت پر یہ واضح ہو گیا کہ حضرتِ زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کو اگرچہ رسولُ **اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کمالِ شفقت ومہربانی سے اپنا بیٹا کہہ کر یاد فرمایا ہے لیکن آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے لئے وہ اَحْکام نہیں جو حقیقی بیٹے

---

1 ... مراٰۃ المناجیح، اہل بیت کے فضائل، پہلی فصل، ۸/ ۴۶۶۔

کے لئے ہوتے ہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حسین ترین لمحات

کاشانۂ نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں آنے کے بعد اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے زندگی کے حسین ترین لمحات کا آغاز کیا اور شب وروز مدینے کے چاند صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے انوار سے فیض پا کر دل میں عشقِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شمع کو مزید روشن اور چمک دار بنانے لگیں، آفتابِ رسالت، ماہتابِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے بہت محبت فرماتے تھے چنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، حضرتِ زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بہت پسند فرماتے تھے اور کثرت سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا ذِکر فرمایا کرتے تھے۔[2]

---

1 ...واضح رہے کہ یہ حکم خالی منہ بولے بیٹے یا بیٹی کا ہے، رِضَاعَت (یعنی دُودھ کے رِشتے) کا حکم اس سے علیحدہ ہے؛ اس میں دُودھ پلانے والی عورت بچے کی ماں بن جاتی ہے اور اُس کی اولاد اِس کے بھائی بہن، جس کی وجہ سے ان کا آپس میں نِکاح حرام ہو جاتا ہے۔ حُرْمَتِ رِضَاعَت کے تفصیلی اَحکام جاننے کے لئے دعوتِ اِسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1182 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" جلد دُوم کے صفحہ نمبر 36 تا 42 کا مُطَالَعہ کیجئے۔

2 ...الطبقات الکبرٰی، ذکر ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۴۱۳۲-زینب بنت جحش، ۸/۸۱.

واقعۂ اِفک میں سیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا مؤقف

شَعْبَانُ الْمُعَظَّم، پانچ ہجری جبکہ حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت میں آئے ابھی تقریباً نو یا دس ماہ ہی ہوئے تھے[1] کہ بعض بدباطن لوگوں نے سرکارِ ذی وقار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سب سے محبوب زوجۂ مُطَہَّرَہ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا پر انتہائی گھناؤنی تہمت لگائی اور وہ بازارِ بدتمیز بپا کیا کہ دِل دَہَل کر رہ جائیں، مُنافقین کا سردار عبد اللہ بن اُبَیّ بن سَلُول خاص طور پر اس تہمت میں پیش پیش رہا اس کے پاس تہمت سے متعلق باتیں کی جاتیں اور پھر انہیں پھیلایا جاتا جس سے بعض بھولے بھالے مخلص مسلمان بھی ان سیاہ باطنوں کے دامِ فریب میں پھنس کر تہمت میں شریک ہو گئے لیکن پھر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی پاک دامنی کے بیان میں قرآنِ کریم کی 18 آیات نازِل فرمائیں جس سے منافقین کی اس سازِش کا قلع قمع ہو گیا، ان کے دامِ فریب میں پھنسے ہوئے بھولے بھالے مسلمان تائب ہو کر سچے دل سے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں رُجُوع لائے اور اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو وہ عظیم مرتبہ عطا ہوا کہ اب جو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی پاک دامنی وعِفَّت مآبی میں ذرہ بھر بھی شک کرے دائرہ اسلام سے خارِج ہو کر کفر کے تاریک گڑھے میں جا پڑے۔ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی بَرَاءَت نازِل ہونے سے

---

1 ... سیرتِ سیِّد الانبیا، حصہ دُوُم، باب سِوُم، فصل چہارم، ص ۳۵۰، ماخوذاً.

پہلے جب سیّدِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے بارے میں حضرتِ زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی رائے دریافت فرمائی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں دیکھے اور سنے بغیر کوئی بات کہنے (یعنی جھوٹ بولنے) سے اپنے کانوں اور آنکھوں کی حِفاظت کرتی ہوں، **وَاللّٰہِ مَا عَلِمۡتُ اِلَّا خَیۡرًا** خدائے ذُوالجلال کی قسم! میں ان میں سراسر بھلائی ہی دیکھتی ہوں۔[1]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تعارفِ سیّدتنا زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی پاکیزہ حیات کے چند انمول لمحات ملاحظہ کئے کہ کس طرح آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کے آگے اپنا سرخم کر دیا اور حضرتِ سیّدُنا زید بن حارِثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے نِکاح کر لیا لیکن جب یہ شادی نبھائی نہ جا سکی اور بالآخر حضرتِ سیّدُنا زید بن حارِثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو طلاق دے کر رشتۂ اِزْدِواج سے آزاد کر دیا تو پھر بمُطابِقِ رِضائے الٰہی رسولِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو شرفِ زوجیت سے نوازا اور اس طرح سرکارِ

---

1. ...صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب حدیث الافک، ص۱۰۴۰، الحدیث: ۴۱۴۱.
ارشاد الساری، کتاب المغازی، باب حدیث الافک، ۷/ ۲۹۰، الحدیث: ۴۱۴۱.

اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رشتۂ اِزْدِواج میں منسلک ہونے کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا "اُمُّ المؤمنین" کے اعلیٰ منصب پر فائز ہو گئیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر کروڑوں رحمتوں اور بَرَکتوں کا نُزُول ہو اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے صدقے ہمارے گناہوں کی بخشش ہو۔ اب آیئے! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نام و نسب اور خاندان کے بارے میں بھی چند ضروری باتیں ملاحظہ فرمایئے، چنانچہ

نام و نسب

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام **بَرَّہ** تھا، **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تبدیل فرما کر **زینب** رکھا۔[1] آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے والِد کا نام **جحش** اور والِدہ کا نام **اُمَیْمَہ** ہے جو سرکارِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی ہیں۔[2] آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نسب اس طرح ہے: **"زینب بنتِ جَحْش بن رِیَاب بن یَعْمَر بن صبِرۃ بن مُرَّۃ بن کبیر بن غَنْم بن دُوْدَان بن اسد بن خُزَیمۃ"**[3]

رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسب کا اِتِّصال

حضرتِ خُزَیْمَہ میں جا کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نسب رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نسب شریف سے مل جاتا ہے۔ حضرتِ خُزَیْمَہ،

---

1 ...صحیح البخاری، کتاب الادب، باب تحویل الاسم...الخ، ص۵۳۲، الحدیث:۶۱۹۲.

2 ...اسد الغابة، حرف الزاء، ۶۹۵۵-زینب بنت جحش، ۷/۱۲۶.

3 ...الطبقات الکبریٰ، ذکر ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم، ۴۱۳۲-زینب بنت جحش، ۸/۸۰.

رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے 15 ویں دادا جان ہیں اور والِدہ کی طرف سے دوسری پشت میں ہی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نسب حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نسب شریف سے مل جاتا ہے کیونکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی والِدہ اُمَیْمَہ، حضرتِ عَبْدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بیٹی اور حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی ہیں۔

کُنْیَت و اَلقاب

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی کنیت اُمِّ حَکَم ہے، سرکارِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اَوَّاھَہ کے لقب سے نوازا ہے چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن شدّاد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ عُمَر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ارشاد فرمایا: ”اِنَّ زَیْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ لَاَوَّاھَۃٌ زینب بنتِ جحش اَوَّاھَہ ہے۔“ ایک شخص نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اَوَّاھَہ سے کیا مُراد ہے؟ اِرْشاد فرمایا: ”اَلْمُتَخَشِّعُ الْمُتَضَرِّعُ خُشُوع کرنے والی اور خُدا کے حُضُور گڑگڑانے والی۔[1]

مروی احادیث کی تعداد

احادیث کی مُرَوَّجہ کُتُب میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی احادیث کی تعداد 11 ہے جن میں سے دو۲ مُتَّفَقٌ عَلَیْہ (یعنی بخاری و مسلم دونوں میں) اور بقیہ نو۹

1 ...اسد الغابۃ، حرف الزاء، ٦٩٥٥-زینب بنتِ جحش، ۷/ ۱۲۸.

دیگر کتابوں میں ہیں۔[1]

چند افرادِ خانہ کا تذکرہ

خَلقی و خُلقی اَوْصافِ حمیدہ (یعنی حسنِ صورت و حسنِ سیرت) کے ساتھ ساتھ خاندانی عظمت و شرافت سے بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنهَا کو خوب نوازا تھا کیونکہ آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنهَا کی والِدہ **اُمَیمہ بنتِ عَبْدُ الْمُطَّلِب**، رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی پھوپھی ہیں، اس لحاظ سے آپ، حُضُورِ اقدس صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی پھوپھی زاد بھی ہوئیں، نیز آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنهَا کے خاندان کے کئی افراد اسلام کے نور میں نہا کر آسمانِ ہِدایت کے روشن ستارے بن کر ابھرے جن میں سے چند کا یہاں ذِکر کیا جاتا ہے، چنانچہ

حضرتِ عبد اللہ بن جحش رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنهُ

آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنهُ، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنهَا کے بھائی ہیں، حُضُورِ اقدس صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے دارِ ارقم میں داخِل ہونے سے پہلے مُشَرَّف بہ اسلام ہو چکے تھے، حَبَشہ کی طرف دونوں ہجرتوں نیز ہجرتِ مدینہ میں شریک رہے، سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے انہیں ایک لشکر پر امیر بنا کر بھیجا تھا اور یہ پہلے شخص ہیں جنہیں آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے امیرِ لشکر بنایا، غزوۂ بدر و اُحُد میں بھی شریک ہوئے اور اُحُد میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔[2]

---

1 ... مدارج النبوۃ، قسم پنجم، باب دُوُم در ذکرِ ازواجِ مطہرات، ۲/۴۷۹.

2 ... اسد الغابة، باب العين والباء، ۲۸۵۸ - عبد الله بن جحش، ۱۹۵/۳، ملتقطًا.

حضرتِ ابو احمد بن جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ بھی اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهَا کے بھائی ہیں، حَبَشَہ اور مدینہ کی ہجرتوں میں اپنے بھائی حضرتِ عبد اللہ بن جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ کے ہمراہ تھے، شاعِر اور اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے ہیں، مروی ہے کہ آپ نابینا تھے مگر بغیر کسی قائد (رَہ نُما) کے مکہ کی اونچی نیچی جگہوں میں گُھوم پِھر لیا کرتے تھے۔[1]

حضرتِ حمنہ بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهَا

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهَا، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهَا کی بہن ہیں، جلیل القدر صحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا مصْعَب بن عُمیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه کے نِکاح میں تھیں، اِنہوں نے غزوۂ اُحُد میں جامِ شہادت نوش فرمایا پھر عشرۂ مبشرہ میں سے ایک جلیل القدر صحابیِ رسول حضرتِ طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه نے آپ سے نِکاح کیا اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهَا کے بطن سے حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ کے دو۲ بیٹے محمد اور عمران پیدا ہوئے۔ حضرتِ سیِّدَتُنا حمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهَا خود بھی غزوۂ اُحُد میں شریک ہوئیں اور پیاسوں کو پانی پِلانے اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرنے کی خدمات سرانجام دیں۔[2]

---

1 ...المرجع السابق، حرف الهمزة، ٥٦٦٩-ابو احمد بن جحش، ٦/ ٥.

2 ...المرجع السابق، حرف الحاء، ٦٨٥٧-حمنة بنت جحش، ٧/ ٧١، ملتقطًا.

۔ حضرتِ اُمِّ حبیبہ بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بہن ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی رِوایت کے مُطابِق آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، عشرۂ مبشرہ کے ایک جلیل القدر صحابی حضرتِ سیِّدُنا عبد الرّحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نِکاح میں تھیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

متفرق فضائل ومناقب

دنیا سے بے رغبتی اور بے مِثال سخاوت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یوں تو اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے بہت سے اعلٰی اَوصاف عطا فرمائے تھے لیکن ان میں سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا وہ وَصْف جو بہت ہی نمایاں تھا وہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی دنیا سے بے رغبتی اور بے مثال سخاوت ہے۔ دنیا کی عارِضی آسائشیں اور اس کی زیب وزینت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی نظر میں کچھ وَقْعَت (عزت) نہ رکھتی تھیں اس لئے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اس فانی دنیا میں دل لگانے کے بجائے ہمیشہ اور ہر وَقْت آخرت میں بلند وبالا مرتبوں کے حُصُول کے لئے کوشاں رہتی تھیں چنانچہ حضرتِ سیِّدَتُنا بَرزَہ بنتِ رافع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے

---

1 ...المستدرك للحاكم، كتاب معرفة الصحابة رضی الله عنهم، ۲۸۷۷-ذکر ام حبیبة واسمها...الخ، ۵/۸۳، الحدیث: ۶۹۹۱.

رِوَایَت ہے کہ ایک دفعہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی طرف کوئی عطیہ بھیجا، جب وہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے پاس پہنچا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، عُمَر کی بخشش فرمائے، میری دوسری بہنیں اس کی مجھ سے زیادہ حق دار ہیں۔ لوگوں نے عرض کی: یہ سب آپ ہی کا ہے۔ اس پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے **سُبۡحٰنَ اللّٰہِ** کہا اور اس سے پَردہ کر لیا اور کہا: اس پر کپڑا ڈال دو۔ پھر حضرتِ برزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے کہنے لگیں کہ اس میں سے مٹھیاں بھر بھر کر بنو فلاں اور بنو فلاں کے پاس لے جاؤ، یہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے قریبی رشتے دار اور کچھ یتیم بچے تھے۔ (حضرت بَرۡزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا اسے تقسیم کرتی رہیں) حتی کہ جب عطیے کا تھوڑا سا مال باقی رہ گیا تو عرض کیا: اے اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا! بخدا، اس میں ہمارا بھی حق ہے۔ فرمایا: جو کچھ کپڑے کے نیچے بچا ہے تمہارا ہے، پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے اپنے دستِ مُبارَک آسمان کی طرف اٹھا دیئے اور عرض کی: مولیٰ! آئندہ سال عمر کا کوئی ہدیہ مجھ تک نہ پہنچے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی دُعا کو قبول فرمایا اور پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا انتقال ہو گیا۔[1]

دست کاری کر کے صدقہ

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی سخاوت سے

---

1 ...الطبقات الکبریٰ، ذکر ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ٤١٣٢-زینب بنت جحش، ٨/٨٦، ملتقطًا.

متعلق ایک یہ بات بہت مشہور ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا دست کاری (ہاتھ سے کام) کرتی تھیں اور پھر راہِ خدا میں صدقہ کر دیتیں چنانچہ روایت ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا دست کاری کرنے والی خاتون تھیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کھالیں دباغ کر انہیں سلائی کرتیں اور پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں صدقہ کر دیتیں۔[1]

مقام و مرتبہ

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے بعد بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں ایک خاص مقام حاصِل تھا حتی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سب سے محبوب زوجہ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا فرماتی ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں مقام و مرتبے کے اعتبار سے یہ میرے برابر تھیں۔ اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے چند اعلیٰ اَوصاف کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتی ہیں: میں نے ان سے بڑھ کر دین دار، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والی، حق بات کہنے والی، صلہ رحمی کرنے والی اور صدقہ و خیرات کرنے والی کوئی عورت نہیں دیکھی۔[2]

حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے وفات پانے کے بعد ایک بار حضرتِ سیِّدُنا عُرْوَہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے عرض کیا: خالہ جان! رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی

---

1 ... المستدرك للحاكم، كتاب معرفة الصحابة، ۲۸۰۷-كانت زينب صناعة اليد، ۵/۳۲، الحديث: ۶۸۵۰.

2 ... صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب في فضائل عائشة، ص ۹۵۰، الحديث: ۲۴۴۲.

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کون سی زوجہ مُطَہَّرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا زیادہ محبوب تھیں؟ فرمایا: میں اس بارے میں کچھ زیادہ نہیں جانتی، ہاں! زینب بنتِ جحش اور اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں خاص مقام حاصل تھا اور میرا خیال ہے کہ میرے بعد یہ دونوں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سب سے زیادہ محبوب تھیں۔[1]

پابندیٔ شریعت

شریعت نے میت پر تین۳ دن تک سوگ کرنے کی اجازت دی ہے، کوئی چاہے کیسی ہی بزرگ ہستی کیوں نہ ہو تین۳ دن سے زیادہ سوگ کی اجازت نہیں، ہاں! بیوی کو خاوند کی وفات پر چار۴ ماہ اور دس دن تک سوگ کرنا واجِب ہے اور اس میں کسی قسم کی کمی بیشی جائز نہیں۔ اُمَّتِ مسلمہ کا سب سے پہلا گروہ جو کہ صحابہ وصحابیات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن پر مشتمل تھا، انہوں نے دیگر احکامِ شرعیہ کی طرح اس حکمِ شرعی پر بھی عمل کر کے قابلِ تقلید نمونہ پیش کیا ہے، آیئے! اس سلسلے میں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا عمل ملاحظہ کیجئے، چنانچہ رِوایَت ہے کہ جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بھائی کا انتقال ہوا تو (غَالِباً تین۳ دن کے بعد) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے خوشبو منگوا کر لگائی اور فرمایا: خدائے ذُوالْجلال کی قسم! مجھے خوشبو کی کوئی حاجت نہیں، مگر میں نے اپنے

---

1 ...الطبقات الکبریٰ، ذکر ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۴۱۳۲-زینب بنت جحش، ۸/۹۱.

سرتاج، صاحبِ مِعْراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا: ”**لَایَحِلُّ لِاِمْرَاَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ تُحِدُّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَّعَشْرًا** یعنی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کو یہ جائز نہیں کہ وہ کسی میت پر تین۳ دن سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند کا سوگ چار۴ ماہ اور دس دن ہے۔“[1]

سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! کیسا جذبہ اور احکامِ شرع پر عمل کا کس قدر شوق ہے، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ان کے صدقے ہمیں بھی شریعت کی پابندی اور سنّتوں سے محبت وعشق عطا فرمائے۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیدتنا زینب رضی اللہ تعالٰی عنہا کی پاکیزہ حیات کے چند نمایاں پہلو

- آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا **حُضُور سیِّد المرسلین** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجۂ مُطَہَّرہ اور اُمُّ المؤمنین (تمام مؤمنوں کی امی جان) ہیں۔
- رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ساتھ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نِکاح خود ربّ تعالٰی نے فرمایا اور حضرتِ سیِّدُنا جبْرِیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس نِکاح کے گواہ ہیں۔
- جب رسولِ خُدا، احمدِ مجتبٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

---

[1] ...صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب حد المرأۃ...الخ، ص۳۶۳، الحدیث: ۱۲۸۲۔

عَنْہَا سے نِکاح کے بعد ولیمہ فرمایا تو اس موقعے پر آیتِ حجاب نازِل ہوئی جس سے غیر محرم عورتوں اور مردوں کے درمیان پردہ فرض ہو گیا۔

- آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نانا جان اور رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دادا جان ایک ہی شخص حضرتِ سیِّدُنا عَبْدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔
- آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے ہیں۔[1]
- آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حَبَشَہ کی طرف دونوں ہجرتوں اور ان کے بعد ہجرتِ مدینہ میں بھی شرکت فرمائی۔[2]
- رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دنیا سے ظاہری پردہ فرمانے کے بعد ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ میں سے سب سے پہلے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا انتقال ہوا۔[3]

رسولِ خُدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیشین گوئی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! انسانی فطرت ہے کہ انسان ہر تکلیف دہ چیز کو ناپسند کرتا اور اس سے دُور بھاگتا ہے لیکن جب کوئی تکلیف محبوب کا قُرب پانے اور اس

1... اسی کتاب کا صفحہ نمبر 24 ملاحظہ کیجئے۔
2... اسد الغابة، باب العين، ۲۸۵۸ – عبد الله بن جحش، ۳/۱۹۵.
3... تفصیل آگے آرہی ہے۔

سے ملاقات کا ذریعہ ہو تو پھر یہ دُکھ نہیں بلکہ کیف وسُرور دیتی ہے یہی وجہ ہے کہ موت کے نہایت تکلیف دہ شے ہونے کے باوجود **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے برگزیدہ بندوں کو اس کا شدت سے انتظار رہتا تھا کیونکہ دنیا ان کے لئے قید خانہ اور موت اس قید سے رہائی کا پروانہ ہوا کرتی ہے نیز یہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے وِصال (ملاقات) کا ذریعہ بھی ہے، اسی لئے رسولِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس دنیا سے پردۂ ظاہِری فرما جانے کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواجِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کو شدت سے اس کا انتظار رہا اور یہ جاننے کے لئے کہ کون آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ سب سے جلد ملیں گی، وہ اپنے ہاتھوں کو آپس میں ناپا کرتی تھی کیونکہ انہیں ان کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ غیبی خبر دی تھی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ سب سے پہلے وہ زوجہ مُطَہَّرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا ملیں گی جن کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں چنانچہ ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ نے اس فرمانِ عالی کا ظاہِری معنیٰ مراد لے کر اپنے ہاتھوں کو ناپنا شروع کر دیا لیکن جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد سب سے پہلے حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا انتقال ہوا تب انہیں معلوم ہوا کہ لمبے ہاتھوں سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مراد زیادہ صدقہ کرنا تھی جیسا کہ بخاری شریف میں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے رِوایت ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کسی زوجۂ مُطَہَّرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض

کی: ہم میں سے کون سب سے پہلے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملے گی؟ فرمایا: جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں۔ انہوں نے چھڑی لے کر ہاتھوں کو ناپا تو حضرتِ سیِّدَتُنا سودہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے ہاتھ سب سے لمبے نکلے لیکن بعد میں ہم نے جانا کہ لمبے ہاتھوں سے مراد زیادہ صدقہ دینا تھا اور ہم میں سب سے پہلے وہی (حضرتِ زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا) رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملیں۔[1]

انتقالِ پُرملال

رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پردۂ ظاہری فرمانے کے تقریباً 10 سال بعد 20ھ کو زمانۂ خلافتِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے پیکِ اجل کو لبیک کہا اور اس دارِ ناپائیدار سے رخصت ہو کر اپنے آخرت کے سفر کا آغاز فرمایا۔ انتقال سے پہلے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے چند وصیتیں کیں، فرمایا: میں نے اپنا کفن تیار کر رکھا ہے، ہو سکتا ہے کہ حضرتِ عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ بھی کفن بھیجیں اگر وہ بھیجیں تو کسی ایک کو صدقہ کر دینا اور مجھے قبر میں اتارنے کے بعد اگر میرا پٹکا بھی صدقہ کر سکو تو کر دینا۔ مزید فرمایا کہ مجھے رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چارپائی پر اٹھایا جائے اور اس پر نَعْش[2] بنائی جائے۔ جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا انتقال ہو گیا تو امیر المؤمنین

---

1 ...صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الشحیح الصحیح، ص۳۹۷، الحدیث: ۱۴۲۰.

2 ...جنازے کی چارپائی پر دَرَخت کی ٹہنیوں کو باندھ کر کپڑا ڈال دیا جاتا ہے جس سے یہ قبے کی طرح بن جاتا ہے، اسے نَعْش کہتے ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے خزانے میں سے کفن کے لئے کپڑے بھیجے انہیں میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو کفن دیا گیا اور جو کفن آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے خود تیار کر رکھا تھا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی بہن حضرتِ سیِّدَتُنا حمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے حسبِ وصیت اسے صدقہ کر دیا۔[1]

قبر پر نصب ہونے والا پہلا خیمہ

جس دن اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا انتقال ہوا تھا وہ شدید گرمی کا دِن تھا اس لئے پہلی مرتبہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی تُربت مُبارَک پر خیمہ لگایا گیا چنانچہ رِوایت میں ہے کہ جب حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ قبر بنانے والوں کے پاس سے گزرے جو سخت گرم دِن میں حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے لئے قبر بنا رہے تھے تو فرمانے لگے کہ مجھے ان پر خیمہ لگا دینا چاہئے۔ یہ پہلا خیمہ تھا جو جَنَّتُ الْبَقِیۡع میں کسی قبر پر لگایا گیا۔[2]

حضرتِ ابو احمد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی عقیدت و محبت

جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا جنازہ لے جایا گیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے بھائی حضرتِ سیِّدنا ابو احمد بن جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے بھی چارپائی کو اُٹھا رکھا تھا اور

---

1 ...الطبقات الكبرى، ذكر ازواج رسول الله صلى الله عليه وسلم، ٤١٣٢-زينب بنت جحش، ٨/٨٠.

2 ...المستدرك للحاكم، كتاب معرفة الصحابة، ٢٨٠٤-نكاح النبى بزينب بنت جحش، ٣١/٥، الحديث: ٦٨٤٦.

روتے جارہے تھے، یہ نابینا تھے، حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ان سے فرمایا: اے ابواحمد! آپ چارپائی سے دُور ہو جایئے تاکہ چارپائی پر لوگوں کی بھیڑ آپ کو مشقت میں نہ ڈالے۔ حضرتِ ابواحمد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ”یَاعُمَرُ! ھٰذِہِ الَّتِیْ نِلْنَا بِھَا کُلَّ خَیْرٍ وَّاِنَّ ھٰذَا یُبَرِّدُ حَرَّ مَا اَجِدُ اے عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ! یہ وہ ہیں کہ ہمیں ہر بھلائی انہیں کے وسیلے سے ملی ہے اور ان کے جنازے کی چارپائی کو اُٹھا کر چلنا اس دُکھ کی گرمی کو ٹھنڈا کر دے گا جو میں ان کی جدائی کی وجہ سے محسوس کرتا ہوں۔“ ایک بھائی کے اپنی بہن کے ساتھ یہ پیار ومحبت اور عقیدت بھرے جذبات دیکھ کر حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: پکڑے رکھو، پکڑے رکھو۔[1]

نمازِ جنازہ اور تدفین

حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں، پھر جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو تدفین کے لئے قبر کے پاس لایا گیا تو حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: جب یہ پاک بی بی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیمار ہوئیں تو میں نے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دیگر ازواجِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کے پاس ایک قاصِد کو یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ ان کی تیمارداری اور دیکھ بھال کون کرے گا؟ اُمَّہَاتُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

1 ...المرجع السابق، الحدیث: ٦٨٤٧.

عَنْہُنَّ نے فرمایا: ہم کریں گی۔ اور میں نے جان لیا کہ انہوں نے سچ کہا ہے۔ پھر جب ان کا انتقال ہو گیا تو میں نے قاصِد کو پوچھنے کے لئے بھیجا کہ کون انہیں غسل دے کر خوشبو لگائے گا اور کفن پہنائے گا؟ اُمَّہاتُ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ نے کہلا بھیجا کہ یہ سب کام ہم کریں گی۔ اور میں نے جان لیا کہ انہوں نے سچ کہا ہے۔ پھر میں نے ان کی طرف قاصِد کو بھیجا کہ کون ان کی قبر میں اتر سکتا ہے؟ اُمَّہاتُ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ نے فرمایا: جسے ان کی حیاتِ ظاہری میں ان کے پاس آنا جائز تھا۔ میں نے جان لیا کہ انہوں نے سچ فرمایا ہے۔ لہٰذا اے لوگو! تم الگ ہو جاؤ۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے لوگوں کو ان کی قبر مبارک کے قریب سے ہٹا دیا۔[1]

تدفین کے وَقْت حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیگر اکابر صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی قبر مبارک کے پاؤں کی طرف کھڑے ہوئے تھے اور حضرتِ ابو احمد بن جحش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قبر کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر حضرتِ عمر بن محمد بن عبد اللّٰہ بن جحش (اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بھتیجے)، حضرتِ اُسامہ (سوتیلے بیٹے)، حضرتِ عبد اللّٰہ بن ابو احمد بن جحش (بھتیجے)، حضرتِ محمد بن طلحہ بن عُبَیْدُ اللّٰہ (بھانجے) رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے قبر میں اتر کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو قبر میں اتارا۔[2]

---

1. ...الطبقات الکبریٰ، ذکر ازواج رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم، ٤١٣٢-زینب بنت جحش، ٨/٨٧.
2. ...المرجع السابق، ص٩٠.

مالِ وراثت

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے وراثت میں کوئی مال نہیں چھوڑا صرف ایک گھر تھا جسے بعد میں وُرَثاء نے ولید بن عبد الملک کے ہاتھ فروخت کر دیا چنانچہ حضرتِ عثمان بن عبد اللہ جحشی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنت جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ترکے میں کوئی درہم و دینار نہیں چھوڑا، ان سے جتنا ہو سکتا صدقہ کر دیا کرتی تھیں آپ مسکینوں کی پناہ گاہ تھیں۔ ترکے میں آپ نے اپنا گھر چھوڑا جب ولید بن عبد الملک نے مسجد نبوی شریف کو شہید کر کے وسیع کیا تو آپ کے وُرَثاء نے پچاس ہزار دِرْہَم کے بدلے وہ گھر اس کے ہاتھ بیچ دیا۔[1]

سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی افسردگی

جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی وفات ہوئی تو اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اس موقعے پر افسردگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: ایک قابلِ تعریف اور فقید المثال خاتون چل بسی جو یتیموں اور بیواؤں کی پناہ گاہ تھیں۔ نیز حضرت سیِّدنا عُروہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ جب اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا انتقال ہوا تو اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا انہیں یاد کر کے رو رہی تھیں اور ان کے لئے دُعائے رحمت کر رہی تھیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے اس

---

1 ...المرجع السابق.

بارے میں کچھ کہا گیا تو فرمایا: زینب نیک خاتون تھیں۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواجِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُنَّ کی پاکیزہ حیات ہمیں زندگی گزارنے کے لئے بہترین راہِ عمل فراہم کرتی ہے، ہمیں ان کی پاکیزہ سیرت و کردار کے سانچے میں ڈھل کر زندگی گُزارنی چاہیے، دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول یہی سوچ وفِکْر دیتا ہے اور اس کی یہی کوشش ہیں کہ مسلمان اپنے اسلافِ کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی راہ پر چلیں اور ان کے طریقے کو اپنا حرزِ جاں بنا کر دنیا وآخرت میں سرخروئی حاصل کریں، **اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ! بے شمار اسلامی بہنیں اس مَدَنی ماحول کے ساتھ منسلک ہو کر اس مَدَنی مقصد کے حُصُول کے لئے کوشاں ہیں اور اسلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی سیرت کے خوشنما پھولوں سے خوشبو پا کر اپنی زندگیوں کو خوشبودار بنا رہی ہیں، آیئے! ایک ایسی ہی اسلامی بہن کی مَدَنی بہار مُلَاحظہ کیجئے، چنانچہ

صلوٰۃ و سلام کی عاشقہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے **مکتبۃ المدینہ** کے مطبوعہ 32 صَفْحات پر مشتمل رِسالے **"صلوٰۃ و سلام کی عاشقہ"** صفحہ ایک پر ہے: باب المدینہ (کراچی) کے علاقہ رنچھوڑ لائن کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ میری حقیقی بہن (عمر تقریباً 22سال) نے غالِباً 1994ء میں شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، بانِیِ

[1] ...المرجع السابق، ص ۹۱.

دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہو کر عطّاریہ بننے کا شرف حاصِل کیا، اس عطّاری نسبت کی برکت سے ان کی زندگی میں مَدَنی اِنْقِلاب برپا ہو گیا، پنج وقتہ نماز پابندی سے پڑھنے لگیں اور جب یہ پتا چلا کہ میرے پیر و مُرشِد امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ T.V کو سخت ناپسند فرماتے ہیں تو اسی دن سے میری بہن شبانہ عطّاریہ نے T.V دیکھنا چھوڑ دیا، گھر کے افراد T.V چلاتے تو یہ دوسرے کمرے میں چلی جاتیں۔

1995 ء میں ان کی طبیعت خراب ہوئی، عِلاج کروایا مگر دن بدن حالت بگڑتی چلی گئی حتی کہ اس قدر کمزور ہو گئیں کہ بغیر سہارے کے بیٹھ بھی نہیں سکتی تھیں۔ وہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کی برکت سے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُود و سلام پڑھا کرتیں۔ جمعہ کے دن جب عاشقانِ رسول کی مَسَاجِد سے بعد نمازِ جمعہ پڑھے جانے والے صلوٰۃ و سلام...

ع مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

کی مدھ بھری صدائیں ان کے کانوں تک پہنچتیں تو ان پر سُرور کی کیفیت طاری ہو جاتی۔ وہ شدید تکلیف و کمزوری کے باوجود کھڑکی کا سہارا لے کر پردے کی احتیاط کے ساتھ اَدَباً کھڑی ہو جاتیں اور صلوٰۃ و سلام کی صداؤں میں گم ہو جاتیں۔ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے حتی کہ بار بار روتے روتے ہچکیاں بندھ جاتیں اور جب تک مختلف مَسَاجِد سے صلوٰۃ و سلام کی آوازیں آنا بند نہ

ہوتیں وہ اسی طرح ذوق و شوق اور رِقّت کے ساتھ صلوٰۃ وسلام میں حاضِر رہتیں۔ گھر والے ترس کھا کر بیٹھنے کا مشورہ دیتے تو روتے ہوئے انہیں منع کر دیتیں۔ ان کی زبان پر وقتاً فوقتاً بِسْمِ اللہِ، کلمہ طیبہ اور دُرُودِ پاک کا وِرْد جاری رہتا۔

15 رَمَضانُ المبارَک 1415ھ کو اُنہوں نے بڑی بہن سے پانی مانگا، پانی پینے سے قبل دوپٹا سر پر رکھا، بِسْمِ اللہِ شریف پڑھی اور پھر پانی پی کر ایک دم لیٹ گئیں۔ بہن نے سنبھالنے کی کوشش کی تو دیکھا کہ اُن کی رُوح قَفَسِ عُنْصُرِی سے پرواز کر چکی تھی۔ عرصہ دراز تک بیمار رہنے کے باعث میری بہن سُوکھ کر کانٹا بن چکی تھی۔ چہرے کی ہڈیاں نکل آئی تھیں، پھنسیاں بھی ہو گئیں تھیں اور رنگت سِیاہی مائل ہو چکی تھی مگر جب انہیں بعدِ وفات غسل دے کر کفن پہنایا گیا تو ہم نے دیکھا کہ حیرت انگیز طور پر میری بہن کا چہرہ پُر گوشت اور روشن ہو گیا اور چہرے کی تمام پھنسیاں بھی حیرت انگیز طور پر صاف ہو چکی تھیں۔

»»»»»» ... «.» ... ««««««

عاجزی اختیار کرنے کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔[المعجم الاوسط، ۳/۳۸۲، الحدیث: ٤٨٩٤]

سیرتِ حضرت جُوَیرِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا

نورانی چہرے والا شخص

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عَلِیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے رِوایت ہے کہ جس شخص نے روزِ جمعہ نبیِّ اکرم، شفیعِ مُعَظَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا قیامت کے دن وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر نوروں میں سے ایک نور ہو گا جسے دیکھ کر لوگ حیرت سے کہیں گے: یہ کیا عمل کرتا تھا (جس کی وجہ سے اس کا چہرہ اس قدر پُرنور ہے)؟[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسلمانوں کے اپنے پیارے وطن **مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ** زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا سے ہجرت کر آنے کے بعد بھی ظالم و فتنہ پرداز کفار اور مُشْرِکین چین سے نہ بیٹھے بلکہ اس کے بعد تو وہ مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے درپے ہو گئے جس کے نتیجے میں اِسلام و کفر کے درمیان کئی فیصلہ کن جنگیں ہوئیں اور سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بنفسِ نفیس ان میں شرکت فرما کر اسلام کے پرچم کو بلند فرمایا۔ خیال رہے کہ وہ جنگ جس میں خود **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی شریک ہوں، غزوہ کہلاتی ہے۔ ان غزوات میں سے ایک غزوۂ بنی مُصْطَلِق بھی ہے اور اسے غزوۂ مُرَیْسِیع (مُ-رَیْ-سِیْ-عْ) بھی کہا جاتا ہے۔

---

1 …شعب الایمان، باب الحادی والعشرون، فصل فی فضل الصلوات علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الجمعۃ، ۳/۱۱۲، الحدیث: ۳۰۳۶.

غزوۂ مریسیع

مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا سے تقریباً آٹھ ۸ منزل کے فاصلے پر ایک کنواں ہے، جسے مُرَیْسِیع کہا جاتا ہے۔[1] چونکہ قبیلہ بنی مصطلق کے ساتھ یہ غزوہ اسی مقام پر ہوا تھا اسی لئے اسے غزوۂ مُرَیْسِیع بھی کہا جاتا ہے۔

غزوۂ مریسیع کا پسِ منظر

قبیلہ بنی مصطلق کے ساتھ یہ کارزار (جنگ) برپا ہونے کا سبب یہ بات تھی کہ رسولِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خبر پہنچی کہ قبیلہ بنی مُصْطَلِق کے سردار حارِث بن ابوضِرار نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جنگ کے لئے اپنی قوم اور دیگر اہلِ عرب میں سے حَتَّی الْمَقْدُور افراد کو جمع کر لیا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خبر کی تصدیق اور حالات معلوم کرنے کی غرض سے حضرتِ بُرَیْدَہ بن حُصَیْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بھیجا۔ چلتے وَقْت حضرتِ بُرَیْدَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بوقتِ ضرورت ایسی بات کہنے کی اجازت طلب کی جو واقع کے خِلاف ہو تاکہ پکڑے جانے کی صورت میں خِلافِ واقع بات کرکے کافروں کے شر سے چھٹکارا پا سکیں، رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اجازت عطا فرما دی چنانچہ پھر یہ سفر کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔

---

1 ...طبقات الکبریٰ، ذکر عدد مغازی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، غزوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المریسیع، ۲/ ٤٨.

سیِّدُنا بریدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ قبیلہ بنی مصطلق میں...

چلتے چلتے جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ قبیلہ بنی مُصْطَلق میں پہنچے تو وہاں ایک لشکر دیکھا۔ بنی مصطلق کے لوگوں نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کو دیکھ کر پوچھا: کون ہو؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے جواب دیا: تم ہی میں سے ہوں، جب مجھے **مُحَمَّد** بن عبد اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے خِلاف تمہاری لشکر کشی کی خبر پہنچی تو میں چلا آیا۔ میں اپنی قوم اور ان لوگوں میں جا کر پِھروں گا جو میری بات مانتے ہیں اس طرح ہم سب یک جان ہو کر اُنہیں جڑ سے اُکھاڑ پھینکیں گے۔ حضرتِ سیِّدُنا بُرَیدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی بات سن کر خاندانِ بنی مصطلق کا سردار حارِث بن ابو ضِرار کہنے لگا: ہم بھی یہی چاہتے ہیں، لہٰذا اس کام میں دیر مت کرو۔ حضرتِ سیِّدُنا بُرَیدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے کہا: میں ابھی جا کر اپنی قوم کا ایک بڑا لشکر تمہارے پاس لے آتا ہوں۔ اس پر وہ لوگ بہت خوش ہوئے۔

رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِطّلاع

پھر حضرتِ سیِّدُنا بُرَیدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ واپس آئے اور سلطانِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اُن کے ناپاک ارادوں کے بارے میں بتایا جسے سن کر پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کو جنگ کے لئے بلایا تو یہ شمعِ رسالت کے پروانے جو ہر وَقْت جان کی بازی لگانے کے لئے تیار رہتے تھے، فوراً لبیک کہتے ہوئے حاضرِ خدمت ہو گئے۔ یہ پانچ ۵ ہجری کا واقعہ تھا جبکہ شعبان کی دو ۲ راتیں گزر چکی تھیں۔ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان گھوڑے

بھی ساتھ لائے، یہ کُل 30 گھوڑے تھے جن میں سے 10 مُہاجِرین کے تھے اور ان میں سے دو۲ گھوڑے لِزَاز اور ظَرِب سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اور 20 گھوڑے انصار کے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا پر اپنے پیچھے حضرتِ زید بن حارِثہ، حضرتِ ابو ذر غِفاری یا حضرتِ نُمَیْلَہ (نُ-مَیْ-لَہ) بن عبد اللہ لَیثی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم میں سے کسی کو خلیفہ مُقرّر فرمایا اور ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ میں سے حضرتِ عائشہ اور حضرتِ اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کو اپنے ساتھ لیا۔

غزوے میں مُنافِقین کی شرکت

اس غزوے میں بہت سے ایسے مُنافِقین بھی شریک ہوئے جو پہلے کبھی کسی غزوے میں شریک نہیں ہوئے تھے ان میں سے عبد اللہ بن اُبَیّ بن سَلُوْل اور زَید بن صَلْت بھی تھے۔ انہیں جہاد میں شرکت کا کوئی شوق نہیں تھا بلکہ ان کی غرض تھوڑے سفر سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے دُنیَوی مال و متاع کا حُصُول تھا۔

لشکرِ اسلام کا پڑاؤ اور ایک شخص کا قبولِ اسلام

نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سفر کرتے ہوئے جب اس مقام پر پہنچے جہاں پڑاؤ کرنا تھا تو یہاں قبیلہ عَبْدُ القیس کے ایک آدمی نے حاضِر ہو کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سلام عرض کیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَرْیافت فرمایا: تمہارا گھر بار کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا: رَوْحَاء کے مقام میں۔ فرمایا: کہاں کا اِرادہ ہے؟ عرض کیا: آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے

پاس ہی آنا چاہتا تھا اور میں اس لئے حاضِر ہوا ہوں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لاؤں اور جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لائے ہیں اس کے حق ہونے کی گواہی دوں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَعِیَّت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دشمنوں سے لڑوں۔ اس پر پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا بیان کرتے ہوئے فرمایا: "**اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ هَدَاكَ لِلۡاِسۡلَامِ** سب خوبیاں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے تمہیں اسلام کی ہدایت فرمائی۔"[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس طرح کفر کی تاریک اور ٹیڑھی راہوں میں بھٹکنے والا یہ شخص حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دستِ حق پرست پر بیعت ہو کر صِرَاطِ مستقیم کی روشن و مُنَوَّر راہ پر گامزن ہو گیا۔

بنی مصطلق کے جاسوس کا سر تن سے جُدا

سیِّدِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس مشرکین کا ایک جاسوس پکڑ کر لایا گیا، اسے قبیلہ بنی مصطلق کے سردار حارِث بن ابوضِرار نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں خبر لانے کے لئے بھیجا تھا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے لشکرِ کفار کے بارے میں پوچھا اس نے کچھ نہ بتایا پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے اِسْلام قبول کرنے کی دعوت دی اس نے اس سے بھی انکار کر دیا تو مدینے کے تاجدار، دوعالَم کے مالِک و مختار صَلَّی اللہُ

---

1 ...السيرة الحلبية، باب ذكر مغازيه، غزوة بنی المصطلق، ۲/۳۷۷، ملتقطًا.

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو حکم فرمایا اور انہوں نے اس کا سر تن سے جُدا کر دیا۔ جب حارِث کو رسولِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جنگ کے لئے کُوچ فرمانے اور اپنے جاسوس کے قتل کا عِلْم ہوا تو وہ اور اس کے ساتھ والے بہت رنجیدہ وملول ہوئے، انہیں بہت زیادہ خوف لاحق ہوا جس کی وجہ سے اس کے ساتھیوں کی ایک بہت بڑی جماعت اس سے الگ ہوگئی اور انہوں نے جنگ میں شریک ہو کر اس کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا۔

مُہاجِرین وانصار کے جھنڈے

جب لشکرِ اِسلام مُرَیْسِیع کے میدان میں پہنچا تو وہاں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے چمڑے سے بنا ہوا ایک قبہ نصب کیا گیا، حضرتِ عائشہ اور حضرتِ اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھیں۔ پھر مسلمانوں نے جنگ کی تیاری کی۔ سلطانِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مُہاجِرین کا جھنڈا حضرتِ ابو بکر صِدّیق یا حضرتِ عمّار بن یاسر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو اور انصار کا جھنڈا حضرتِ سَعْد بن عُبَادَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہاتھ میں دیا اور حضرتِ عُمَر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو حکم فرمایا کہ وہ یہاں قیام پذیر لوگوں سے کہیں کہ تم لوگ **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ** کا اِقْرار کرو (یعنی اسلام قبول کرلو) اس سے تم لوگ اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ کرلو گے۔

جنگ کا منظر اور نتائج

فرمانِ رسول کے مُوافِق حضرتِ سیّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے

انہیں دعوتِ اِسلام پیش کی لیکن انہوں نے اِسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اسی لمحے دونوں طرف سے تیر اندازی شروع ہو گئی پھر **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اَصْحاب کو حکم فرمایا تو انہوں نے یکبارگی حملہ کر دیا بالآخر **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔ مسلمانوں کی طرف سے کوئی جان ضائع نہ ہوئی[1] جبکہ کفار کے دس افراد ہلاک ہوئے اور بقیہ سب عورتیں، مرد اور بچے جن کی تعداد 700 یا اس سے زیادہ تھی، قیدی بنا لئے گئے، ان کے جانور ہانک لائے گئے جو دو۲ ہزار اونٹ اور پانچ۵ ہزار بکریاں تھیں۔ رسولِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے غلام حضرتِ شُقْرَان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کو ان پر نگران مُقَرَّر فرمایا۔ قیدیوں میں قبیلہ بنی مصطلق کے سردار حارِث بن ضِرَار کی بیٹی بھی تھی۔ رسولِ محتشم، تاجدارِ عرب و عجم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم سے قیدیوں کے ہاتھ پیچھے کر کے باندھ دیئے گئے اور حضرتِ بُرَیْدَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان پر نگران مُقَرَّر فرمایا، بعد میں انہیں تقسیم کر دیا گیا۔

سردارِ قبیلہ کی بیٹی بَرَّہ بنتِ حارِث

قبیلہ بنی مصطلق کے سردار حارِث بن ضِرَار کی بیٹی بَرَّہ بنتِ حارِث تقسیم

---

1 ...ایک رِوَایَت کے مُطابِق مسلمانوں میں سے ایک شخص جنہیں ہِشَام بن صُبَابَہ کہا جاتا تھا، شہید ہوئے۔ انہیں ایک انصاری شخص نے دشمن کا آدمی سمجھ کر غلطی سے شہید کر ڈالا تھا۔ [البدایۃ والنہایۃ، سنۃ ست من الھجرۃ، غزوۃ بنی المصطلق من خزاعۃ، المجلد الثانی، ۴/ ۵۴۴].

غنیمت میں حضرتِ سیِّدُنا ثابِت بن قیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور ان کے ایک چچازاد بھائی کے حصّے میں آئیں، حضرتِ سیِّدُنا ثابِت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ان کے حصّے کے بدلے **مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ** زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے اپنے کھجوروں کے دَرَخْت انہیں دے دیئے اور پھر نو ۹ اُوقِیہ سونے پر انہیں مُکاتبہ[1] کر دیا۔

بَرَّہ بنتِ حارِث بارگاہِ رسالت میں

اس قدر کثیر مال ادا کرنا ان کی بِساط سے باہر تھا چنانچہ یہ اِسْتِعانت (مدد مانگنے) کے لئے مدینے کے تاجدار، دوعالَم کے مالِک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربارِ گوہر بار میں حاضِر ہوئیں اور عرض کیا: **یارسولَ اللّٰہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کسی کے معبود نہ ہونے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا رسول ہونے کی گواہی دے کر اسلام قبول کر لیا ہے۔ میں سردارِ قوم حارِث بن ابوضِرَار کی بیٹی بَرَّہ ہوں۔ ہمیں جو مُعاملہ درپیش آیا ہے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس کا عِلْم ہے۔ تقسیم غنیمت میں، میں حضرتِ ثابِت بن قیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور ان کے ایک چچازاد بھائی کے حصّے میں آئی تھی پھر حضرتِ ثابِت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے چچازاد بھائی کو اپنے مدینے میں کھجوروں

---

1 ... آقا اپنے غُلام سے مال کی ایک مقدار مُقرَّر کر کے یہ کہدے کہ اتنا ادا کر دے تو آزاد ہے اور غُلام اسے قبول بھی کر لے اب یہ مُکاتَب ہو گیا جب کُل ادا کر دے گا آزاد ہو جائے گا اور جب تک اس میں سے کچھ بھی باقی ہے، غلام ہی ہے۔
[بہارِ شریعت، حصّہ نہم، آزاد کرنے کا بیان، ۲/ ۲۹۲].

کے دَرَخت دے کر مجھے خالص اپنی مِلک میں لے لیا اس کے بعد اس قدر کثیر مال کے عِوَض مجھے مُکَاتَبہ کیا کہ جسے ادا کرنے کی مجھ میں طاقت نہیں لیکن میں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ سے پُراُمّید ہوں لہٰذا میرا بدلِ کِتَابَت ادا کرنے کے سلسلے میں میری اِعانَت (مدد) فرمائیے...!![1]

نِکاح کی پیشکش

حضرتِ سیِّدَتُنا بَرَّہ بنتِ حارِث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی عرض و معروض سننے کے بعد نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کرم بالائے کرم کرتے ہوئے فرمایا: وہ کام کیوں نہیں کر لیتی جو تمہارے لئے اس سے بہتر ہے۔ عرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: میں تمہارا بدلِ کِتَابَت اَدا کر کے تم سے شادی کر لیتا ہوں؟ اس پر انہوں نے راضی خوشی اس پیش کش کو قبول کرتے ہوئے عرض کیا: میں یہ ضرور کروں گی۔[2]

غُلامی سے نجات اور نِکاح

ان کی رِضا مَعْلوم کرنے کے بعد شہنشاہِ ابرار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ ثابِت بن قیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بُلا کر ان سے حضرتِ بَرَّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو طلب فرمایا۔ حضرتِ ثابِت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

---

1 ... السيرة الحلبية، باب ذكر مغازيه، غزوة بنى المصطلق، ۲/۳۷۸، ملتقطًا.

2 ... سنن ابی داؤد، کتاب العتق، باب في بيع المكاتب... الخ، ص۶۱۹، الحديث: ۳۹۳۱.

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان ہوں، یہ آپ ہی کی ہے۔ لیکن پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سخی وفیاض طبیعت نے بِلاعِوَض لینا گوارانہ کیا، چنانچہ مروی ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا تمام بدلِ کِتَابَت ادا کیا اور پھر آزاد فرما کر اپنے نِکاح میں لے لیا۔ حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نِکاح کے وَقْت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی عمر مُبارک 20 سال تھی۔[1]

بَرَّہ سے جُوَیرِیہ

سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "بَرَّہ" نام رکھنے کو ناپسند فرماتے تھے اور اگر کسی کا یہ نام ہوتا تو تبدیل فرمادیتے اس لئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا نام بھی تبدیل فرمادیا اور رِوَایَت میں ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا نام تبدیل فرما کر جُوَیْرِیہ (جُ-وَیْ-رِیْ-یَہ) رکھا۔[2] پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ نام کیوں ناپسند تھا اور کیوں اسے تبدیل فرمادیا کرتے تھے اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے مُحَدِّثِ جلیل، حکیمُ الْاُمّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیۡہِ رَحمَۃُ اللہِ الۡغَنِی فرماتے ہیں: حُضُورِ انور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے بَرَّہ نام اس لیے بدل دیا کہ اگر آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اپنی ان بیوی صاحِبہ کے پاس سے تشریف لائیں تو (یہ) نہ کہا

---

1 ...السیرۃ الحلبیۃ، باب ذکر مغازیہ، غزوۃ بنی المصطلق، ۲/۳۷۸، ملتقطًا.

2 ...المستدرك للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، ۲۸۱۱-رؤیا جویریۃ سقوط القمر فی حجرھا، ۵/۳۶، الحدیث: ۶۸۶۱.

جاوے کہ آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) "بَرَّہ" یعنی نیک کے یا نیکی کے پاس سے آئے کہ اس کا مطلب یہ بن جاتا ہے کہ نیکی سے نکل کر آئے تو **نَعُوۡذُ بِاللّٰہ** بُرائی میں آئے۔[1]

نِکاح کی خیر و برکت

حُضُور رِسالَت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حضرتِ جُوَیۡرِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے ساتھ نِکاح فرمانے کی خبر جب صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کو پہنچی تو ان شمعِ نبوت کے پروانوں کو یہ بات گوارا نہ ہوئی کہ جس قبیلے میں سردارِ دو جہان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نِکاح فرمائیں اس قبیلے کا کوئی فرد ان کی غُلامی میں رہے چنانچہ ان کے پاس جتنے لونڈی غُلام تھے سب کو یہ کہہ کر آزاد کر دیا کہ یہ ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَصہار (سسرالی رشتے دار) ہیں۔[2] چونکہ اس نِکاح کی برکت سے خاندانِ بنی مُصۡطَلِق کے بہت سے اَفۡراد نے غُلامی کی زِنۡدَگی سے نجات پائی اس لئے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا اسے بہت زیادہ خیر و بَرَکت والا نِکاح قرار دیتے ہوئے فرماتی ہیں: "**فَمَا رَاَیۡنَا اِمۡرَاَۃً کَانَتۡ اَعۡظَمَ بَرَکَۃً عَلٰی قَوۡمِہَا مِنۡہَا** قوم پر خیر و بَرَکت لانے والی کوئی عورت ہم نے حضرتِ جُوَیۡرِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے بڑھ کر نہیں دیکھی۔"[3]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1. ...مراٰۃ المناجیح، ناموں کا بیان، پہلی فصل، ۶/ ۴۱۰۔
2. ...سنن ابی داؤد، کتاب العتق، باب فی بیع المکاتب...الخ، ص۶۱۹، الحدیث: ۳۹۳۱.
3. ...المرجع السابق.

مدنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! گُزَشتہ سُطُور میں مَرقُوم (لکھے گئے) واقِعے سے بے شمار ایمان اَفروز مَدَنی پُھول حاصِل ہوتے ہیں جن میں سے چند ایک دَرج ذیل ہیں:

صحابہ کی جاں نثاری وعشقِ رسول

معلوم ہوا کہ صحابۂ کِرام عَلَیۡھِمُ الرِّضۡوَان کا اِطاعَتِ رسول کا جذبہ بے مثال تھا۔ یہ جذبہ ان کے اندر اس قدر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اور یہ حضرات آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کی بجا آوری کے لئے ہر وَقْت اس طرح مُسْتَعِد وتیار رہتے تھے کہ صرف ایک پکار پر کسی بھی شے کو خاطِر میں نہ لاتے ہوئے، انتہائی بے سروسامانی کی حالت میں میدانِ کارزار میں کُود پڑتے اور جان کی بازی تک لگا دیتے، حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنا آقا ومالِک اور خود کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مَمْلُوک وغلام جانتے نیز ان حضراتِ قُدْسِیَّہ کے دِلوں میں عشقِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شمع اس قدر فَروزاں (روشن) تھی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نسبت کا بھی دل وجان سے احترام کرتے کہ وہ خاندان جس سے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا رشتۂ مُصَاہَرت (سسرالی رشتہ) قائم ہو گیا اس کے کسی فرد کو غُلام رکھنا تک گوارا نہ کیا اور بِلاچُوں وچَرا اور کسی کے کچھ کہے بغیر ہی اس کے ہر ہر فرد کو غُلامی سے آزادی دے دی جیسا کہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا جُوَیْرِیَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا فرماتی ہیں: **"وَاللّٰہِ مَا کَلَّمْتُہٗ فِیۡ قَوْمِیۡ حَتّٰی کَانَ الْمُسْلِمُوۡنَ ھُمُ الَّذِیۡنَ اَرْسَلُوۡھُمْ** خُدائے ذُوالْجلال کی قسم! میں نے

اپنی قوم کے سلسلے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کوئی بات نہیں کی، مسلمانوں نے خود ہی انہیں آزاد کر دیا۔"[1]

خود ستائی کے نام نہ رکھے جائیں

یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسے نام جن سے بدفالی (بدشگونی) نکلتی ہو، نہیں رکھنے چاہئے۔ نیز ایسے نام بھی نہیں رکھنے چاہئے جن میں تزکیۂ نفس اور خُود ستائی (اپنی تعریف) پائی جاتی ہو کہ ایسے ناموں کو نبیوں کے سالار، محبوبِ پروردگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ناپسند فرماتے تھے اور تبدیل فرما دیا کرتے تھے۔

بوقتِ ضرورت جھوٹ بولنا...

یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ بوقتِ ضرورت جھوٹ بولنا یعنی ایسی بات کہنا جو حقیقت میں واقع کے خِلَاف ہو، جائز ہے۔ ان ضرورت کی جگہوں کا بیان کرتے ہوئے خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرِ شریعت، بدرِ طریقت حضرتِ علّامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: تین۳ صورتوں میں جُھوٹ بولنا جائز ہے یعنی اس میں گناہ نہیں:

- ایک جنگ کی صورت میں کہ یہاں اپنے مُقَابِل کو دھوکا دینا جائز ہے، اسی طرح جب ظالم ظلم کرنا چاہتا ہو اس کے ظلم سے بچنے کے لیے بھی جائز ہے۔
- دوسری صورت یہ ہے کہ دو۲ مسلمانوں میں اِخْتِلَاف ہے اور یہ ان دونوں

---

[1] ...المستدرك للحاكم، كتاب معرفة الصحابة، ۲۸۱۱-رؤيا جويرية سقوط القمر في حجرها، ۵/۳۵، الحديث: ۶۸۵۹.

میں صلح کرانا چاہتا ہے، مثلاً ایک کے سامنے یہ کہدے کہ وہ تمہیں اچھا جانتا ہے، تمہاری تعریف کرتا تھا یا اس نے تمہیں سلام کہلا بھیجا ہے اور دوسرے کے پاس بھی اسی قسم کی باتیں کرے تاکہ دونوں میں عداوت کم ہو جائے اور صلح ہو جائے۔

تیسری صورت یہ ہے کہ بی بی کو خوش کرنے کے لیے کوئی بات خلافِ واقع کہدے۔[1]

فتح وکامرانی کا حُصُول

ایک بات یہ بھی سیکھنے کو ملی کہ جب کوئی بندہ خُلُوصِ دل سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا کے حُصُول کے لئے کوشش کرتا ہے تو کامیابی ہر میدان میں اس کے قدم چُومتی ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی غیبی اِمداد اس کے شامِلِ حال ہوتی ہے اور بظاہِر اسباب نہ ہونے کے باوجود وہ ہمیشہ فلاح وکامرانی سے ہم کنار ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی زندگیاں ہمارے سامنے ہیں کہ کیسے وہ بہت کم تعداد میں ہونے کے باوجود دشمن کی بھاری تعداد پر فتح پاتے رہے...!! تاریخ کے اَوراق پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرات اپنی کمی یا کثرت پر نظر کئے بغیر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشنودی پانے کے لئے اور شہادت کے شوق میں میدانِ کارزار میں کُودتے تھے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کُفّار کے دلوں میں ان کا رُعب ودبدبہ ڈال دیتا۔

---

1 ... بہارِ شریعت، جھوٹ کا بیان، حصّہ ۱۶، ۳/ ۵۱۷۔

غزوۂ مُرَیْسِیع بھی اِنہیں میں سے ایک ہے جیسا کہ حضرتِ سیِّدَتُنا جُوَیْرِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں: جب رسولِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے تو میں نے لوگوں اور گھوڑوں کی اس قدر کثیر تعداد دیکھی کہ بَیان نہیں کرسکتی پھر جب میں اسلام لے آئی اور رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے نِکاح فرمالیا تو میں نے دوبارہ مسلمانوں کو دیکھا تو دَرْ حقیقت وہ اتنے نہیں تھے جتنے پہلے دیکھے تھے اس سے میں نے جان لیا کہ یہ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی طرف سے مُشْرِکِیْن کے دلوں میں رُعْب ڈالا گیا تھا۔ نیز قبیلہ بنی مصطلق کے ایک اور شخص نے مُشَرَّف بہ اسلام ہونے کے بعد اِظْہَار کیا کہ ہم چتکبرے (سیاہ وسفید) گھوڑوں پر سوار ایسے نُورانی اَفْرَاد کو دیکھتے تھے جنہیں نہ پہلے کبھی دیکھا تھا نہ بعد میں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نام و نسب اور قبیلہ

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا نام بَرَّہ تھا، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تبدیل فرما کر جُوَیْرِیہ رکھا۔ قبیلہ بنی مصطلق سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا تَعَلُّق ہے جو خُزَاعہ کی ایک شاخ ہے۔ والِد کا نام حارِث ہے اور نسب اس طرح ہے: ”حارِث بن ابو ضِرَار بن حبیب بن عائِذ بن مالِک بن جَذِیْمۃ (مُصْطَلَق)

1 ...المغازی للواقدی، باب غزوۃ المریسیع، ۱/۴۰۸.

بن سَعْد بن كَعْب بن عَمْرو بن ربيعه (لُحَی) بن حارِثة بن عَمْرو (مُزَيْقيا) بن عامِر (مَاءُ السَّمَاء)[1] بن حارِثه (غِطْرِيف) بن اَمْرِیءُ الْقَيْس بن ثَعْلَبَه بن مازِن بن اَزْد بن غوث بن نَبْت بن مالِك بن زيد بن كَهْلَان بن سَبَاَ (عامِر) بن يَشْجُب بن يَعْرُب بن قَحْطَان بن عَابِر، کہا گیا ہے کہ یہ (یعنی عابر) حضرتِ سیِّدُنا ہُوْد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں۔"[2]

وِلادت اور نِکاح

حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نِکاح سے پہلے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، مُسَافِع بن صفوان کے نِکاح میں تھیں، مُسَافِع غزوۂ مُرَیْسِیع میں حالتِ کفر میں ہی ہلاک ہوا۔[3] پانچ ہجری کو جب حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے نِکاح فرمایا اس وَقْت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی عُمر 20 سال تھی اس اعتبار سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی وِلادت بعثتِ نبوی سے تقریباً دو سال پہلے 608ء کو بنتی ہے۔

حسن و جمال

خُلْقِی حُسْن (حُسْنِ اَخلاق) کے ساتھ ساتھ خَلْقِی حُسْن (یعنی ظاہری خوبصورتی) سے بھی اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بہت نوازا تھا، حُسْن و جمال

---

1 ...سبل الهدى والرشاد، جماع ابواب ذكر ازواجه، الباب الاول، ۱۲/ ۱۸.

2 ...نسب معد واليمن الكبير، ۱/ ۱۳۱، ۳۶۲، ۲/۳٤۲، ٤۳۹، ٤٥٥.

3 ...امتاع الاسماع، فصل في ذكر ازواج رسول الله، ام المؤمنين جويرية...الخ، ٦/ ۸٤.

میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اپنی مثال آپ تھیں چنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا آپ کے حُسن کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتی ہیں: ”کَانَتِ امْرَأَۃً حُلْوَۃً مُّلَاحَۃً لَّا یَکَادُ یَرَاھَا اَحَدٌ اِلَّا اَخَذَتْ بِنَفْسِہٖ حضرتِ جُوَیْرِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نِہَایَت شِیریں و ملیح حسن والی عورت تھیں جو بھی انہیں دیکھتا گرْوِیدہ ہوئے بغیر نہ رہتا۔“(1)

والِد اور بہن بھائیوں کا قبولِ اسلام

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے والِد حارِث بن ابوضِرَار، دُو بھائی عَمْرو بن حارِث اور عبداللہ بن حارِث اور ایک بہن عَمْرہ بنتِ حارِث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سبھی مسلمان ہو کر شرفِ صَحَابِیَّت سے سربلند ہوئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بھائی عبد اللہ بن حارِث کے اسلام لانے کا واقِعہ بہت ہی دلچسپ اور تَعَجُّب خیز ہے چنانچہ مروی ہے کہ یہ اپنی قوم کے قیدیوں کو چُھڑانے کے لئے دربارِ رسالت میں حاضِر ہوئے ان کے ساتھ چند اُونٹ اور ایک سیاہ لونڈی تھی۔ انہوں نے ان سب کو راستے میں ہی چُھپا دیا اور پھر بارگاہِ رِسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضِر ہو کر اَسِیرانِ جنگ کی رہائی کے لئے درخواست پیش کی۔ سیِّدِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسْتِفْسار فرمایا: تم (قیدیوں کے فِدیے کے لئے) کیا لائے ہو؟ کہا: کچھ بھی نہیں۔ یہ سن کر پیارے غیب دان آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غیب کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تمہارے وہ اونٹ کہاں ہیں اور وہ سِیاہ لونڈی

---

1 ...صحیح ابن حبان، کتاب النکاح، باب ذکر اباحۃ للامام... الخ، ص ۱۱۰۱، الحدیث: ۴۰۵۴.

کدھر گئی جنہیں تم نے فلاں مقام پر چُھپایا تھا؟ زبانِ رِسالت سے یہ عِلْمِ غیب کی خبر سن کر عبد اللہ بن حارِث فوراً پکار اٹھے: ''**اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ** میں گواہی دیتا ہوں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کوئی معبود نہیں اور بے شک آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں۔'' اور اس غیبی خبر پر حیرت زدہ ہوتے ہوئے عرض کیا: ''**وَاللّٰهِ! مَا کَانَ مَعِیَ اَحَدٌ وَّلَا سَبَقَنِیْ اِلَیْکَ اَحَدٌ** خدائے ذُوالْجلال کی قسم! نہ تو میرے ساتھ کوئی تھا اور نہ مجھ سے آگے نکل کر کوئی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس پہنچا ہے۔''[1]

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ!... **پیاری پیاری اسلامی بہنو!** اس واقِعے سے معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا بھی یہی عقیدہ تھا اور کُفّار بھی اس بات سے بخوبی واقِف تھے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے جن مُبارَک ہستیوں کو نبوت ورِسالت کے لئے منتخب فرمایا ہے انہیں عُلُوْمِ غیبیہ سے بھی نوازا ہے یہی وجہ ہے کہ جب ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عبد اللہ بن حارِث کو غیب کی بات بتائی تو ان کے دل نے گواہی دی کہ یہ غیبوں سے خبر دار مُبارَک ہستی جھوٹی نہیں ہوسکتی، ضرور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے انہیں نبوت ورسالت کے تاجِ

---

1 ...الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، باب العین والباء، ٣/٨٨٤.

نوٹ: کچھ فرق کے ساتھ یہی واقعہ حضرتِ جُوَیْرِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے والِد ماجِد حضرتِ سیِّدُنا حارِث بن ابوضِرار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے میں بھی ہے، دیکھئے: [شرف المصطفٰی، جامع ابواب المغازی... الخ، فصل فی غزوۃ المریسیع، ٣/٤٤، الحدیث: ٧٣٩]

وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَةِ الْحَال.

کرامت سے نوازا ہے جس سے ان کے سینے کی تاریک وادی میں ایمان کا نور جگمگایا اور زبان پر کلمۂ شہادت "اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ" جاری ہو گیا۔ آیئے! انبیاء ومرسلین صَلَوَاتُ اللہِ تَعَالٰی وَسَلَامُہٗ عَلَیۡھِمۡ اَجۡمَعِیۡن کو عِلْمِ غیب دیئے جانے پر ایک قرآنی شہادت بھی ملاحظہ کیجئے، چنانچہ اللہ رَبُّ الْعِزّت قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۪

(پ۴، اٰلِ عمران: ۱۷۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو! تمہیں غیب کا عِلْم دے دے، ہاں! اللہ چُن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔

اس آیت میں صاف وروشن طور پر یہ بات بیان کی گئی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے رسولوں کو غیب کا عِلْم عطا فرماتا ہے تو پھر تمام رسولوں کے سردار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کیا شان ہو گی...؟ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو زمین وآسمان، مشرِق ومغرِب بلکہ لوحِ محفوظ کے تمام سربستہ رازوں سے آگاہ فرمایا ہے۔ بَرادَرِ اعلیٰ حضرت، اُستاذِ زَمَن حضرتِ سیِّدُنا علّامہ حَسَن رضا خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡحَنَّان کیا خُوب فرماتے ہیں:

ع عَالِمُ الْغَیب نے ہر غیب سے آگاہ کیا
صدقے اِس شان کی بینائی و دانائی کے[1]

---

1 ...ذوقِ نعت، ص۱۶۹.

رِوایتِ حدیث

احادیث کی رائج کُتُب میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا سے مروی احادیث کی تعداد ساتؔ ہے، جن میں سے ایک بخاری شریف میں، دو۲ مسلم شریف میں اور بقیہ احادیث کی دوسری کِتابوں میں ہیں۔[1] حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عبّاس، حضرتِ سیِّدُنا جابِر بن عبد اللہ، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر اور حضرتِ سیِّدُنا عُبَید بن سبّاق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا سے روایات لی ہیں۔[2]

منفرد فضائل ومناقب

گود میں چاند

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا جُوَیرِیہ بنتِ حارِث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بہت سے فضائل اور کثیر برکات سے نوازا تھا جن میں سے ایک یہ ہے کہ سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نِکاح سے چند روز پہلے ہی ایک خواب کے ذریعے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کو اس فضیلتِ بے پایاں کی بشارت دے دی گئی تھی چنانچہ خود انہیں سے رِوایَت ہے، فرماتی ہیں کہ سیِّدُ الْاَنبیاء، محبوبِ کبریاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تشریف لانے سے تین۳ شب پہلے میں نے ایک خواب دیکھا: گویا کہ ایک چاند مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ

---

1 ...سیر اعلام النبلاء، ۳۹-جویریۃ ام المؤمنین، ۲/ ۲۶۳.

2 ...شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجہ صلی اللہ علیہ وسلم...الخ، ۴/ ۴۲۸.

شَہۡفًا وَّتَعۡظِیۡمًا سے چلتا ہوا آرہا ہے حتی کہ میری گود میں آ پڑا۔ میں نے لوگوں میں سے کسی کو اس خواب کے بارے میں بتانا مُنَاسِب نہ سمجھا حتی کہ جب رسولِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری ہوئی اور ہم قیدی ہوگئے تو مجھے اپنا خواب پورا ہونے کی اُمّید ہوگئی۔[1]

کثرتِ عِبادت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بہت خوش نصیب ہوتے ہیں وہ مسلمان جنہیں کثرت سے ربِّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی عِبادت کی توفیق عطا ہوتی ہے، یہ ایسی عظیم نعمت ہے جو انسان کو زمین کی انتہائی گہرائیوں سے اُٹھا کر آسمان کی بلندیوں پر لا کھڑا کرتی ہے اور اس مقام پر فائز کر دیتی جہاں فِرِشتے بھی اس پر رشک کرتے ہیں، ان رشکِ ملائکہ افراد میں کثیر تعداد ہمیں سَیِّدُ الۡاِنۡسِ وَالۡجَان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے اَہۡلِ بیت اور اَصۡحَاب کی نظر آتی ہے، اس مقدس گروہ کے جس فرد کی بھی سیرت اُٹھا کر دیکھی جائے عِبادت ورِیَاضت کی اعلیٰ مِثال رَقۡم کرے گی۔ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا جُوَیۡرِیہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنۡهَا بھی عِبادت ورِیَاضت کی خوشبوؤں سے خوشبودار گلستان کی ایک مہکتی ہوئی کلی ہیں۔ آیئے! آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنۡهَا کی عِبادت سے متعلق ایک واقعہ ملاحظہ کیجئے، چنانچہ ایک بار مدینے کے تاجدار، دو عالَم کے مالِک و مختار صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نمازِ فجر کے بعد ان کے

1... المستدرك للحاكم، كتاب معرفة الصحابة، ٢٨١١-رؤيا جويرية سقوط القمر فى حجرها، ٥/٣٥، الحديث: ٦٨٥٩.

حجرے سے تشریف لے گئے یہ اس وَقْت اپنی سجدہ گاہ میں تھیں پھر چاشت کے وَقْت واپس تشریف لائے یہ اب بھی اسی جگہ بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: تم اُس وَقْت سے یہیں بیٹھی ہوئی ہو جبکہ میں تمہیں چھوڑ کر گیا تھا؟ عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: میں نے یہاں سے جانے کے بعد چار۴ ایسے کلمات تین۳ بار پڑھے ہیں کہ اگر اُنہیں تمہاری سارے دن کی عِبادت کے ساتھ وزن کیا جائے تو وہ بھاری نکلیں، (وہ کلمات یہ ہیں): **"سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَا نَفْسِہٖ وَزِنَةَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ"**[1]

سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! یہ تھا اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا جُوَیْرِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا ذوقِ عِبادت۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُمّت کی اس عظیم ماں کے صدقے ہمیں بھی کثرتِ عِبادت کی توفیق عطا فرمائے۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم.

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جمعہ کے دن کا روزہ

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدُنا جُوَیْرِیہ بنتِ حارِث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے رِوایَت ہے کہ رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جمعہ کے روز ان کے پاس تشریف لائے اور وہ روزے سے تھیں۔ استفسار فرمایا: کیا کل روزہ رکھا تھا؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: آئندہ کل رکھنے کا اِرادہ ہے؟ عرض گُزار ہوئیں: نہیں۔

[1] ...صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء...الخ، باب التسبیح اول النہار وعند النوم، ص۱۰۴۷، الحدیث: ۲۷۲۶.

فرمایا: تو روزہ اِفْطار کر لو۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رَمَضَانُ الْمُبارَک کے فرض روزے رکھنے کے ساتھ ساتھ دیگر اَیّام کے نفلی روزوں کی بھی کثرت کرنی چاہیے کہ یہ مُوْجِبِ خیر وبَرَکت اور ربّ تعالیٰ اور اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا کا باعِث ہے لیکن خیال رہے کہ تنہا جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھنا بہتر ہے، چنانچہ **دعوتِ اِسلامی** کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ 1548 صَفْحات پر مشتمل کِتاب **"فیضانِ سنّت"** جلد اوّل صَفْحہ 1416 پر شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرتِ علّامہ ابوبِلال محمد الیاس عطّاؔر قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تحریر فرماتے ہیں: جس طرح عَاشُورا کے روزے کے پہلے یا بعد میں ایک روزہ رکھنا ہے اسی طرح جمعہ میں بھی کرنا ہے کیوں کہ خُصُوصیت کے ساتھ تنہا جمعہ یا صرف ہفتہ کا روزہ رکھنا مکروہِ تنزیہی (یعنی شرعاً ناپسندیدہ) ہے۔ ہاں اگر کسی مخصوص تاریخ کو جمعہ یا ہفتہ آ گیا تو تنہا جمعہ یا ہفتہ کا روزہ رکھنے میں کراہت نہیں۔ مثلاً 15 شَعْبَانُ الْمُعَظَّم، 27 رَجَبُ المرجب وغیرہ۔

سفرِ آخرت

اسلام لاکر رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت میں آنے کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا شب وروز **اللہ** عَزَّ وَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطَاعَت وفرمانبرداری کرتے ہوئے زندگی بسر

---

1 ...صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب صوم یوم الجمعۃ، ص۵۲۲، الحدیث: ۱۹۸۶.

کرتی رہیں اور پھر سرکارِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دنیا سے ظاہری پردہ فرمانے کے کم و بیش 40 سال بعد ربیع الاوّل 50ھ میں 65 برس کی عُمر پاکر سفرِ آخرت کو روانہ ہوئیں، مروان بن حکم جو اس وَقْت **مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرہ** زَادَہَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کا حاکم تھا اس نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور **جَنَّتُ الْبَقِیْع** میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا مزارِ اقدس بنا۔[1] **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان پر کروڑہا کروڑ رحمتوں اور بَرَکتوں کا نُزُول فرمائے اور ان کے صدقے ہم گنہگاروں کی مغفرت فرمائے۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا جُوَیْرِیہ بنتِ حارِث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی مُبارَک حَیات سے حاصِل ہونے والے مَدَنی پُھولوں سے اپنے دل کے گلدستے کو سجایا، دیگر صحابیات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کی طرح آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرت سے بھی ہمیں زندگی بسر کرنے کے لئے ایسے سنہری خُطُوط حاصِل ہوتے ہیں جن کی پیروی کرنے سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا و خوشنودی پائی جاسکتی ہے، آیئے! ان مُبارَک ہستیوں کی سیرت کی روشنی میں زندگی گزارنے کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے اور پیارے پیارے **مَدَنی ماحول** سے منسلک ہو جایئے کہ اس مَدَنی

---

1 ...شرح الزرقانی علی المواهب، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجه صلی اللہ علیه وسلم، ٤/٤٢٨، ملتقطًا.

ماحول کی بَرَکت سے لاکھوں انگریزی طَوْر وطریقے اور فیشن کے رَسیا (شوقین) لوگ اپنی زندگیوں کو اَسلافِ کِرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام کے طریقے کے مُطابِق ڈھال چکے ہیں جس کے باعِث بعض دفعہ انہیں ربّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی طرف سے ایسے ایسے اِنْعامات عطا ہوتے ہیں کہ دیکھنے اور سننے والا عَش عَش کر اٹھتا ہے، اس سلسلے میں ایک مَدَنی بہار ملاحظہ کیجئے، چُنانچہ

سرکارِ مدینہ کا کرم

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 32 صَفْحات پر مُشْتَمِل رِسَالے "مدینے کا مُسَافِر" صفحہ 10 پر ہے: ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلَاصَہ ہے کہ ہمارا سارا گھرانا امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مرید ہے۔ ہماری والِدہ جن کو (کئی) سال سے ہیپاٹائٹس c اور شوگر کا مرض تھا، 13 ربیع الغوث 1425ھ کو اچانک قومہ میں چلی گئیں۔ انہیں C.M.H ہسپتال I.T.C رُوْم میں داخِل کروا دیا گیا۔ ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ میڈیکل (یعنی عِلْمِ طب) کی رو سے یہ بالکل ختم ہوچکی ہیں مگر 12 دن قومہ میں رہنے کے بعد ان کو خود ہی ہوش آگیا۔ سب ڈاکٹر حیران تھے کہ ان کا جگر بالکل ختم ہوچکا ہے پھر یہ کیونکر ہوش میں آگئیں؟ امی جان ہوش میں آنے کے بعد ہر کسی سے یہی کہتی تھیں کہ اگر میں قومہ کی حالت میں مر جاتی تو مجھے تو کلمہ طَیِّبہ پڑھنا بھی نصیب نہ ہوتا۔ حالت بہتر ہونے پر ہم اِنہیں اسپتال سے گھر لے آئے۔ اُس کے بعد سے میری والِدہ اپنے ایمان کی حفاظت کی دُعا کرتی رہتیں، گھر میں اسلامی بہنوں کا اجتماعِ ذکر ونعت بھی کرواتیں۔

اسپتال سے آنے کے ایک ماہ 22 دن بعد بروز ہفتہ رات کے وَقت انہوں نے شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بین الاقوامی شہرت یافتہ تالیف **فیضانِ سنّت** کا دَرْس سنا پھر سورۂ رحمٰن شریف کی تلاوت سنی اور اس کے بعد انہوں نے حُضُورِ غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان میں لکھی ہوئی منقبت پڑھی (جسے ٹیپ میں ریکارڈ کرلیا گیا)۔ پھر دُعا کرنے لگیں: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! مجھے صِحَّت دے کہ میں پنجگانہ نماز بآسانی ادا کروں، دَورانِ دُعا انہوں نے جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد سے توبہ بھی کی اور یہ شعر پڑھنے لگیں:

ع اے سبز گنبد والے منظور دُعا کرنا
جب وقتِ نَزْع آئے دیدار عطا کرنا

اور یا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میری قبر کو نور سے بھر دے، میری قبر کو کیڑے مکوڑوں سے محفوظ فرما۔ کافی دیر تک اسی طرح ایمان وعافیت کے ساتھ موت کی دُعا کرتی رہیں۔ اس کے بعد انہوں نے باآوازِ بلند کلمہ طیبہ **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** پڑھا اور سونے کیلئے لیٹ گئیں۔ رات کم وبیش ساڑھے بارہ بجے وہ دوبارہ قومہ میں چلی گئیں اور قومہ کی ہی حالت میں چھ بج کر 20 منٹ پر میری امّی جان کا اِنتقال ہوگیا۔ غسل کے بعد ان کا چہرہ ایسا لگ رہا تھا جیسے مسکرا رہی ہوں۔

نِفاقِ اِعتِقادی کی تعریف

زَبان سے اسلام کا دعوٰی کرنا اور دل میں اسلام سے انکار کرنا نِفاق ہے۔
(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۸۲ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ (کراچی))

سیرتِ حضرت اُمِّ حَبِیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

مجلس دُرُود کا اِعزاز

حضرتِ سیّدُنا شیخ ابو الحسن نَہاوَنْدِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص کی حضرتِ سیّدُنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات ہوئی تو اس نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام سے عرض کیا کہ اعمال میں سے افضل عمل پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِتّباع (اِت-تِ-بَاعْ) اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود بھیجنا ہے۔ حضرتِ سیّدُنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: اور افضل دُرُود وہ ہے جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حدیث شریف بیان کرتے اور لکھواتے وَقْت زبان سے پڑھا اور کتاب میں لکھا جائے، نیز اسے بہت زِیادہ پسند کیا جائے اور اس پر بہت زِیادہ خوش ہوا جائے۔ جب لوگ اس کام کے لئے کسی جگہ اکٹھے ہوتے ہیں تو میں اس مجلس میں ان کے ساتھ موجود ہوتا ہوں۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِسْلام کے ابتدائی دَور میں جبکہ ابھی بہت تھوڑے لوگ مُشَرَّف بہ اسلام ہوئے تھے اور مسلمان افرادی و اِقْتِصَادی قوت کے اعتبار سے بہت کمزور تھے، کفارِ مکہ نے انہیں اپنے ظلم و ستم کا نشانہ بنا رکھا تھا، طرح طرح سے اذیتیں دے کر اِنہیں اِسْلام سے برگشتہ کرنے کی کوششیں کرتے

---

1 ...الصلات والبشر، الباب الرابع، الاثار الواردة فی فضائل...الخ، ص ۱۷۱.

رہتے۔ اُنہوں نے اِسلام کو صحیفۂ ہستی سے مِٹانے کی جان توڑ کوششیں کر ڈالیں مگر خُدائے ذُوالْجلال کو کچھ اور ہی منظور تھا چنانچہ اسلام کو مِٹانے کی اُن کی تمام تَر کوششیں خاک میں مل گئیں، اُن کے حَد سے زیادہ مظالم بھی مسلمانوں کو دین اِسْلام سے برگشتہ کرنے میں کارگر نہ ہوئے اور ساتویں صدی عیسوی کی پہلی دَہائی میں لگایا ہوا اِسْلام کا یہ پودا اسی طرح پھلتا پھُولتا رہا۔ خُدا کی قدرت کہ جو لوگ اِسْلام کو نیست ونابود کرنے کے سلسلے میں پیش پیش تھے، جنہوں نے اِسْلام کو صحیفۂ ہستی سے مِٹانے کے لئے کوئی کسر اٹھانہ رکھی اُنہیں کے گھروں سے شجرِ اِسْلام نے نمو (سیر ابی کو) پایا اور خُوب پھلا پھُولا۔

ابو سُفْیَان صَخْر بن حَرْب اُمَوی جو قُرَیْش کے سرداروں میں سے تھے اور اِسْلام کے خِلَاف کئی جنگوں میں کُفّار کے قائد کی حیثیت سے شریک ہوتے رہے، بہارِ نبوت نے ان کے گھرانے کو بھی محروم نہ چھوڑا، ان کا گھرانہ بھی چشمۂ نبوت سے سیر اب ہوا چنانچہ ابتدائے اِسْلام میں ہی جبکہ اِسْلام کی اَفْرادی قوت کفر کے مُقَابَلے میں بہت کم تھی، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی بیٹی رَمْلہ کا دِل کھول دیا جس سے ان پر اِسْلام کی حقّانیّت واضح ہو گئی اور اُنہوں نے مشرکین مکہ کا دین ترک کر دیا اور اپنے شوہر عُبَیْدُ اللہ بن جحش کے ساتھ اِسْلام قبول کر کے اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ صَحَابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی فِہرِست میں شامل ہوگئیں؛ یہ وہ صحابہ ہیں جن کے بارے میں اللہ ربُّ العزّت کا فرمانِ عَظَمت نشان ہے:

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ ترجمۂ کنزالایمان: اور سب میں اگلے پہلے

الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ	مُہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان
اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ	کے پیرو (پیروی کرنے والے) ہوئے،
عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ	اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ	اور ان کے لئے تیار کر رکھے ہیں باغ جن
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ	کے نیچے نہریں بہیں، ہمیشہ ہمیشہ ان میں
الْعَظِيْمُ ﴿۱۰۰﴾ (پ۱۱، التوبۃ:۱۰۰)	رہیں، یہی بڑی کامیابی ہے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

ہجرتِ حبشہ اور اس کا پس منظر

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس دَور میں مسلمانوں کو بہت آزمائشوں کا سامنا تھا، کُفّار کے ظلم و ستم تھمنے کا نام ہی نہ لیتے تھے بلکہ دن بدن بڑھتے ہی جا رہے تھے، جو بھی دائرہ اِسلام میں داخِل ہوتا کفر و شِرک کی نجاست سے آلودہ لوگ اس کا جِینا دُوبھر کر کے رکھ دیتے۔ بالآخِر جب مسلمانوں پر ان کے مَظالم انتہا کو پہنچ گئے تو نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِنہیں حَبَشَہ کی طرف ہجرت کر جانے کے لئے کہا کیونکہ اس وَقْت حَبَشَہ میں ایک ایسے عادِل و نیک دِل بادشاہ کی حکومت تھی جس کی سلطنت میں کسی پر ظُلْم نہیں ہوتا تھا، جیسا کہ رِوایَت میں ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسلمانوں کو حَبَشَہ کی طرف ہجرت کر جانے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”**اِنَّ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ مَلِكًا لَا يُظْلَمُ اَحَدٌ عِنْدَهٗ فَالْحَقُوْا بِبِلَادِهٖ حَتّٰى يَجْعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ فَرَجاً وَّمَخْرَجًا**

مِمَّا اَنْتُمْ فِیْہِ سرزمینِ حَبَشَہ میں ایسا عادِل بادشاہ ہے کہ اس کے ہاں کسی پر ظلم نہیں کیا جاتا، تم لوگ اس کے ملک میں چلے جاؤ حتی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے لئے کُشادگی اور اِن مَصائِب سے نکلنے کا راستہ بنا دے جس میں تم مبتلا ہو۔"(1) سرکارِ دوعالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم سے مسلمانوں نے دو۲ مرتبہ حَبَشَہ کی طرف ہجرت فرمائی، پہلی بار 11 مرد اور چار۴ عورتیں اور دوسری بار 83 مرد اور 18 عورتیں ہجرت کے اس قافلے میں شریک ہوئیں۔ اس دوسری بار کی ہجرت میں حضرتِ سیِّدَتُنا رَملہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور ان کے شوہر عُبَیْدُ اللہ بن جحش بھی شریکِ قافلہ تھے۔(2)

حَبَشَہ کی زندگی

حَبَشَہ کی زمین مسلمانوں کے لئے نہایت امن و آشتی کی جگہ ثابت ہوئی اور مسلمان یہاں کے پُر سُکون ماحول میں بغیر کسی خوف اور ڈر کے خُدائے واحِد عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت میں مصروف ہو گئے۔ یہ دونوں میاں بیوی بھی امن و سُکون میں اپنی زندگی کے دن گزارنے لگے تھے کہ یکایک حالات نے پلٹا کھایا، زمانے نے اپنا رنگ بدلا اور سیِّدَتُنا رَملہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی زندگی میں ایک ایسا کٹھن مرحلہ آیا جس نے تمام سُکون و آرام بُھلا کر رکھ دیا۔ یہ ایک پریشان کُن خواب تھا جس سے حضرت سیِّدَتُنا رَملہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی زندگی میں انتہائی سنگین حالات کا دَور شروع ہوا۔

---

1 ... السنن الکبریٰ للبیھقی، کتاب السیر، باب الاذن بالھجرۃ، ۹/۱۶، الحدیث: ۱۷۷۳٤.

2 ... المواھب اللدنیۃ، المقصد الاول، ھجرتہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/۱۲۵ و ۱۳۲، ملتقطًا.

خواب اور اس کی بھیانک تعبیر

ہوا کچھ یوں کہ ایک رات آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے خواب میں اپنے شوہر عُبَیۡدُ اللہ بن جحش کو بڑی بھیانک صورت میں دیکھا جس سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو بہت خوف لاحق ہوا اور دل میں کہنے لگی: بخدا! ضرور اس کی حالت تبدیل ہو گئی ہے۔ جب صبح ہوئی تو عُبَیۡدُ اللہ بن جحش کہنے لگا: اے اُمِّ حبیبہ (حضرتِ رَملہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی کنیت)! میں نے دین کے معاملے میں بہت غور و فکر کیا ہے مجھے تو سب سے بہتر دین عیسائیت ہی مَعْلوم ہوا۔ پہلے میں اسی دین میں تھا پھر دینِ محمدی (عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) میں داخِل ہو گیا اور اب پھر عیسائی ہو چکا ہوں۔ یہ ہولناک خبر سن کر حضرتِ سیِّدَتُنا رَملہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا دِل ڈوب گیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا بہت پریشان ہو گئیں اور اسے بہت سمجھایا بجھایا، جیسا کہ رِوایَت میں ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے اُس سے کہا: تیرے لئے کوئی بھلائی نہیں اور اپنا وہ خواب سنایا جو اس کے بارے میں دیکھا تھا لیکن اس نے ذرا تَوَجُّہ نہ کی، لگاتار شراب کے نشے میں مست رہنے لگا اور بالآخر اسی حالت میں مر گیا۔[1] **نَسْئَلُ اللّٰہَ الْعَفْوَ وَالعَافِیَۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ** (ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دین، دنیا اور آخرت میں عَفْو اور عافیت کا سوال کرتے ہیں۔)

سیِّدَتُنا رَملہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا عزم و استقلال

شوہر کے کفر واِرْتِداد کی گہری کھائی میں کود پڑنے کے بعد حضرتِ سیِّدَتُنا

---

[1] ...المستدرك للحاكم، كتاب معرفة الصحابة، ٢٧٩٩-خطبه النجاشي على نكاح ام حبيبة، ٢٦/٥، الحديث: ٦٨٣٧.

رَمْلَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی زندگی خوشیوں سے یکسر ویران ہوکر رہ گئی، پَرائے دیس میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بالکل تنہا رہ گئیں، والِدَین کا ساتھ تو ایمان لانے کے ساتھ ہی خَتْم ہوچکا تھا ایک شوہر کا ساتھ تھا اور وہ بھی جاتا رہا۔ غور کیجئے! اس وَقْت کیسی کیسی کڑی آزمائش سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا دوچار ہوں گی، کیسی کیسی کٹھن پریشانیوں کا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو سامنا ہو گا...؟ **پیاری پیاری اسلامی بہنو!** یہ وہ وَقْت ہوتا ہے جب بڑے بڑے سورماؤں (بہادروں) کے حوصلے بھی پست ہو جاتے ہیں، ایسے پُر آزمائش اَوْقات میں اُن کے بھی قدم ڈگمگا جاتے ہیں، اُن کے پایۂ ثبات میں بھی لَغْزِش آ جاتی ہے لیکن یہاں ایسا ہرگز نہیں ہوا، قربان جایئے حضرتِ سیِّدَتُنا رَمْلَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی ثابِت قدمی پر کہ ایسی کڑی آزمائش میں بھی اپنے ایمان کے لہلہاتے چمن کو کفر کی آگ کی آنچ تک نہ آنے دی اور اس سلسلے میں کسی پریشانی و مصیبت کو خاطِر میں نہ لاتے ہوئے نہایت ہی عزم واستقلال کے ساتھ صِرَاطِ مستقیم پر قائم رہیں۔ غور کیجئے کہ آخر وہ کون سا جذبہ تھا، وہ کون سی قوت اور وہ کون سی طاقت تھی جس نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے حوصلے کو پست نہ ہونے دیا، آخر کس کے آسرے پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے تمام پریشانیوں و مصیبتوں کا خندہ پیشانی سے سامنا کیا...؟ یاد رکھئے! وہ جذبہ، جذبۂ ایمانی اور وہ طاقت **اللہ** عَزَّ وَجَلَّ اور اس کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کی طاقت تھی اور یہی وہ آسرا تھا جس کے بھروسے پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے تاریخ کے سنہرے اَوْراق میں عزم واستقلال کی ایک بہترین مِثال رقم کی۔

ایک خوش آئین خواب

حضرتِ سیِّدَتُنا رَمْلَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نہایت صبر و استقلال کے ساتھ تمام پریشانیوں و مصیبتوں کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنی زندگی کے دن گزار رہی تھیں کہ ایک بار پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی زندگی میں بہار کے دن آنے لگے اور خوشیوں کے پھول کھلنے لگے چنانچہ ایک رات آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے خواب دیکھا کہ کوئی شخص اِنہیں اُمُّ الْمُؤمنین کہہ کر پکارتا ہے۔ بیدار ہونے کے بعد انہوں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے اپنے نِکاح میں لائیں گے۔[1]

خواب حقیقت کے روپ میں

پیغامِ نِکاح

خواب نے حقیقت کا رُوپ کیسے دَھارا اور حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے یہ دَارَین (دونوں جہان) کی سَعادت کیسے پائی...؟ اس کا واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ ذُوالحجہ ۶ چھ ہجری کو جب پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بادشاہوں کو دعوتِ اِسْلام دینے کے لئے مکتوب روانہ فرمائے تو شاہِ حَبَشَہ اَصْحَمَہ نجاشی کی طرف حضرتِ عمرو بن اُمَیَّہ ضَمْرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو[2] ۲ دو مکتوب دے کر روانہ کیا، ایک میں اُسے اِسْلام کی دعوت دی اور قرآنِ کریم کی کچھ آیات بھی

---

1 ...المرجع السابق، ص۲۷.

2 ...سیرتِ سیِّد الانبیاء، حصّہ دُوُم، باب سُوُم، فصل ششم ۶ھ کے واقعات، ص۳۸۵.

لکھیں اور دوسرے مکتوب میں حکم فرمایا کہ وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حضرتِ اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا سے نِکاح کر دیں۔ جب نجاشی کے پاس سرکارِ رِسالَت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گرامی نامہ (یعنی مُبارَک مکتوب) پہنچے تو انہوں نے نہایت اَدَب واحترام کے ساتھ لے کر اپنی آنکھ پر رکھ لئے، ازراہِ تَوَاضُع وانکساری تخت سے نیچے اتر کر زمین پر بیٹھ گئے اور حق کی گواہی دیتے ہوئے مُشَرَّف بہ اِسْلام ہو گئے۔[1] اس کے بعد دوسرے فرمانِ نبوت کی تعمیل کے لئے اپنی باندی اَبْرَہَہ کو حضرتِ اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کی خدمت میں بھیجا۔

اَبْرَہَہ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کے پاس حاضِر ہو کر عرض کیا: بادشاہ سلامت نے آپ کے لئے پیغام بھیجا ہے کہ میرے پاس **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے آخری رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گرامی نامہ تشریف لایا ہے کہ میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نِکاح آپ کے ساتھ کر دوں۔ یہ مسرور کن اور فرحت بخش خبر سن کر حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا نے اَبْرَہَہ کو دُعا دیتے ہوئے فرمایا: "**بَشَّرَكِ اللّٰهُ بِخَيْرٍ** یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہیں بھی خوش خبری نصیب فرمائے۔" پھر اَبْرَہَہ نے کہا: بادشاہ نے کہا ہے کہ اپنی طرف سے کسی کو وکیل بنا دیں جو آپ کا نِکاح کر دے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا نے حضرتِ خالِد بن سعید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کو بُلا کر وکیل بنایا اور یہ فرحت بخش خبر سنانے کی خوشی میں چاندی کے دو کنگن اور دیگر زیورات جو اس وَقْت پہن رکھے تھے، اَبْرَہَہ کو تحفے میں دیئے۔

---

1 ... الوفاء باحوال المصطفٰی، ابواب مکاتبته الملوك، الباب الرابع، ۲/۲۶۷، ملتقطًا.

خطبۂ نکاح

شام کو حضرتِ نجاشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن ابو طالِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حَبَشَہ میں موجود دیگر مسلمانوں کو جمع کیا اور توحید ورِسالَت کی گواہی پر مشتمل ایک جاندار خطبہ دیتے ہوئے کہا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ السَّلَامِ الْمُؤْمِنِ الْمُھَیْمِنِ الْعَزِیْزِ الْجَبَّارِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَقَّ حَمْدِہٖ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنَّہُ الَّذِیْ بَشَّرَ بِہٖ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تمام تعریفیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جو بادشاہِ حقیقی، تمام عیبوں اور بُرائیوں سے پاک، اپنی مخلوق کو سلامتی دینے والا، اپنے فرمانبردار بندوں کو عذاب سے امان بخشنے والا، حِفاظَت فرمانے والا اور عزت وعَظَمت والا ہے، اُسی کی حمد ہے جس قدر حمد کا وہ حق دار ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کوئی معبود نہیں اور بے شک حضرتِ مُحَمَّد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہی وہ ہستی ہیں جن کی حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے خوش خبری دی تھی۔''

خطبہ دینے کے بعد حضرتِ سیِّدُنا نجاشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: نبیوں کے سلطان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے خط لکھا ہے کہ میں حضرتِ اُمِّ حبیبہ بنتِ ابوسُفْیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نِکاح کر دوں۔ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان پر لبیک کہتا ہوں اور ان کا مہر 400 دینار مقرر کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر حضرتِ سیِّدُنا نجاشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے

400 دینار لوگوں کے سامنے رکھ دیئے۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا خالِد بن سعید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے خطبہ دیتے ہوئے کہا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَحْمَدُهٗ وَاَسْتَعِيْنُهٗ وَ اَسْتَنْصِرُهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ تمام تعریفیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں، میں اسی کی حمد کرتا ہوں، اسی سے مدد طلب کرتا اور اسی کی بارگاہ میں فریاد کرتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرتِ **مُحَمَّد** مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے بندے اور رسول ہیں جنہیں اس نے ہِدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اِسے سب دینوں پر غالب کرے اگرچہ مُشْرِکِیْن بُرا مانیں۔'' خطبہ دینے کے بعد حضرتِ سیِّدُنا خالِد بن سعید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے کہا: میں نے حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت کو قبول کرتے ہوئے حضرتِ اُمِّ حبیبہ بنتِ ابوسُفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا نِکاح آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کر دیا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بَرَکتیں عطا فرمائے۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا نجاشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے وہ 400 دینار حضرتِ سیِّدُنا خالِد بن سعید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے حوالے کر دیئے اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے انہیں اپنے پاس رکھ لیا پھر لوگوں نے اٹھنے کا ارادہ کیا تو حضرتِ سیِّدُنا نجاشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ! انبیائے کِرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سنّتِ مُبارَکہ ہے کہ وہ شادی کے بابَرَکت موقع پر کھانے کا اہتمام فرماتے ہیں، پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے

کھانا منگوایا اور لوگ کھانا کھا کر رخصت ہوئے۔

اَبْرَہَہ کو تحفہ

جب حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَمْلہ بنتِ ابوسُفْیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس مال آیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اَبْرَہَہ کو بُلا کر فرمایا: پہلے میں نے تمہیں جو تھوڑا بہت مال دیا تھا وہ ایسا وَقْت تھا کہ خود میرے پاس بھی کچھ نہ تھا، اب یہ پچاس مثقال سونا ہے اِسے لو اور کام میں لاؤ۔ یہ سن کر اَبْرَہَہ نے ایک تھیلی نکالی جس میں وہ سب چیزیں تھیں جو حضرتِ اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے انہیں عطا فرمائی تھیں، اَبْرَہَہ نے اِنہیں واپس کرتے ہوئے کہا: بادشاہ سلامت نے مجھ سے عہد لیا ہے کہ میں آپ سے کچھ نہ لوں اور میں تو بادشاہ کی خدمت گار ہوں۔ مزید کہا: میں نے دِیْنِ محمدی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پیروی اختیار کرتے ہوئے خالِص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے اِسْلام قبول کر لیا ہے۔ اور کہا: بادشاہ سلامت نے اپنی اَزْوَاج کو حکم فرمایا ہے کہ وہ اپنے پاس موجود ہر قسم کی خوشبو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں بھیجیں۔ اگلے روز حضرتِ سیِّدَتُنا اَبْرَہَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کثیر مِقْدار میں عُود، زَعْفَران، عنبر اور زَباد (خوشبویات کے نام) لے کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں حاضِر ہوئیں، انہیں پیش کرتے ہوئے حضرتِ اَبْرَہَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کیا: آپ سے میری ایک حاجت ہے وہ یہ کہ رسولِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں میرا اسلام عرض کیجئے گا اور بتایئے گا کہ میں نے بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دین کی پیروی اختیار کر لی ہے۔ اس کے بعد یہ جب

بھی اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو عرض کرتیں: میری آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے جو حاجت ہے اسے بھولئے گامت۔[1]

کاشانۂ نبوی میں...

کاشانۂ نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضری کے لئے حضرتِ سَیِّدَتُنا اَبْرَہَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ہی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو تیار کیا[2] اور پھر شاہِ حَبَشَہ حضرتِ نجاشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرتِ شُرَحْبِیْل بن حَسَنَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہمراہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو سیّدِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں بھیج دیا۔[3] جب حضرتِ سیّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، شاہِ آدم وبنی آدم، رسولِ مُحتشم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اقدس میں حاضِر ہوئیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نِکاح کا پیغام ملنے اور حضرتِ اَبْرَہَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے حُسْنِ سُلوک کے بارے میں بتایا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تَبَسُّم فرمایا، حضرتِ اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حضرتِ اَبْرَہَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا سلام عرض کیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سلام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: "وَعَلَیْہَا السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ حضرتِ سیّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ

1... المستدرك للحاكم، كتاب معرفة الصحابة، خطبة النجاشي على نكاح ام حبيبة، ٥/٢٧، الحديث: ٦٨٣٧، ملتقطًا.

2... المرجع السابق، ص٢٨.

3... سنن ابي داؤد، كتاب النكاح، باب الصداق، ص٣٣٦، الحديث: ٢١٠٧.

تَعَالٰی عَنْہَا وہ تمام اشیاء لے کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضِر ہوئی تھیں جو شاہِ حَبَشَہ حضرت نجاشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بارگاہ میں پیش کی تھیں، حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِنہیں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس اور اِستِعمال میں دیکھتے تھے لیکن ناپسند نہ فرماتے۔[1]

نِکاح پر ابوسفیان کا ردِّعمل

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے محبوب، حُضُور احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہر لِحَاظ سے کامِل و اکمل بنایا ہے، جس اعتبار سے بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا جائے اَوَّلِیْن وآخِرِین میں کوئی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ثَانِی وہم سَر نظر نہیں آتا، کیونکہ

ع وہ خُدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو مِلے نہ کسی کو مِلا

کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا! تِرے شہر و کلام و بقا کی قسم[2]

اور سچ ہے کہ

ع تجھے یک نے یک بنایا[3]

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صُورت میں بھی اَعْلٰی تھے، سیرت میں بھی اَعْلٰی تھے، خاندانی شرافت میں بھی اَعْلٰی تھے اور نسب میں بھی سب سے پاک

---

1 ... المستدرك للحاكم، كتاب معرفة الصحابة، خطبة النجاشي على نكاح ام حبيبة، ٥/٢٧، الحديث: ٦٨٣٧، بتقدم وتأخر.

2 ... حدائقِ بخشش، ص۸۰.

3 ... المرجع السابق، ص۳۶۳.

واطہر نسب کے حامِل تھے الغرض اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہر عیب و نَقْص سے پاک اور تمام کمالات وخوبیوں کا جامع بنایا تھا، یہی وجہ تھی کہ وہ لوگ جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جانی دشمن تھے وہ بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت کو باعِثِ فخر خیال کرتے تھے چُنانچہ جب رحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم، شفیعِ مُعَظَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حضرت اُمِّ حبیبہ رَمْلہ بنتِ ابوسُفْیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کے ساتھ نِکاح کی خبر ان کے والِد ابوسُفْیان کو پہنچی تو باوُجود اس کے کہ یہ ابھی تک اسلام نہیں لائے تھے اور اسلام کے سخت مُخالِف تھے، اس رشتے کو ناپسند نہیں کیا بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہا: ”ذَاکَ الْفَحْلُ لَا یُقْرَعُ اَنْفُهٗ (حضرتِ) مُحَمَّد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ایسے شرف وعزت والے بلند رتبہ کُفُو ہیں جن کا پیغامِ نِکاح ٹھکرایا نہیں جاتا۔“[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تعظیمِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم وتکریم جُزْوِ ایمان ہے، جب تک آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سچی تعظیم دِل میں نہ ہو اگرچہ عُمْر بھر عِبادت و رِیاضت میں گزرے سب بے کار و مردود ہے۔ قرآنِ

---

1 ...المستدرك للحاكم، كتاب معرفة الصحابة، كان صداق النبى صلى الله عليه وسلم لازواجه...الخ، ٥/٢٩، الحديث: ٦٨٤١.

کریم کی کئی آیات میں **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے مؤمنین کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم و توقیر بجالانے کا حکم فرمایا ہے، چنانچہ پارہ 26، سورۂ فتح کی آیت نمبر آٹھ[۸] اور نو[۹] میں اپنے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان بیان فرماتے ہوئے اور مؤمنین کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کرنے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیۡرًا ۙ﴿۸﴾ لِّتُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ وَ تُعَزِّرُوۡهُ وَ تُوَقِّرُوۡهُ ؕ وَ تُسَبِّحُوۡهُ بُكۡرَةً وَّ اَصِیۡلًا ﴿۹﴾ (پ٢٦، الفتح: ٨، ٩)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو! تم **اللہ** اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام **اللہ** کی پاکی بولو۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صحابۂ کرام و صحابیات رِضۡوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن جو اَحکاماتِ الٰہیہ کی بجا آوری میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے تھے، اس حکمِ الٰہی پر عمل کے سلسلے میں بھی انہوں نے قابلِ تقلید کردار ادا کیا، حُضُور رِسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ والا کی تعظیم کا تو بیان ہی کیا...؟ جس شے کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت ہو جاتی اس کی تعظیم و توقیر اور اَدَب و احترام بھی یہ حضرات اپنے اوپر لازم جانتے اور حُدُودِ شرع کی رِعَایَت کے ساتھ حد درجہ تعظیم و توقیر بجالاتے، چنانچہ ایک دَفْعہ کا ذِکْر ہے کہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے والِد ابوسُفْیَان صَخْر بن حَرْب اِسْلام لانے سے پہلے جب صلح

حدیبیہ کی مدت میں اِضافے کے سلسلے میں بات چیت کرنے رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اقدس میں حاضِر ہوئے تو اس کے بعد اپنی بیٹی حضرتِ اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس بھی گئے، جب یہ رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بسترِ مُبارَک پر بیٹھنے لگے تو سیّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اُسے لپیٹ دیا۔ اس پر ابوسُفْیان نے کہا: بیٹی! معلوم نہیں، تم نے اس بستر کو مجھ سے بچایا ہے یا مجھے اس بستر سے بچایا ہے؟ اس پر اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عشقِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بھرپور بڑا ہی ایمان اَفْروز جواب دیا، فرمایا: ”**بَلْ هُوَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ اَنْتَ مُشْرِكٌ نَّجِسٌ فَلَمْ اُحِبَّ اَنْ تَجْلِسَ عَلٰى فِرَاشِهٖ** یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاک رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارَک بستر ہے اور آپ ناپاک مُشْرِک ہیں اس لئے میں نے اِس پاکیزہ بستر پر آپ کا بیٹھنا گوارا نہ کیا۔“[1]

تعارفِ سیّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

وِلادت

سرکارِ دوعالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِعْلانِ نبوت سے 17 سال پہلے **مَكَّةُ الْمُكَرَّمَه** زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی مُبارَک سرزمین میں آپ رَضِیَ

---

1 ... الطبقات الکبریٰ، ذکر ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۴۱۳۱-ام حبیبۃ بنت ابی سفیان، ۸/۷۹.
ودلائل النبوۃ للبیہقی، جماع ابواب فتح مکۃ...الخ، باب نقض قریش ما عاھدوا...الخ، ۵/۸.

اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی وِلادت ہوئی۔[1]

نام و نسب اور کُنْیَت

مشہور رِوایت کے مُطابِق آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا نام رَملہ ہے، والِدِ مُحْتَرَم کا نام صَخْر ہے یہ اپنی کُنْیَت ابو سُفْیَان سے زِیادہ مشہور تھے اور والِدہ کا نام صفیہ ہے یہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی پُھوپھی ہیں۔ والِد کی طرف سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا نسب اس طرح ہے: "**ابو سُفْیَان صَخْر بن حَرْب بن اُمَیَّۃ بن عَبْدِ شَمْس بن عَبْدِ مناف بن قُصَیّ بن کِلاب بن مُرَّۃ بن کَعْب بن لُؤَیّ بن غالِب**" اور والِدہ کی طرف سے یہ ہے: "**صَفِیَّۃ بنتِ اَبُو الْعَاص بن اُمَیَّۃ بن عَبْدِ شَمْس بن عَبْدِ مناف**"

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی کنیت اُمِّ حبیبہ ہے، نام کے بجائے کُنْیَت سے ہی زِیادہ معروف تھیں۔[2]

رسولِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسب کا اِتِّصال

نسب کے حوالے سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو یہ فضیلت حاصِل ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا نسب رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نسب شریف سے حضرتِ عَبْدِ مناف میں ہی مل جاتا ہے جبکہ دیگر تمام ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُنَّ کا نسب حضرتِ عَبْدِ مناف سے آگے جا کر حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ

---

1 ...الاصابة، كتاب النساء، حرف الراء، ١١١٩١ - رملة بنت ابی سفيان، ٨/١٥٤.

2 ...سبل الهدیٰ والرشاد، جماع ابواب ذكر ازواجه، الباب السادس، ١٢/٩٧، ملتقطًا.

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملتا ہے، واضح رہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نسب کے حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نسب شریف کے ساتھ ملنے میں چار واسطے پائے جاتے ہیں: (۱)...ابو سُفْیَان (۲)...حَرْب

(۳)...اُمَیَّہ (۴)...عَبْدِ شَمْس۔

پانچویں جَدِّ مُحْتَرَم حضرتِ عَبْدِ مناف میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نسب حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے نسب شریف سے ملتا ہے جو حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چوتھے دادا جان ہیں جبکہ حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نسب حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی نسبت کچھ اوپر جا کر ملتا ہے لیکن سب سے کم واسطوں سے ملتا ہے کہ اس میں صرف تین واسطے پائے جاتے ہیں:(۱)...خُوَیْلِد (۲)...اسد (۳)...عَبْدُ الْعُزّٰی

چوتھے جَدِّ مُحْتَرَم حضرت قُصَیّ ہیں جو حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پانچویں دادا جان ہیں۔

شرفِ صحابیت پانے والے چند قرابت دار

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا تَعَلُّق عرب کے سب سے مُعَزَّز قبیلے قریش کی ایک ذیلی شاخ بنو اُمَیَّہ سے تھا اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے والِد زمانۂ جاہلیت میں قریش کے سرداروں میں سے تھے اس لحاظ سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھرانے کا شُمار نہایت عزّت دار گھرانوں میں ہوتا تھا، زمانۂ اسلام میں بھی اس نے بہت سی فضیلتیں پائیں، اس کے بہت سے افراد نے سرکارِ

نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صَحابِیَّت کا شرف بھی حاصِل کیا، یہاں اِنہیں میں سے چند ایک کا ذِکر کیا جاتا ہے، چنانچہ

حضرتِ ابو سُفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے والِدِ مُحترَم ہیں، زمانۂ جاہلیت میں قُرَیۡش کے سرداروں کے عَلَم بَرۡدار تھے، واقعۂ فیل سے 10 سال پہلے ان کی وِلادت ہوئی، فتح مکہ کے دِن ایمان لائے، غزوۂ حُنَین میں حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے۔ اس کے بعد غزوۂ طائف میں بھی شرکت کی اور اس میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی ایک آنکھ جاتی رہی تھی اور کچھ عرصے بعد حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے دَورِ خِلافت میں غزوۂ یَرۡمُوک میں دوسری آنکھ بھی شہید ہو گئی۔ 34ھ کو مَدِیۡنَۃُ الۡمُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا میں وفات پائی اور جَنَّتُ الۡبَقِیۡع میں دَفن ہوئے۔[1]

حضرتِ مُعَاوِیَہ بن ابو سُفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے باپ شریک بھائی ہیں۔ اُن صَحابۂ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان میں سے ہیں جنہوں نے حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازِل ہونے والی وحی کو لکھنے کا شرف حاصل کیا۔ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے دَورِ خِلافت میں اپنے بھائی حضرتِ

---

1 ...الاکمال فی اسماء الرجال، حرف السین، فصل فی الصحابة، ۳۵۵-ابوسفیان بن حرب، ص۴۵، ملتقطًا.

سیِّدُنا یزید بن ابوسُفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا کے بعد شام کے حاکم مُقرَّر ہوئے اور وِصال شریف تک رہے۔ رَجَبُ المرجب، 60 ہجری کو دمشق میں وفات پائی۔[1]

حضرتِ عُتْبہ بن ابوسُفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کے باپ شریک اور حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاوِیَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے سگے بھائی ہیں۔ رسولِ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک زمانے میں ہی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی وِلادت ہوئی، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے آپ کو طائف کا حاکم بنایا تھا پھر حضرتِ سیِّدُنا مُعاوِیَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے حضرتِ عمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی وفات کے بعد مصر کا حاکم بنا دیا، ایک سال تک اس منصب پر قائم رہے پھر وہیں انتقال فرمایا۔ بنو اُمَیَّہ میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے بڑا خطیب کوئی نہ تھا۔[2]

حضرتِ یزید بن ابوسُفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا

یہ بھی اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کے باپ شریک بھائی ہیں۔ فتحِ مکہ کے دن ایمان لائے اور پھر غزوۂ حُنَین میں رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ شرکت کی سعادت بھی حاصِل کی۔ 12 ہجری میں حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے انہیں لشکرِ اِسلام کے ساتھ

---

1 ... المرجع السابق، حرف المیم، فصل فی الصحابة، ٨٢٣-معاویه بن ابی سفیان، ص٩٩.

2 ... اسد الغابة، باب العین مع التاء، ٣٥٤٦-عتبة بن ابی سفیان، ٣/٥٥٤، ملتقطًا.

فِلَسْطِین کی طرف بھیجا، حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اَعْظَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے انہیں فِلَسْطِین اور اس کے بعد شام پر حاکم بنایا۔[1]

رِوایتِ حدیث

اَحادِیث کی رائج کُتُب میں حضرتِ اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی احادیث کی تعداد 65 ہے، جن میں سے ۲ دو مُتَّفَقٌ عَلَیْہ (یعنی بخاری و مسلم دونوں میں)، ایک صرف مسلم شریف میں اور بقیہ دیگر کِتابوں میں ہیں۔[2] آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے احادیث روایت کرنے والوں میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی صاحبزادی حضرتِ سیِّدَتُنا حبیبہ بنتِ عُبَیْدُ اللہ، بھائی حضرتِ سیِّدُنا مُعاوِیَہ اور حضرت سیِّدُنا عُتْبَہ، بھانجے حضرتِ سیِّدُنا ابوسُفیَان بن سعید ثَقَفی، حضرت سیِّدَتُنا صفیہ بنتِ شَیْبَہ اور حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم جیسی عَظِیْم شخصیات شامِل ہیں۔[3]

فرمانِ مصطفےٰ پر عمل

محبت ایک ایسا عُنْصَر ہے جو مُحِبّ کو محبوب کی اِطَاعَت و فرمانبرداری اور اس کے قَول و فعل کی پیروی کرنے پر اُبھارتا ہے اور رَفتہ رَفتہ پَروان چڑھتی ہوئی جب یہ اپنے کمال کو پہنچتی ہے تو پھر مُحِبّ کی ہر ہر ادا محبوب کی اداؤں کی آئینہ دَار بن

---

1 ... امتاع الاسماع، فصل فی ذکر اصھار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اخوۃ ام حبیبۃ، ٦/ ٢٦٢.

2 ... مدارج النبوۃ، قسم پنجم، باب دُوُم در ذکر ازواجِ مطہرات، ٢/ ٤٨٢.

3 ... شرح الزرقانی، علی المواھب، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازوجہ صلی اللہ علیہ وسلم، ٤/ ٤٠٩.

جاتی ہے، تو یہ شمعِ رسالت کے حقیقی پروانے صحابۂ کرام وصحابیات رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن جو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَداؤں کو ادا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے تھے ان سے یہ کب ممکن تھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کسی حکم کو بجا لانے اور کسی فرمان کی پیروی کرنے میں معمولی سی بھی کوتاہی کرتے...!! آیئے اس سلسلے میں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَمْلَہ بنتِ ابوسُفْیَان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا عمل ملاحظہ کیجئے، چنانچہ بخاری شریف کی رِوایت میں ہے کہ جب ملکِ شام سے حضرتِ ابوسُفْیَان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات کی خبر آئی تو تیسرے دن حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے زَرد رَنگ منگوا کر اپنے رخساروں اور کلائیوں پر مَلا اور فرمایا: مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں تھی اگر میں نے رسولِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ نہ سنا ہوتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور آخرت کے دِن پر ایمان رکھنے والی عورت کے لئے یہ حلال نہیں کہ وہ سِوائے شوہر کے کسی اور پر تین۳ دِن سے زِیادہ سَوگ منائے البتہ شوہر پر چار۴ مہینے دس دن تک سَوگ کرے گی۔[1]

سَوگ کے دن کتنے...؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دینِ اسلام میں مَیِّت پر سَوگ کرنے کے لئے تین۳ دن مُقرَّر ہیں کوئی کتنا ہی عزیز کیوں نہ ہو تین۳ دن سے زِیادہ سَوگ کرنے کی ہرگز اِجازت نہیں البتہ عورت کو شوہر کی وفات پر چار۴ ماہ اور دس دِن تک سَوگ

---

1 ... صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب حد المرأۃ...الخ، ص۳۶۳، الحدیث: ۱۲۸۰.

کرنا ضروری ہے۔ آسمانِ ہِدایت کے رَوْشن ستاروں صحابہ وصحابیات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے اس حکمِ شرعی اور فرمانِ نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پیروی کرنے کے سلسلے میں بھی اَعْلیٰ مِثَال رقم کی ہے اور راہِ ہِدایت کے مُتلاشیوں کو زندگی بسر کرنے کے لئے بہترین راہِ عمل فراہم کی ہے کہ کیسی ہی پریشانی ہو، کیسا ہی مشکل اور کٹھن مرحلہ ہو اور زندگی کیسا ہی خطرناک موڑ کیوں نہ لے ہمیشہ، ہر حال میں شریعت کے دامن کو تھامے رکھو اور فرمانِ رسول سے سرتابی ہرگز ہرگز مت کرو۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں ان عظیم لوگوں کی عظیم سیرت کی پیروی کی توفیق نصیب فرمائے۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیدتنا اُمِّ حبیبہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی پاکیزہ حیات کے چند نمایاں پہلو

- آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا حُضُور سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجہ مُطَہَّرہ اور اُمُّ المؤمنین (تمام مؤمنوں کی امّی جان) ہیں۔
- آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ان چھ۶ ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ میں سے ہونے کا شرف حاصل ہے جن کا تَعلُّق قبیلہ قریش سے تھا۔
- ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا مہر سب سے زِیادہ تھا۔

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو یہ خُصُوصِیَّت بھی حاصِل ہے کہ جب سیِّدِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ سے نِکاح فرمایا اس وَقْت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سرکارِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قیام گاہ سے بہت دُور سرزمینِ حَبَشہ میں مُقیم تھیں۔

اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی فَہرِسْت میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا بھی شمار ہوتا ہے۔[1]

سفرِ آخرت

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے تقریباً چار۴ برس تک آفتابِ رِسالت، ماہتابِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رفاقت وہمراہی میں رہنے کی سَعادت حاصِل کی پھر زمانے پر قیامت سے پہلے ایک قیامت آئی کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دنیا سے ظاہری پردہ فرما گئے۔ اس قیامت خیز سانِحے کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کم و بیش 34 برس تک حیات رہیں۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعَاوِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دَورِ حکومت میں 44 ہجری کو اس دارِ فانی سے کوچ فرمایا۔[2] **اللہ رَبُّ الْعِزَّت** کی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر کروڑوں رحمتوں اور بَرَکتوں کا نُزُول ہو اور آپ کے صدقے ہماری بے حِساب مغفرت ہو۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ... اسی کتاب کا صفحہ نمبر 24 ملاحظہ کیجئے۔

2 ... المستدرك للحاكم، كتاب معرفة الصحابة، كان صداق النبی صلی اللہ علیہ وسلم ... الخ، ۵/ ۲۹، الحدیث: ۶۸۴۲.

وفات شریف سے کچھ پہلے...

وفات شریف سے کچھ پہلے حضرتِ اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا نے حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کو بلایا اور کہنے لگیں: ہمارے درمیان اور حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دوسری ازواج رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُنَّ کے درمیان بعض اوقات کوئی نامُناسِب بات ہو جاتی تھی، ایسی جتنی بھی باتیں ہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان میں میری اور آپ کی مغفرت فرمائے۔ حضرتِ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا نے کہا: رَبِّ کریم عَزَّوَجَلَّ ان سب میں آپ کی بخشش و مغفرت فرمائے، آپ سے درگزر فرمائے اور آپ کے ذِہن سے اس خلش کو دُور کر دے۔ اس پر حضرتِ اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا نے کہا: آپ نے مجھے خوش کیا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کو خوش کرے پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا نے حضرتِ اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کو بلا کر ان سے بھی یہی باتیں کیں۔ [1]

تذکرہ اولاد

عُبَیۡدُ اللہ بن جحش سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کے ایک بیٹی حضرتِ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کی وِلادت ہوئی، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کی کُنیت اُمِّ حبیبہ اِنہی کی نسبت سے ہے۔ حضرتِ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا نے اپنے والِدَین کے ساتھ ہجرتِ حَبَشَہ کی پھر اپنی والِدہ حضرتِ اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کے ساتھ ہی **مَدِیۡنَۃُ الۡمُنَوَّرَہ**

---

1 ... الطبقات الکبریٰ، ذکر ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۴۱۳۱ - ام حبیبۃ بنت ابی سفیان، ۸/۷۹.

زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا چلی آئیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی پاکیزہ و مُبارک حَیات سے ایک بہت اہم یہ مَدَنی پُھول حاصِل ہوتا ہے کہ جب اِسْلام کی راہ میں کسی پر بلائیں و مصیبتیں نازِل ہوں پھر وہ ثابِت قدم رہے اور ان سے گھبرا کر اپنے پایۂ ثبات میں لرزِش نہ آنے دے، راہِ اِسْلام پر مضبوطی سے قائم رہے تو ایک وَقْت آتا ہے کہ جب اُسے ان مصیبتوں پر صبر کرنے کا پھل ملتا ہے تو وہ تمام بلائیں و مصیبتیں اس کی نظروں میں ہیچ ہو جاتی ہیں اور اِنْعاماتِ الٰہیہ کی اس پر ایسی چھما چھم بارشیں ہوتی ہیں کہ زمانہ اس کی قسمت پر ناز کرنے لگ جاتا ہے۔ اب آیئے! اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی سیرت کو سامنے رکھتے ہوئے اس پر شیخ الحدیث حضرتِ علّامہ عبد المصطفٰی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا بڑا ہی بصیرت افروز و فکر آموز اور نصیحتوں کے مَدَنی پُھولوں سے بھرپور تبصرہ ملاحظہ کیجئے اور عمل کا ذِہن بنایئے، فرماتے ہیں: **اَللّٰہُ اَکْبَر!** حضرت بی بی اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی زندگی کتنی عبرت خیز اور تَعَجُّب انگیز ہے، سردارِ مکہ کی شہزادی ہو کر دین کے لئے اپنا وطن چھوڑ کر حَبَشَہ کی دُور دراز جگہ میں

---

[1] ...الاستیعاب، کتاب النساء وکناھن، باب الحاء، ۳۲۹۱-حبیبة بنت عبیداللہ..الخ، ۱۸۰۹/٤، ملتقطًا.

ہجرت کر کے چلی جاتی ہیں اور پناہ گُزِینوں کی ایک جھونپڑی میں رہنے لگتی ہیں پھر بالکل ناگہاں یہ مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑتا ہے کہ شوہر جو پردیس کی زمین میں تنہا ایک سہارا تھا، عیسائی ہو کر الگ تھلگ ہو گیا اور کوئی دوسرا سہارا نہ رہ گیا مگر ایسے نازک اور خطرناک وَقت میں بھی ذرا بھی ان کا قدم نہیں ڈگمگایا اور پہاڑ کی طرح دین اِسلام پر قائم رہیں، ایک ذرا بھی ان کا حوصلہ پست نہیں ہوا نہ انہوں نے اپنے کافِر باپ کو یاد کیا نہ اپنے کافِر بھائیوں بھتیجوں سے کوئی مدد طلب کی، خُدا پر تَوَکُّل کر کے ایک نامانوس پردیس کی زمین میں پڑی خدا کی عِبَادت میں لگی رہیں یہاں تک کہ خُدا کے فضل و کرم اور رَحْمَۃٌ لِّلْعَالمین کی رحمت نے ان کی دستگیری کی اور بالکل اچانک خداوندِ قُدُّوس نے ان کو اپنے محبوب کی محبوبہ بی بی اور ساری امت کی ماں بنا دیا کہ قیامت تک ساری دنیا ان کو اُمُّ المؤمنین (مؤمنوں کی ماں) کہہ کر پکارتی رہے گی اور قیامت میں بھی ساری خُدائی (مخلوق) خُدا کے اس فضل و کرم کا تماشا دیکھے گی۔

اے مسلمان عورتو! دیکھو ایمان پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہنے اور خدا پر تَوَکُّل کرنے کا پھل کتنا میٹھا اور کس قدر لذیذ ہوتا ہے اور یہ تو دنیا میں اجر ملا ہے ابھی آخرت میں ان کو کیا کیا اجر ملے گا اور کیسے کیسے دَرَجات کی بادشاہی ملے گی؟ اس کو خدا کے سِوا کوئی نہیں جانتا ہم لوگ تو ان درجوں اور مرتبوں کی بلندی وعَظَمت کو سوچ بھی نہیں سکتے۔ **اَللّٰہُ اَکْبَر...! اَللّٰہُ اَکْبَر...!**[1]

---

1 ... جنّتی زیور، تذکرۂ صالحات، حضرتِ ام حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا، ص ۴۹۰.

بُرائیوں سے نجات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ان پاک باز ہستیوں کی سیرت سے رُوشناس ہو کر اپنے طرزِ حیات کو ان کی سیرت کے مُطابِق ڈھالنے کے لئے دعوتِ اِسلامی کے **سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہو جایئے، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! اس مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے لاکھوں اِسلامی بہنوں کی زندگیوں میں **مَدَنی اِنْقِلاب** برپا ہو گیا ہے چنانچِہ دعوتِ اِسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 32 صَفْحات پر مشتمل رسالے "**میں حیادار کیسے بنی؟**" کے صفحہ 25 پر ہے: گجرات (پنجاب، پاکستان) کی ایک اِسلامی بہن کے بَیان کا خُلاصہ ہے کہ دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل مجھ سمیت گھر کے افراد فلمیں ڈرامے دیکھنے، گانے باجے سننے کے جُنُون کی حد تک شوقین تھے۔ گھر کی خَواتین بے پردگی کے گناہ میں بھی مبتلا تھیں۔ ہمیں دعوتِ اسلامی کا مہکا مہکا مَدَنی ماحول تو کیا میسر آیا ہمارے تو دن ہی پِھر گئے، رَفتہ رَفتہ ہمارا گھرانہ مَدَنی ماحول کے سانچے میں ڈھلتا چلا گیا، فلموں ڈراموں، گانوں باجوں اور بے پردگی جیسے گناہوں کی نحوست سے جان چھوٹ گئی، گھر کے مرد اِسلامی بھائیوں کے اور عورتیں اِسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کرنے لگیں۔ مَدَنی ماحول سے وابستگی کے بعد جہاں اِن بُرائیوں سے نجات ملی وہیں فوت شدہ رشتے داروں سے بذریعہ خواب دعوتِ اِسلامی کے متعلق بشارتیں بھی حاصِل ہوئیں۔ ہمیں مَدَنی ماحول سے منسلک ہوئے ابھی کچھ ہی عرصہ گزرا تھا کہ میری والِدہ کو خواب

میں میری نانی جان کا دیدار ہوا تو انہوں نے میری والِدہ سے پوچھا کہ تمہاری بیٹیاں دعوتِ اِسلامی کے اجتماع میں جاتی ہیں؟ خواب میں یہ بات سن کر میری والِدہ حیران ہوئیں کیونکہ ہم مَدَنی ماحول سے 2000ء میں وابستہ ہوئے تھے اور نانی جان کا انتقال 1992ء میں ہوا تھا جبکہ اس وَقْت ہم دعوتِ اِسلامی کے متعلق جانتے بھی نہیں تھے۔ جب والِدہ نے یہ خواب مجھے سنایا تو میں نے کہا کہ امّی جان ہم اجتماعات میں جو ثواب فوت شدہ رشتہ داروں کو ایصال کرتے ہیں وہ یقیناً انہیں ملتا ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ! تادم تحریر مجھے باب المدینہ (کراچی) میں 12 دن کا تربیتی کورس کرنے کی سَعَادت حاصل ہو رہی ہے۔

تین۳ نفع بخش چیزیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جب آدمی انتقال کرتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے مگر تین۳ عمل جاری رہتے ہیں: صدقہ جاریہ
یا علم جس سے نفع حاصل کیا جاتا ہو
یا نیک بچہ جو اس کے لئے دُعا کرتا ہو۔

[صحیح مسلم، کتاب الوصیۃ، باب مایلحق الانسان...الخ، ص۶۳۸، الحدیث: ۱۶۳۱]

سیرتِ حضرت صَفِیَّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا

رات دن کے گناہ مُعاف

حضرتِ سیِّدُنا ابو کاہل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے رِوَایَت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک بار شہنشاہِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابو کاہل! جس نے ہر دن اور ہر رات مجھ پر محبت وشوق سے تین۳ تین۳ بار دُرُود پڑھا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ اس کے اس دن اور اس رات کے گناہ بخش دے۔(1)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قبیلہ بنی نَضِیر کے دو۲ شخص صبح منہ اندھیرے ہی اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے، سارا دن غائب رہے، پھر شام کو جب سورج ڈوبنے کے ساتھ بے حَد تھکے ماندے، غمگین اور افسردہ حالت میں گھر واپس آئے تو باتوں میں اس قدر گم تھے کہ اپنے سامنے کھڑی اپنی سب سے لاڈلی اور پیاری بیٹی کی بھی خبر نہ ہوئی جسے وہ اپنی تمام اَوْلاد سے زیادہ پیار کرتے تھے اور جب بھی یہ ان میں سے کسی کے پاس آتی تو اس کی تَوَجُّہ، پیار اور شفقت کا محور و مرکز سب کو چھوڑ چھاڑ کر یہی پیاری سی بچی بن جاتی۔ ان دنوں مدینے شریف میں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد ہوئی تھی اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بنی عَمْرو بن عَوف کے محلے میں قیام فرمایا تھا۔ صبح منہ اندھیرے گھر سے نکلنے

1 ...الصلات والبشر، الباب الثانی فی ذکر الاحادیث... الخ، الحدیث الخامس والستون، ص۸۹.

والے یہ دونوں شخص یہیں حالات کا جائزہ لینے آئے تھے اور سارا دن گُزار کر شام کو جب گھر پہنچے تو حسبِ معمول اُس بچی نے اِنہیں خوش آمدید کہا لیکن باتوں میں مگن ہونے کی وجہ سے اِنہیں اس کی کچھ خبر نہ ہو سکی۔ اسی دوران بچی نے ان میں سے ایک کو جو اس کا چچا تھا، یہ کہتے سنا: کیا یہ وہی ہیں؟ دوسرا شخص جو اس بچی کا باپ تھا، اس نے جواب دیا: ہاں! بخدا یہ وہی شخص ہیں۔ اس نے پھر پوچھا: کیا تم اِنہیں اچھی طرح پہچانتے ہو؟ کہا: ہاں۔ پوچھا: پھر تمہارے دِل میں ان کے بارے میں کیا ہے؟ کہا: بخدا جب تک زندہ رہا دشمن رہوں گا۔[1] وَقت گزرتا رہا اور پھر وہ زمانہ بھی آیا جب ان کی وہ لاڈلی اور پیاری بیٹی بیاہ کر اپنے گھر کی ہو گئی لیکن کسی وجہ سے دونوں میاں بیوی میں نِبھا نہ ہو سکا اور آپس میں جُدائی واقع ہو گئی پھر کچھ عرصے بعد ایک اور نوجوان کے ساتھ اس کا نِکاح ہو گیا۔ ایک دن جب وہ اپنے شوہر کی گود میں سر رکھے سو رہی تھی تو اس نے ایک خواب دیکھا کہ گویا ایک چاند اس کی گود میں آپڑا ہے۔ بیدار ہونے پر جب اُس نے اپنے شوہر کو اس بارے میں بتایا تو چونکہ حُضُور سرورِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ نور بار ان پر چودھویں رات کے چاند کی طرح بالکل ظاہِر وعیاں تھی اس لئے چاند سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ والا تبار مُراد لینا کچھ مشکل نہ تھا چنانچہ اُس نے جان لیا کہ اِس سے حضرتِ **مُحَمَّد** عربی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نورانی ذات مُراد ہے اور چاند کے گود میں آپڑنے کا مطلب ہے کہ عنقریب یہ

1... السيرة النبوية لابن هشام، شهادة عن صفية، المجلد الاول، ۲/ ۱۲۶.

لڑکی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رشتۂ اِزْدِواج میں منسلک ہو گی۔ اس پر یہ بدبخت آدمی حق کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے بجائے غیض وغصّے سے بھر گیا اور اُس بے گناہ کے چہرے پر اِس زور سے تھپڑ رسید کیا کہ نشان پڑ گیا پھر کہنے لگا: تُو شاہِ یثرب (یعنی تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے خواب دیکھ رہی ہے...!![1]

حق سے منہ پھیرنے والے بدبخت لوگ

کیا آپ کو معلوم ہے کہ صبح منہ اندھیرے گھروں سے نکلنے والے وہ دو۲ شخص کون تھے، جنہوں نے حق کو پہچاننے کے باوُجود اس سے منہ پھیرا اور باطِل پر قائم رہے؟ ان دونوں کا تَعَلُّق یہودی گھرانے سے تھا، ان میں سے ایک قبیلہ بنی نَضِیر کا سردار حیی بن اخطب، دوسرا اس کا بھائی ابو یاسر بن اخطب تھا، اِسْلام کے خلاف ان دونوں بھائیوں کی دشمنی حد سے بڑھی ہوئی تھی اور وہ پیاری سی بچی حیی بن اخطب کی بیٹی **صَفِیَّہ بنتِ حُیَی** تھی۔[2] جب یہ بچی بڑی ہوئی تو ایک یہودی شخص سَلّام بن مِشْکَم قُرَظِی کے نِکاح میں آئی لیکن آپس میں نِبھا نہ ہونے کی وجہ سے جب دونوں میں جُدائی واقع ہوئی تو پھر ایک اور یہودی شخص کِنانہ بن ابو حَقِیق کے ساتھ اس کا نِکاح ہوا، یہ کِنانہ وہی بدنصیب آدمی ہے جس نے خواب سن کر

---

1 ...شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجه الطاھرات، ٤/٤٣٤، بتغیر قلیل.

صحیح ابن حبان، کتاب المزارعة، ذکر خبر ثالث...الخ، ص١٤٠٧، الحدیث: ٥٩٩ ١، مختصرًا.

2 ...السیرة النبویة لابن ھشام، شھادة عن الصفیة، ٢/١٢٦.

اور اس کی روشن تعبیر سمجھ کر اِنہیں تھپڑ رسید کیا تھا۔[1]

یہودیوں کی اسلام دشمنی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے ملاحظہ کیا کہ کُفّارِ بداَطوار یہودِ ناہنجار نے کس طرح حق کو پہچاننے کے باوُجود اس سے رُوگردانی کی۔ دَرْ اَصْل جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے رسول و نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مبعوث فرمایا تو ان یہودیوں کے دِل بغض وکینہ سے بھر گئے، سینے حسد کی آگ میں جلنے لگے اور وہ عظیم ہستی جن کے وسیلے سے دُعائیں مانگ کر یہ دشمن پر فتح پایا کرتے تھے، انہی کی جان کے درپے ہو گئے، انہی کے دین کو صفحۂ ہستی سے مِٹانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ یوں تو تقریباً سب ہی کُفّار اِسْلام اور مسلمانوں کو نابُود کرنے کے سلسلے میں پیش پیش تھے لیکن یہود اور ان میں بھی خاص طور پر یہ دونوں بھائی حیی بن اخطب اور ابویاسر بن اخطب اس مُہِمّ میں تمام کفار سے بڑھ کر تھے، یہ دونوں مسلمانوں کو اِسْلام سے برگشتہ کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے اور ہمیشہ ایسے موقعے کی تلاش میں رہتے جس سے مسلمانوں کو کسی طرح نقصان پہنچ سکتا ہو جس کے نتیجے میں یہودیوں اور مسلمانوں کے درمیان کئی دفعہ میدانِ کارزار (جنگ کا میدان) برپا ہوا اور ہر دفعہ ان یہودِ بے بہبود کو منہ کی کھانی پڑی لیکن ان سب واقعات سے عبرت پکڑ کر بھی یہودی بیٹھ نہیں رہے بلکہ اور زیادہ انتقام کی آگ ان کے سینوں میں بھڑکنے لگی چنانچہ

---

1 ...شرح الزرقانی علی المواهب، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجه الطاهرات...الخ، ٤/٤٢٩.

غزوۂ خیبر کا مختصر بیان

ساتؔ ہجری کا واقعہ ہے جب یہودیوں نے انتقام کی آگ بجھانے کے لئے مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا پر حملہ کر کے مسلمانوں کو تہس نہس کرنے کا منصوبہ بنایا اور اس مقصد کے لئے عرب کے ایک بہت ہی طاقت ور اور جنگ جُو قبیلے غطفان کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا۔ جب رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خبر ہوئی کہ خیبر(1) کے یہودی قبیلہ غطفان کو ساتھ لے کر مدینہ پر حملہ کرنے والے ہیں تو ان کی اس چڑھائی کو روکنے کے لئے سولہ سو (1,600) صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا لشکر ساتھ لے کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خیبر روانہ ہوئے، رات کے وَقْت خیبر کی حُدود میں پہنچے اور نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد شہر میں داخِل ہوئے، کئی روز کی جنگ کے بعد بالآخر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔(2)

سردارِ قبیلہ کی بیٹی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی جو مِٹّی سے پُھول پیدا فرماتا

---

(1)... "خیبر" مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا سے شام کی طرف آٹھ٨ منزل کی دُوری پر ہے۔[معجم البلدان، ٢/ ٤٠٩] ایک انگریز سیاح نے لکھا ہے کہ خیبر مدینہ سے 320 کیلو میٹر دُور ہے۔ یہ بڑا زرخیز علاقہ تھا اور یہاں عمدہ کھجوریں بکثرت پیدا ہوتی تھیں۔ عرب میں یہودیوں کا سب سے بڑا مرکز یہی خیبر تھا۔ [سیرتِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، بارہواں باب، جنگ خیبر، ص٣٨٠].

(2)... سیرتِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، بارہواں باب، جنگ خیبر، ص٣٨١-٣٨٤، ملخصًا.

ہے، اس پر بھی قادِر ہے کہ کفر کے بیابانوں میں ایمان کی کلی کِھلا دے۔ آج یہاں بھی کچھ اسی طرح کا معاملہ ہونے والا تھا کہ سردارِ قبیلہ کی بیٹی ایمان کے نور سے مُنَوَّر ہونے والی تھی، آج اس کے دل میں ایمان کی بہار آنے والی تھی، اس کی سَعَادت کی مِعْرَاج ہونے والی تھی اور شرف و کرامت کا وہ تاج عطا ہونے والا تھا جس سے اِنہیں اُمُّ المؤمنین یعنی قیامت تک آنے والے تمام مؤمنوں کی ماں ہونے کا اعزاز حاصِل ہوا۔ جب خیبر کے قیدیوں کو جمع کیا گیا تو حضرتِ سیِّدُنا دحیہ کلبی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے پیارے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر عرض کیا: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ان میں سے ایک باندی مجھے عنایت فرما دیجیے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِنہیں اختیار دیتے ہوئے فرمایا: خود جا کر کوئی باندی لے لو۔ انہوں نے صفیہ بنتِ حیی کو لے لیا۔[1]

صحابہ کِرام عَلَیۡھِمُ الرِّضۡوَان کی عَرض و مَعروض

صفیہ بنتِ حیی قبیلہ بنی نَضِیر کے سردار حیی بن اخطب کی بیٹی تھیں اور ان کی والِدہ قبیلہ بنی قُرَیظہ کے سردار کی بیٹی تھیں اس لحاظ سے انہیں دونوں قبیلوں کی رئیسہ ہونے کا اعزاز حاصِل تھا، نیز یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ایک پیارے نبی حضرتِ سیِّدُنا ہارون عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد میں سے تھیں اور نہایت حسین

1 ...سنن ابی داود، کتاب الخراج... الخ، باب ما جاء فی سھم الصفی، ص۴۸۳، الحدیث: ۲۹۹۸.

وجمیل بھی تھیں۔ کہا گیا ہے کہ یہ عورتوں میں سب سے زیادہ روشن وچمک دار رنگت والی تھیں۔ اس لئے جب حضرتِ سیِّدُنا دحیہ کلبی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِنہیں منتخب کیا تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے دل میں خیال گزرا کہ اس قدر کثیر شرف وکرامات کی حامِل خاتون حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں ہی ہونی چاہیے کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان تمام اَوْصَاف بلکہ ہر اچھی صفت میں سب سے کامِل واَکمل تر ہیں، چنانچہ ایک شخص دربارِ رسالت میں حاضِر ہو کر عرض گزار ہوئے: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے قبیلہ بنی قُرَیْظہ اور بنی نَضِیر کی رئیسہ صفیہ بنتِ حیی، حضرتِ دحیہ کلبی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دے دی ہیں، وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سِوا کسی اور کے لائق نہیں۔

پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ دحیہ کلبی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو عام باندیوں میں سے کسی کے لینے کا اختیار دیا تھا لیکن جب انہوں نے حسب ونسب اور حسن وجمال کے اعتبار سے سب سے نفیس باندی کو لیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کئی حکمتوں کے پیشِ نظر صفیہ کو ان سے واپس طلب فرمانے کا ارادہ کیا تاکہ یہ سارے لشکر پر ممتاز نہ ہوں کیونکہ لشکر میں ان سے افضل صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی موجود تھے، چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا کہ دحیہ کو صفیہ کے ساتھ بُلا لاؤ۔ جب وہ دربارِ رِسَالت میں حاضِر ہوئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے فرمایا کہ

صفیہ کے عِلاوہ کسی اور باندی کو منتخب کرلو۔[1]

رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کریمانہ شان

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ رَبُّ الْعِزَّت نے اپنے پیارے محبوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کونین کا مالِک ومختار بنایا ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جس کو جو چاہیں، جب چاہیں عطا فرما دیں اور جس کو جب چاہیں منع فرما دیں، کائنات میں کسی کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شہنشاہی کے سامنے پس وپیش کی گنجائش نہیں کہ

ع خالِقِ کل نے آپ کو مالِکِ کل بنا دیا
دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ و اختیار میں[2]

لیکن یہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کریمانہ شان ہے کہ کسی کو محروم نہیں فرماتے اور اگر کسی حکمت کے پیشِ نظر کسی سے کچھ طلب فرماتے بھی ہیں تو اسے بہترین بدل عطا فرماتے ہیں، یہاں بھی جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ دحیہ کلبی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے صفیہ بنتِ حیی کو واپس طلب فرمایا

---

1 ...شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجہ الطاھرات...الخ، ۴/۴۲۹، بتقدم وتاخر.
وسنن ابی داؤد، کتاب الخراج...الخ، باب ما جاء فی سھم الصفی، ص۴۸۳، الحدیث: ۲۹۹۸، مختصرًا.

2 ...رسائل نعیمیہ، سلطنتِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ص۱۴.

تو ان کی دِل جُوئی کے لئے اِنہیں نو ۹ اَفْرَاد عطا فرمائے۔[1]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نفرت محبّت میں کیسے بدلی...؟

صفیہ بنتِ حیی کے والِد، بھائی اور شوہر جنگ میں مسلمانوں کے ہاتھوں مارے جا چکے تھے اس لئے ان کے دِل میں مسلمانوں خُصُوصاً **سیِّدُ الْمُسْلِمِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے سخت بُغْض وعداوت تھی لیکن حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اعلیٰ اخلاق اور حکیمانہ طرزِ گفتار نے اِنہیں اس قدر متاثر کیا کہ چند لمحوں میں ہی ان کے خیالات کا بہاؤ پلٹنے لگا، دِل کے وِیرانے میں سرکارِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت کے پھول کھلنے لگے اور دِل میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت کا ایسا دریا مَوْج زَن ہوا کہ بُغْض وعداوت کی میل دُھل کر بالکل صاف وستھرا ہو گیا، جیسا کہ رِوَایت میں ہے، فرماتی ہیں: مجھے، رسولِ خُدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ سب سے زیادہ عداوت تھی کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کے لشکر) نے میرے شوہر، باپ اور بھائی کو ہلاک کر ڈالا تھا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دیر تک میرے سامنے ان کے قتل کی وُجُوہات بیان فرماتے رہے، فرمایا: تمہارے باپ نے عربوں کو میری دشمنی پر اُبھارا، اکسایا اور جمع کیا اور ایسے کیا،

1... السيرة الحلبية، باب ذكر مغازيه صلى الله عليه وسلم، غزوة خيبر، ٣/ ٦٤.

ایسے کیا... حتی کہ وہ بُغض وعداوت میرے دِل سے جاتی رہی۔[1] دوسری رِوایت میں فرمایا: اور جب میں اپنی جگہ سے اُٹھی تو مجھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے زِیادہ محبوب کوئی نہ تھا۔[2]

مَدَنی پھول

سُبۡحٰنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر صفتِ محمود کی طرح عمدہ سیرت وکردار اور حُسنِ اَخلاق میں بھی اُس اعلیٰ مقام پر فائز تھے جس میں کوئی آپ کا ہم سَر وہم پلہ نہیں اور یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاقِ حَسَنہ ہی تھے کہ دشمن بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا اور جان کا دشمن پل بھر میں جان قُربان کرنے والا بن جاتا۔ اس سے مَعلوم ہوا کہ اِسلام نے تیر وشمشیر کے زور پر دنیا کے کونے کونے میں رسائی نہیں پائی بلکہ شہنشاہِ خوش خصال، پیکرِ حسن وجمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بے مثل وبے مثال حُسنِ اَخلاق کی بدولت ہر دِل عزیز بنا ہے۔ اس میں ہمارے لئے یہ مَدَنی پھول بھی ہے کہ ہمیں اپنے آقا ومالک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کرتے ہوئے حُسنِ اَخلاق کا ایسا پیکر بننا چاہیے جس سے ہماری بداعمالیوں کے اندھیرے چھٹ جائیں اور ہمارے ہر ہر قول وفعل سے اِسلام کا حقیقی حُسن آشکارا ہو اور اے کاش! ایسا ہو جائے کہ جو کافِر بھی ہمیں دیکھے اِسلام کا حُسن اس

---

1 ...صحیح ابن حبان، کتاب المزارعة، ذکر خبر ثالث...الخ، ص۱۴۰۷، الحدیث: ۵۱۹۹.

2 ...مسند ابی یعلی، ۱۷۷-حدیث صفیة بنت حیی، ۵/۳۱۸، الحدیث: ۷۱۰۹.

کے دِل میں بیٹھ جائے اور اے کاش...! اے کاش...!! وہ کفر و گمراہی کے اندھیروں سے نکل کر اِسلام کے اُجالوں میں آجائے۔

دُور دنیا کا میرے دَم سے اندھیرا ہو جائے
ہر جگہ میرے چمکنے سے اُجالا ہو جائے[1]

اسلام کے سایۂ رحمت میں...

پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسنِ اخلاق اور حکیمانہ طرزِ گفتار سے جب ان کے دِل سے بُغض و عَداوت کی آگ بجھ گئی تو محبت کا ایسا ٹھاٹھیں مارتا سمندر رَواں ہوا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انہیں سب لوگوں سے زِیادہ محبوب ہو گئے اور پھر یہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حد درجہ تعظیم و تکریم بجالانے لگیں، چنانچِہ دِل کے اندر اس سمندر کو رَواں ہوئے ابھی کچھ ہی دیر ہوئی ہو گی کہ سرکارِ والا تبار، مکے مدینے کے تاجدار، دوعالَم کے مالِک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے پاس تشریف لائے تو یہ جس شے پر بیٹھی ہوئی تھیں اُسے اپنے نیچے سے نِکال کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے بچھا دیا۔

سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِنہیں دُو باتوں کا اختیار دیا کہ یا تو انہیں آزاد کر دیا جائے اور یہ اپنے گھر والوں کے پاس چلی جائیں یا پھر یہ اِسلام قبول کر لیں تو حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انہیں اپنے لئے خاص فرمالیں۔ اس پر انہوں نے کہا: "اَخْتَارُ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور

[1] ... کلیاتِ اقبال، بانگِ درا، ص ۶۵.

اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اختیار کرتی ہوں۔[1] اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں آزاد کر کے نِکاح فرمالیا۔[2] اس وَقت ان کی عمر 17 سال کے قریب تھی۔[3]

حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اَدَب واِحترام

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم اور ہر چیز سے بڑھ کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ محبت کرنا ایمان کی جان ہے، اس سلسلے میں صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سیرت ہمارے لئے بہترین راہ نُما ہے۔ حضرتِ سیِّدَتُنا صفیہ بنتِ حیی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا جنہیں مُشَرَّف بہ اسلام ہوئے ابھی بہت تھوڑا وَقت ہوا تھا اور اس تھوڑے سے وَقت میں ہی ان کے دِل میں رسولِ خُدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت اس قدر پختہ ہو گئی جس نے تاریخ میں تعظیم و تکریم کی اعلیٰ مِثال رقم کی، چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن عُمَر واقِدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی کی رِوایت کے مُطابِق جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خیبر سے واپسی کا ارادہ فرمایا،[4] اُونٹ قریب لایا گیا،

---

1 ...صفة الصفوة، ۱۳۳-صفیة بنت حیی...الخ، المجلد الاول، ۲/۳۶.

2 ...صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوة خیبر، ص ۱۰۵۱، الحدیث: ۴۲۰۰، ماخوذًا.

3 ...شرح الزرقانی علی المواهب، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجه...الخ، ۴/۴۳۶.

4 ...دُوسری رِوایت کے مُطابِق یہ واقعہ اُس وقت پیش آیا جب حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مقامِ صہبا میں قیام فرما کر آگے روانگی کا ارادہ کیا، دیکھئے: [صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوة خیبر، ص۱۰۵۳، الحدیث: ۴۲۱۱] **وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم** عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

شاہِ غیور، محبوبِ ربِّ غفور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو اپنے کپڑے سے پردہ کرایا اور زانوئے مُبارَک (گھٹنے کے اُوپر کی ہڈی، ران) کو قریب کیا تاکہ حضرتِ صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اس پر پاؤں رکھ کر اُونٹ پر سُوار ہو جائیں۔[1] لیکن قُربان جایئے حضرتِ سیِّدَتُنا صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے اَدَب و تعظیمِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اور آپ کے عشقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے دِل نے یہ گوارا نہ کیا کہ اپنا پاؤں حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک زَانُو پر رکھیں، چنانچہ رِوایَت میں ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے رسولِ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کے پیشِ نظر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زانوئے مُبارَک پر پاؤں نہیں رکھا بلکہ گھٹنا رکھ کر سوار ہوئیں۔[2]

سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ...! اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا صفیہ بنتِ حیی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے صدقے اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ ہمیں بھی ہر قسم کی بے اَدَبِی سے محفوظ و مامون فرمائے اور ہر ہر بات میں حدِّ ادب کی رِعَایَت کی توفیق عطا فرمائے کہ ؎

ع با ادب با نصیب

بے ادب بے نصیب

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...المغازی للواقدی، غزوۃ خیبر، انصراف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم...الخ، ۲/ ۷۰۸.

2 ...المعجم الکبیر للطبرانی، احادیث عبد اللہ بن العباس...الخ، مقسم عن ابن عباس، ۱۱/ ۳۸۲، الحدیث: ۱۲۰۶۸.

قافلے کی واپسی

حضرتِ صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو سوار کرانے کے بعد سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اُونٹ پر سوار ہوئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِن پر اپنی مُبارَک چادر ڈال دی اور پھر واپسی کے لئے چل پڑے۔[1] دورانِ سفر یہ واقعہ بھی پیش آیا کہ حضرتِ سیِّدَتُنا صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اُونگھ آنا شُروع ہو گئی جس سے بار بار ان کا سر کجاوے کے پچھلے حصے سے ٹکرانے لگا۔ فرماتی ہیں: میں نے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے زیادہ اچھے اخلاق والا کوئی شخص نہیں دیکھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے مجھے چُھو کر فرماتے: ”**یَا ھٰذِہٖ مَھْلًا یَا بِنْتَ حُیَیٍّ** اے لڑکی...! اے حیی کی بیٹی...! ٹھہرو، انتظار کرو۔“ حتی کہ جب مقامِ صہبا[2] آیا تو فرمانے لگے: اے صفیہ! کیا میں نے تجھ سے اس کی وُجوہات بیان نہیں کی جو تمہاری قوم کے ساتھ کیا ہے...؟ انہوں نے مجھے ایسے ایسے کہا تھا۔[3]

مقامِ صہبا میں قیام

اس مقام پر پہنچ کر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رَسْمِ عَرُوْسی ادا

---

1 ...صفة الصفوة، ۱۳۳-صفية بنت حيي...الخ، المجلد الاول، ۲/ ۳۷.
المغازی للواقدی، غزوة خيبر، انصراف رسول الله صلى الله عليه وسلم...الخ، ۲/ ۷۰۸.

2 ...”مقامِ صہبا“ خیبر سے 12 میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ [كتاب المغازی، غزوة خيبر، انصراف رسول الله صلى الله عليه وسلم...الخ، ۲/ ۷۰۸]

3 ...مسند ابی یعلی، حدیث صفية بنت حيي، ۵/ ۳۲۰، الحديث: ۷۱۱۵، ملتقطًا.

فرمانے کا اِرادہ کیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے ایک خادِمِ خاص اور جلیل القدر صحابی حضرتِ اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی والِدہ حضرتِ اُمِّ سُلَیْم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے حضرتِ صفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو کنگھی وغیرہ کر کے تیار کرنے کے لئے کہا۔ حضرتِ اُمِّ سُلَیْم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ان کے کنگھی کی اور عِطر لگا کر تیار کر دیا، پھر اسی مقام پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رَسْمِ عَرُوْسی ادا فرمائی۔[1]

حضرتِ ابو اَیُّوب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پہرا داری

سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جس درجہ عقیدت و محبت تھی اور یہ شمعِ رسالت کے پَروانے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اپنی جانیں نچھاور کرنے کے لئے ہر وَقْت جس طرح تیار رہتے تھے تاریخ کے صَفْحات اس کی مِثال بیان کرنے سے قاصِر ہیں۔ آیئے! گروہِ صحابہ کے ایک برگزیدہ صحابی حضرتِ سیِّدُنا ابو اَیُّوب خالِد بن زَید انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک ایمان اَفْرَوز واقعہ ملاحظہ کیجئے، چنانچہ تاجدارِ رِسالَت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب مقامِ صہبا میں پڑاؤ کیا تو یہ شمعِ رسالت کے پَروانے ساری رات گلے میں تلوار لٹکائے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حِفاظت کے لئے جاگتے رہے

---

[1] ...الطبقات الکبریٰ، ذکر ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم...الخ، ٤١٣٥-صفیة بنت حیی، ٨/٩٦، ملتقطًا.

اور خیمے کے گرد چکر لگاتے رہے حتی کہ جب صبح ہوئی اور رسولِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ ابو اَیُّوب انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ملاحظہ کیا تو دَرْیافْت فرمایا: اے ابو اَیُّوب! کیا ہوا؟ عرض کیا: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے ان خاتون کی طرف سے اندیشہ ہوا کیونکہ ان کا باپ، شوہر اور قوم کے دیگر افراد مسلمانوں کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں نیز یہ نئی نئی مُشَرَّف بہ اسلام ہوئی ہیں اس لئے میرے دِل میں ان کی طرف سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جان پر اندیشہ گزرا۔ رِوایت میں ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اس جاںنثار کی عظیم سوچ کو آفْرِین (خوش آمدید) کرتے ہوئے بارگاہِ ربِّ ذُوالجلال میں دُعا کی: "اَللّٰھُمَّ احْفَظْ اَبَا اَیُّوْب کَمَا بَاتَ یَحْفَظُنِیْ اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جیسے ابو ایوب نے ساری رات جاگ کر میری حِفاظت کی ہے تُو بھی اس کی حِفاظت فرما۔"[1]

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُعا کو شرفِ قبولیت سے نوازتے ہوئے حضرتِ ابو اَیُّوب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ایسی حِفاظت کا انتظام فرمایا کہ دیکھنے اور سننے والے اَنگُشت بہ دَنْداں (یعنی حیران) رہ گئے۔ اس کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ ہجرت کے 50ویں سال حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعَاوِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے قُسْطَنْطِیْنَہ (قُسْ-طَنْ-طِیْ-نَہ۔ نیا نام "استنبول") کو فتح کرنے کے لئے جو لشکر روانہ فرمایا اس میں میزبانِ رسول حضرتِ سیِّدُنا ابو اَیُّوب انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی

1 ...السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، بناء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصفیۃ، المجلد الثانی، ۳/۲۲۵.

شامل تھے، یہاں پہنچ کر ان کا انتقال ہو گیا۔ انتقال سے قبل آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے وصیت فرمائی کہ اِنہیں رُوم سے قریب ترین مقام پر دَفن کیا جائے، حسبِ وصیت دَفن کر دیا گیا۔ اہلِ رُوم نے جب ان کے بارے میں دَرْیافت کیا تو مسلمانوں نے کہا: یہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اکابِر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے ایک برگزیدہ صحابی ہیں۔ بولے: تم لوگ کس قدر احمق ہو، کیا تمہیں اس بات کا بالکل خوف نہیں کہ ہم تمہارے بعد ان کی قبر کھود کر لاش کی بے حرمتی کریں گے؟ جب لشکرِ اِسلام کے سپہ سالار کو یہ بات پہنچی تو ان کی طرف کہہ بھیجا: اگر تم نے ایسا کرنے کی جرأت کی تو ہم عرب کی سرزمین میں موجود تمہارے ہر گِرْجے کو گِرا کر زمین بَوس کر دیں گے اور تمہارے بزرگوں کی قبریں کھود ڈالیں گے۔ یہ سُن کر اہلِ رُوم کے دِلوں میں مسلمانوں کی دَہشت بیٹھ گئی اور اُنہوں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو اَیُّوب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مُبارَک قبر کی حِفاظت کرنے اور اِکْرام بجالانے کی قسم کھائی۔ رِوَایَت میں ہے کہ اہلِ رُوم حضرتِ سیِّدُنا ابو اَیُّوب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی قبر کے وسیلے سے بارِش کی دُعا مانگتے اور اِنہیں بارِش سے سیراب کیا جاتا۔[1]

لمحۂ فکریہ

اس واقِعے سے پہلے کے مسلمانوں کے جاہ وجلال اور ہیبت وعَظمت کا پتا چلا کہ طاقت وَر ترین قوموں کے دِلوں پر بھی ان کی عَظمت کا سکّہ بیٹھا ہوا تھا اور ان

1 ...الروض الأنف، ابو ایوب فی حراسة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ٤/٩٤، ملخصًا.

کی ہیبت سے کُفّار کے سینے دَہل کر رہ جاتے تھے لیکن آج اس کے بالکل بر عکس بُزْدِل سے بُزْدِل اور کمزور سے کمزور قوم بھی مسلمانوں کو آنکھیں دِکھا رہی ہے، اس کی ایک بڑی وجہ قرآن اور صاحِبِ قرآن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیمات کو بُھلا بیٹھنا اور ان پر عمل نہ کرنا ہے۔ آہ! صد آہ!

ع نِشانِ راہ دِکھاتے تھے جو سِتاروں کو
ترس گئے ہیں کسی مردِ راہ دَاں کے لئے[1]

یاد رکھئے! یہ نازُک صورتِ حَال ہمارے لئے لمحۂ فکریہ ہے کہ اگر اب بھی ہم نے قرآن کی تعلیمات کو بُھلائے رکھا اور صاحِبِ قرآن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر عمل نہ کرتے ہوئے گویا انہیں پس پشت ڈالے رکھا تو ایک وَقْت آئے گا جب ہمارا نِشان تک مِٹ جائے گا۔ آیئے! سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر جی جان سے عمل کر کے اس نازُک صورتِ حَال سے نمٹنے کے لئے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اِسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! زمانے میں ایک بار پھر مَدَنی اِنْقِلاب برپا ہو جائے گا اور اَسْلافِ کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی طرح آج کا مسلمان بھی آنے والی نسلوں کے لئے سنہری تاریخ رقم کرے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... کلیاتِ اقبال، بالِ جبریل، ص۳۸۰.

برکت والا ولیمہ

پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مقامِ صہبا میں رات گُزار کر صبح ولیمے کا اہتمام فرمایا، حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ اس بابَرَکت دعوت کا ذِکْر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے مسلمانوں کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ولیمے کی دعوت دی، اس مُبارَک ولیمے میں نہ تو روٹی تھی اور نہ گوشت، صرف یہ تھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ بِلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کو دستر خوان بچھانے کا حکم دیا تو وہ بچھا دیا گیا، پھر اس پر کھجوریں، پنیر اور کچھ گھی رکھا گیا[1] اور مسلمانوں نے اسے کھایا۔ یہ مدینے کے تاجدار، دوعالَم کے مالِک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارَک ولیمہ تھا۔[2]

مدینے کے قریب حادِثہ

صہبا کے مقام پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین۳ شب قیام فرمایا اور پھر مدینے کی طرف چل پڑے۔[3] حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں: جب ہمیں **مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ** زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا کے دَر و دِیوار نظر آنے لگے تو ہمارے دِل اس کی طرف کھنچنے لگے جس کی وجہ سے ہم نے اپنی سواریوں کو تیز کر دیا اور پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اپنی سواری

---

1 ...صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ خیبر، ص۱۰۵٤، الحدیث:٤٢١٣.

2 ...مسند ابی عوانۃ، کتاب النکاح ومایشاکلہ، باب ایجاب اتخاذ الولیمۃ...الخ، ٥٥/٣، الحدیث:٤١٧٤.

3 ...صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ خیبر، ص۱۰۵٤، الحدیث:٤٢١٣.

کو تیز فرما دیا۔ اُمُّ المؤمنین حضرتِ صفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھیں کہ اچانک جانور نے ٹھوکر کھائی جس سے رسولِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرتِ صفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا زمین پر تشریف لے آئے۔ فرماتے ہیں: لوگوں میں سے کسی نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرتِ صفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی طرف نہیں دیکھا حتی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کھڑے ہو کر اِنہیں پردہ کرایا پھر ہم آئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کوئی نقصان نہیں ہوا۔[1]

مدینے شریف میں آمد

جب سلطانِ انبیاء، محبوبِ کبریاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ** زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا میں آمد ہوئی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِنہیں حضرتِ حارثہ بن نُعمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے گھر میں ٹھہرایا۔ انصار کی عورتوں نے جب ان کے اور ان کے حسن وجمال کے بارے میں سنا تو دیکھنے کے لئے آنے لگیں۔[2]

رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی لختِ جگر کو تحفہ

جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا خیبر سے آئیں اس وَقْت آپ کے کانوں میں

---

1 ...صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب فضیلۃ اعتاقہ...الخ، ص۵۳۳، الحدیث: ۱۳۶۵.

2 ...الطبقات الکبریٰ، ذکر ازواجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم...الخ، ۴۱۳۵-صفیۃ بنت حیی، ۸/۱۰۰.

سونے کی بالیاں تھیں۔ رِوایَت میں ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے یہ بالیاں رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی لختِ جگر حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا اور اِن کے ساتھ والی عورتوں کو تحفے میں دے دیں۔[1]

زندگی کے حسین لمحات

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت میں آکر کاشانۂ نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں داخِل ہونے کے بعد حضرتِ سیِّدَتُنا صفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے اپنی زندگی کے حسین ترین لمحات کا آغاز کیا، شب وروز سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت سے فیض یاب ہوتے ہوئے عِبادتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کا ذَوق و شوق حاصِل کیا اور صبح وشام خالقِ کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ کی پاکی بَیان کرتے ہوئے گُزارنے لگیں نیز پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علمی ورُوحانی فیضان سے بھی خُوب خُوب بہرہ وَر ہونے لگیں، ایک دفعہ کا ذِکْر ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اس وَقْت حضرتِ سیِّدَتُنا صفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے پاس چاؔر ہزار گٹھلیاں پڑی ہوئی تھیں جن پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا تسبیح پڑھ رہی تھیں۔ یہ دیکھ کر سیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب سے میں تمہارے پاس کھڑا ہوں اس دَوران میں نے تم سے زِیادہ ربِّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی پاکی بَیان کر لی ہے۔ اِسے سن کر حضرتِ صفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا عرض کرنے لگیں:

---

[1] ...المرجع السابق.

یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے بھی سکھائیے۔ اِرْشاد فرمایا کہ اس طرح کہو: "**سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ** پاکی ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو جتنی اس کی مخلوق کی تعداد ہے۔"[1]

قیامت خیز سانحہ

شب وروز اسی طرح ہنسی خوشی بسر ہو رہے تھے کہ وہ دِل فگار واقعہ پیش آیا جس سے شمعِ رسالت کے حقیقی پَروانوں کے دِل دَہل کر رہ گئے اور ان پر قیامت سے پہلے ایک قیامت آ گئی۔ یہ واقعہ صاحِبِ لَوْلَاک، سَیَّاحِ اَفْلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دنیا سے ظاہری پردہ فرمانے کا ہے۔ ذرا سوچئے! وہ عاشِقانِ رسول جو کچھ دیر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رُخِ انور کا دیدار نہ کر پاتے تو بے تاب ہو جاتے، اس قیامت خیز سَانِحے سے ان پر کیا بیتی ہو گی، یقیناً ان کی دنیا ہی وِیْرَان ہو کر رہ گئی ہو گی، لیکن قربان جایئے کہ اس نازُک مرحلے میں بھی اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ان سچے پیروکاروں نے شریعت کے دامن کو ہاتھ سے نہ چھوڑا اور اس طرح صبر وحوصلے کی بے مِثال تاریخ رقم کی۔ وفاتِ اقدس سے کچھ پہلے جب بیماری آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ نازنین سے بَرَکت لینے آئی تو اُسی وَقْت عاشِقانِ رسول کے دِل بے تاب ہو گئے، ان کے بس میں نہ تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو لاحِق ہونے والے اس مَرَض شریف کو اپنے اُوپر لے لیتے، اسی دَور کی بات ہے کہ ایک دفعہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

---

1 ...مسند ابی یعلی، حدیث صفیۃ بنت حیی...الخ، ۵/۳۱۹، الحدیث: ۷۱۱۳.

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پاک اَزْواج آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس جمع تھیں اتنے میں حضرتِ صفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بے قرار ہو کر عرض کرنے لگیں: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بخدا! میں چاہتی ہوں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ مرض مجھے لاحِق ہو جائے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے دِلوں کے راز جاننے والے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی تصدیق کرتے ہوئے فرمایا: ”**وَاللّٰہِ اِنَّھَا لَصَادِقَۃٌ** یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ سچ کہتی ہیں۔“[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تعارف سیدتنا صفیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! گُزَشتہ صَفْحات میں آپ نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا صفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی پاکیزہ حیات کے چند خوش نما عنوان ملاحظہ کئے، ان میں ایک نمایاں بات پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ عشق و محبت، پیار اور الفت کا دَرْس ہے۔ اِسلام لا کر اور پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت میں آکر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے جس طرح اپنی زندگی کے شب و روز بسر کئے حقیقت یہ ہے کہ ان کے بیان کا لفظ لفظ جانِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ محبت والفت کا دَرْس دیتا ہے اور ان کے حرف حرف سے عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چھلکتا ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی نصیب فرمائے۔ آیئے! اب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نام و نسب اور خاندان کے حوالے

---

1 ...الطبقات الکبریٰ، ذکر الحزن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، ۲/ ۲۳۹، ملتقطًا.

سے سیرت کی چند ابتدائی اور بنیادی باتیں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

نام و نسب

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کا نام صفیہ ہے، یہ بھی کہا گیا ہے کہ پہلے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کا نام زینب تھا پھر جب قیدی ہو کر آئیں اور سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں اپنے لئے منتخب فرمایا تو صفیہ کہا جانے لگا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کے والِد کا نام حیی اور والِدہ ضَرَّہ بنتِ سَمَوْاَل (سَ-مَوْ-اَلْ) ہیں۔ حضرتِ سیِّدَتُنا صفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا بنی اسرائیل میں سے حضرتِ سیِّدُنا ہارون بن عمران عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اَوْلاد میں سے ہیں۔[1] نسب اس طرح ہے:

”**صَفِيَّة بنتِ حُيَىّ بن اَخْطَب بن ابو يحيى بن كَعْب بن خَزْرَج بن ابو حبيب بن نَضِير بن خَزْرَج بن ضَرِيح بن تُومَان بن سِبْط بن يَسَع بن سَعْد بن لَاوِىْ بن جُبَيْر بن نَحَّام بن بَنْحُوم بن عَزْرِىْ بن هَارُون بن عِمْرَان بن بَصْهَر بن قَهْث بن لَاوِىْ بن يَعْقُوب بن اِسْحَاق بن اِبْرَاهِيم**“ (عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام)[2]

رسولِ خُدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسب کا اِتِّصال

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خلیل اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں جا کر آپ

---

1 ...شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجہ، ٤/٤٢٨، ملتقطًا.

2 ...معرفة الصحابة لابی نعیم، ذکر الصحابیات من البنات والزوجات، ٣٧٥٥ - صفیة بنت حیی بن اخطب، ٦/٣٢٣٢.

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نسب حُضُور احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مل جاتا ہے، کیونکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بنی اسرائیل (بنی یعقوب بن اِسْحاق بن ابراہیم عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) میں سے ہیں اور پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بنی اسماعیل (بنی اسماعیل بن ابراہیم عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) میں سے ہیں۔

قبیلہ اور وِلادت

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا صفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا تَعَلُّق مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے ایک یہودی قبیلے بنی نَضِیر سے تھا۔ پیچھے گزر چکا کہ جس وَقْت سرورِ کائنات، شاہِ مَوْجُودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ساتھ نِکاح فرمایا اس وَقْت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی عمر 17 سال تھی اور چونکہ یہ سات ہجری کا واقعہ ہے لہٰذا اس اعتبار سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی وِلادت حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اِعلانِ نبوت کے تقریباً دو۲ سال بعد بنتی ہے۔ وَاللہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم.

حضرتِ صفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ماموں جان

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ماموں جان حضرتِ سیِّدُنا رِفاعہ بن سَمَوْاَل قُرَظی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایمان لاکر شرفِ صحابیت سے مُشَرَّف ہوئے۔(1)

رِوَایتِ حدیث

اَحادیث کی رائج کِتابوں میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی اَحادیث کی

1... اسد الغابۃ، باب الراء والفاء، ۱۶۹۰-رفاعہ بن سموال، ۲/۲۸۳.

کُل تعداد دس ہے، جن میں سے ایک بخاری و مسلم دونوں میں ہے اور باقی نو۹ دیگر کتابوں میں دَرْج ہیں۔[1] جنھوں نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے احادیث رِوایت کی ہیں اُن میں حضرت سیِّدُنا امام زَیْنُ الْعَابِدِین بن حسین بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُم جیسی عظیم ہستی بھی شامل ہیں۔[2]

چند متفرق فضائل و مناقب

جب عام سی مٹی کچھ عرصہ کسی پُھول کی صحبت میں رہتی ہے تو اس کی خُوشبو سے مہک اٹھتی ہے تو جو پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت سے بہرہ وَر ہو وہ کیونکر محروم رہ سکتا ہے۔ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا صفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے بھی سرکارِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چشمۂ عِلْم و عمل سے سیراب ہو کر شب و روز **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت میں گُزارے اور اپنے بعد کے زمانے والوں کے لئے ایک اعلیٰ مِثال رقم کی، یہی وجہ ہے کہ زُہد وعِبادت وغیرہ اَوْصافِ عالیہ کے حوالے سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا شُمار اُن عورتوں میں ہوتا ہے جنھوں نے ان صِفاتِ عالیہ میں تمام عورتوں کی سرداری کا دَرَجہ پایا، جیسا کہ تاریخ ابنِ کثیر میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے بارے میں مذکور ہے: ''**کَانَتْ مِنْ سَیِّدَاتِ النِّسَاءِ عِبَادَةً وَّ وَرَعًا وَّ زَهَادَةً وَّبَرًّا وَّصَدَقَةً** حضرتِ سیِّدَتُنا صفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا عِبادت، تقویٰ، زُہد، نیکی اور صدقے کے اعتبار سے اُن عورتوں میں سے تھیں

---

1 ... سیرتِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم، انیسواں باب، حضرت صفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا، ص۶۸۳.

2 ... شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجه...الخ، ۴/۴۳۵.

جو تمام عورتوں کی سردار ہیں۔"[1] اور حضرتِ سیِّدُنا علّامہ احمد بن علی بن حجر عسقلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: "**کَانَتْ صَفِیَّۃُ عَاقِلَۃً حَلِیْمَۃً فَاضِلَۃً** حضرتِ سیِّدَتُنا صفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا بہت عقل مند، بُردبار اور صاحِبِ فضل وکمال خاتون تھیں۔"[2] آیئے! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے چند اور فضائل ومَناقِب ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

رضائے رسول کی طلب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سرورِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی ایمان کے لئے سخت تباہ کن ہے یہی وجہ تھی کہ صحابہ وصحابیات رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن ہمیشہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی سے بچتے رہتے تھے، ہر بات میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پسندیدگی وناپسندیدگی کا خیال رکھتے تھے اور اگر کبھی کسی موقعے پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کا شبہ بھی ہو جاتا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو راضی وخوش کرنے کی ہر کوشش کر ڈالتے، آیئے! اس سلسلے میں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا صفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی ایک ایمان اَفروز اور سبق آموز حِکایت ملاحظہ کیجئے، چنانچہ رِوایَت کا خُلاصہ ہے کہ جب سیِّدِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی پاک اَزْواج رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کو ساتھ لے کر حج کے لئے روانہ ہوئے تو راستے میں

---

1 ...البداية والنهاية، السنة الخمسين للهجرة، صفية بنت حيي، المجلد الرابع، ٨/ ٤٣٥.

2 ...الاصابة، كتاب النساء، حرف الصاد المهملة، ١١٤٠٧ -صفية بنت حيي، ٨/ ٢٣٣.

حضرتِ سیِّدَتُنا صفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا اُونٹ گر پڑا جس سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا رو پڑیں۔ رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے دستِ رحمت سے ان کے آنسو پُونچھنے لگے لیکن یہ روتی رہیں۔ جب رونا بہت زیادہ ہو گیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سختی سے منع فرمایا اور لوگوں کو پڑاؤ کرنے کا حکم دے دیا حالانکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑاؤ کا ارادہ نہ تھا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے ایک خیمہ نصب کیا گیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس میں تشریف لے گئے۔ یکایک حضرتِ سیِّدَتُنا صفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کا خوف لاحق ہوا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِل میں خوشی داخِل کرنے کے لئے اپنی باری کا دِن حضرتِ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو ہبہ کر دیا، چنانچہ رِوَایت میں ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے پاس جا کر کہا: آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو مَعْلوم ہے کہ میں رسولِ خُدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ اپنی باری کا دِن کبھی کسی شے کے بدلے نہیں دے سکتی لیکن میں یہ آپ کو اس شرط پر دیتی ہوں کہ آپ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مجھ سے راضی کر دیں۔[1]

پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کرم نوازی

ماہِ رَمضان کے آخری عشرے کی بات ہے کہ جب سرکارِ مدینہ، راحتِ

1 ...مسند احمد، مسند النساء، حديث صفية...الخ، ۱۰/۱۲۳، الحديث: ۲۷۶۲۲، ملخصاً.

قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں اعتکاف کئے ہوئے تھے، ایک رات حضرتِ صفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کے لئے حاضِر ہوئیں، تھوڑی دیر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے گفتگو کی پھر جب واپس جانے کے لئے کھڑی ہوئیں تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اُٹھ کر ان کے ساتھ چلے اور مسجد کے دروازے تک صحبتِ بابَرَکت سے نوازا۔[1]

عفو و درگزر

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا صفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی حِلْم وبُرْد باری اور عَفْو و دَرْ گُزَر کی صفت بہت نمایاں تھی، دوسروں کی خطاؤں پر چَشْم پوشی کرنا اور مُعاف کر دینا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے اَخْلاق کا ایک دَرَخْشاں (دَرَخْ-شاں۔روشن) پہلو تھا، چنانچہ ایک دفعہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی ایک باندی نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس آکر حضرتِ صفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بارے میں کوئی جھوٹی بات کہی، بعد میں جب انہیں اس کا عِلْم ہوا تو اُس باندی سے پوچھا: تمہیں ایسا کرنے پر کس نے اکسایا؟ کہنے لگی: شیطان نے۔ اس پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عَفْو و دَرْ گُزَر کی قابِلِ تقلید مِثال قائم کرتے ہوئے فرمایا: ”اِذْهَبِیْ، فَاَنْتِ حُرَّةٌ جاؤ! تم آزاد ہو۔“[2]

---

1 ...صحیح البخاری، کتاب الاعتکاف، باب ھل یخرج المعتکف لحوائجه الی باب المسجد، ص ۵۳۱، الحدیث: ۲۰۳۵، بتقدم وتاخر.

2 ...الاصابة، کتاب النساء، حرف الصاد المهملة، ۱۱۴۰۷-صفیة بنت حیی، ۸/۲۳۳، ملخصًا.

سفرِ آخرت

زمانے کو اپنے عِلْم و تقویٰ اور زُہد وعِبادت کے نُور سے جگمگاتے ہوئے بالآخر رَمَضَانُ الْمُبَارَک کے مہینے میں بقولِ صحیح 50 ہجری کو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا، یہ حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا دورِ حکومت تھا۔ بوقتِ وفات عمر مُبارَک 60 برس تھی۔ مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے مشہور قبرستان جَنَّتُ الْبَقِیْع میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو دفن کیا گیا۔[1] اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی تُربَتِ مُبارَک پر کروڑہا کروڑ رحمتیں اور برکتیں نازِل فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم.

حضرتِ ابن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا عمل

جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے انتقال کی خبر حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو پہنچی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نِشانیوں میں سے بڑی نِشانی قرار دیا اور بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں سربسجود ہوگئے چنانچہ اس کا واقعہ ذِکْر کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا عکرمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک دفعہ ہمیں مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں کوئی آواز سنائی دی۔ حضرتِ عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا مجھ سے فرمانے لگے: اے عکرمہ! دیکھو، یہ کیسی آواز

---

1 ...شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجہ الطاھرات...الخ، ٤/٤٣٦، ملتقطًا.
وسیرتِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، انیسواں باب، حضرتِ صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا، ص۶۸۳.

ہے ؟ فرماتے ہیں: میں گیا تو پتا چلا کہ پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجۂ مطہرہ حضرتِ صفیہ بنتِ حیی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کا انتقال ہو گیا ہے۔ جب میں واپس آیا تو حضرتِ عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کو سجدے میں پایا حالانکہ ابھی سُورج طُلُوع نہیں ہوا تھا، اس لئے میں نے (تَعَجُّب کے طور پر) کہا: **سُبۡحٰنَ اللہِ** عَزَّوَجَلَّ! آپ سجدہ کرتے ہیں، حالانکہ ابھی سُورج نہیں نکلا...؟ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے ارشاد فرمایا: کیا پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ نہیں فرمایا کہ جب تم کوئی نِشانی دیکھو تو سجدہ کرو۔ "**فَاَیُّ اٰیَۃٍ اَعۡظَمُ مِنۡ اَنۡ یَخۡرُجۡنَ اُمَّھَاتُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ مِنۡ بَیۡنَ اَظۡھُرِنَا وَ نَحۡنُ اَحۡیَاءٌ** اس سے بڑی نِشانی اور کون سی ہو گی کہ اُمَّہَاتُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُنَّ دنیا سے تشریف لے گئی ہیں اور ہم ابھی زندہ ہیں...؟"[1]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! گُزَشتہ صَفَحات میں آپ نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا صفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کی سیرت کے چند باب ملاحظہ کئے، سرورِ دوعالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت کی بَرَکت سے ان کی زندگی عِبادت و رِیاضت اور زُہد و تقویٰ کے نُور سے کس قدر نُورانی اور کس درجہ پاکیزہ تھی...!! اے کاش! ان کے صَدقے ہماری زندگی بھی گُناہوں کی نجاست سے

---

1 ...السنن الکبریٰ للبیھقی، کتاب صلاۃ الخسوف، باب من استحب الفزع...الخ، ۳/۴۷۷، الحدیث: ۶۳۷۹، ملتقطًا.

پاک ہوکر عِبادت اور تقویٰ کی خوشبوؤں سے مہک اُٹھے، ہمارے دِلوں سے گُناہوں کی میل دُھل جائے اور سینہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت کا خَزِینہ بن جائے۔ **اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیۡن** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم.

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِن قُدسی صِفات شخصیات کے طریقے کے مُطابِق اپنے طرزِ حیات کو ڈھالنے کے لئے **دعوتِ اِسلامی** کے مہکے مہکے اور پیارے پیارے **مَدَنی ماحول** سے منسلک ہو جائیے، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! اس **مَدَنی ماحول** کی بَرَکت سے ہزاروں لاکھوں اِسلامی بہنوں کی زندگیوں میں **مَدَنی اِنْقِلاب** برپا ہو گیا ہے اور گُناہوں کی دلدل میں دَھنسی ہوئی بے شُمار اِسلامی بہنیں اس سے نکل کر حُضُور رِسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پاک و مقدس اَزْوَاج رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُنَّ کی سیرت کے سانچے میں ڈَھل گئی ہیں، آئیے! ایک ایسی ہی اِسلامی بہن کی **مَدَنی بہار** ملاحظہ کیجئے:

میری اصلاح ہو گئی

دعوتِ اِسلامی کے اِشاعتی اِدارے **مکتبۃ المدینہ** کے مطبوعہ 32 صَفْحات پر مشتمل رِسالے "**میں حَیادار کیسے بنی؟**" کے صَفْحہ 15 پر ہے: باب المدینہ (کراچی) کے علاقے رنچھوڑ لائن (بغدادی) کی ایک اسلامی بہن کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ میں گناہوں کے دلدل میں بری طرح دھنسی ہوئی تھی۔ نت نئے **فیشن** کی دلدادہ تھی۔ علم دین سے دُوری کی وجہ سے دنیا کی چکا چوند زندگی کو ہی اَوَّلین مقصد سمجھتی تھی جس کے باعث دنیا کی محبت دل میں گھر کر چکی تھی۔ میری اصلاح کی

صورت کچھ یوں ہوئی کہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے منسلک ایک اسلامی بہن کی انفرادی کوشش سے دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی اور دل کی کایا ہی پلٹ گئی۔ کل تک دنیا کو ہی سب کچھ سمجھتی تھی، اس کی رنگینیوں کی طرف میلان تھا لیکن دعوت اسلامی کے مدنی ماحول کی برکتوں سے یاوہ گوئی، فیشن پرستی جیسے بُرے افعال سے چھٹکارا نصیب ہو گیا۔ نیت کی ہے کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آخری دم تک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہوں گی۔

»»»»»»...«.»...««««««

چار فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

- حسد نیکیوں کو اس طرح کھاجاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔
- صدقہ برائیوں کو ایسے مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔
- نماز مؤمن کا نور ہے اور
- روزہ دوزخ سے ڈھال ہے۔

[سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الحسد، ص٦٨٣، الحدیث: ٤٢١٠]

سیرتِ حضرت مَیْمُونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

سیر وسیاحت کرنے والے فِرِشتے

سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: "اِنَّ لِلّٰہِ مَلَائِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِی السَّلَامَ یعنی اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے کچھ فِرِشتے زمین میں سیر وسیاحت کرتے ہیں جو میری اُمّت کا سَلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔"[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صلح حُدَیبیہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذُوالقعدۃُ الْحَرام ۶ چھ ہجری کی بات ہے کہ پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا پر حضرتِ عبدُ اللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اپنا خلیفہ مُقرّر کیا اور چودہ سو (1400) سے زائد صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو اپنے ساتھ لے کر عمرہ کرنے کے لئے مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی طرف روانہ ہوئے،[2] لیکن کُفّارِ بد اَطوار آڑے آئے اور مسلمانوں کو مکہ شریف میں داخِل ہونے سے روک دیا، پھر کُفّار اور مسلمانوں کے درمیان صُلح کا ایک مُعاہَدہ طے پایا

---

1 ...سنن النسائی، کتاب السھو، باب السلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ص۲۱۹، الحدیث: ۱۲۷۹.

2 ...المواھب اللدنیۃ، المقصد الاول، صلح الحدیبیۃ، ۱/۲۶۶، ملتقطًا.

جسے تاریخ میں صلح حُدَیبیہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ مُعَاہدے کے مُطابِق اس سال مسلمانوں کو بغیر عمرہ کئے ہی واپس جانا ہوگا البتہ آیندہ سال عمرہ کرنے آئیں گے لیکن صرف تین۳ دِن ٹھہر کر واپس چلے جائیں گے۔ جب صلح نامہ مکمل ہو گیا تو نبیِّ محترم، شفیعِ مُعَظَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حُدَیبیہ کے میدان میں ہی اِحْرَام کھولا، قربانی کی اور پھر اپنے اَصْحاب رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے ساتھ واپس مدینہ شریف لے آئے۔[1]

واپسی کے بعد...

اس صلح کے بعد چونکہ کُفّارِ قُرَیش کی جانِب سے جنگ وجِدال کے خطرات ٹل گئے تھے اور ایک طرح سے اَمْن وسُکُون کی فِضا پیدا ہو گئی تھی اس لئے اب سیِّدُ الْاَنبیا، محبوبِ کِبْریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُور دَراز کے علاقوں میں بسنے والے لوگوں کو بھی اِسْلام کی دعوت دینے کا اِرادہ فرمایا کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت ورِسَالت کسی ایک علاقے، شہر اور ملک میں مَحْدُوْد نہیں بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت ورِسَالت کا دائرہ تو تمام عالَم کا اِحاطہ کئے ہوئے ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام مخلوقات کے نبی ہیں اور کائنات کی کوئی شے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت ورِسَالت پر ایمان لانے سے بے نیاز نہیں۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عرب وعجم کے مختلف سَلاطِیْن اور بادشاہوں کی طرف خُطُوط روانہ فرمائے اور اُنہیں اِسْلام کی طرف

---

1 ...الکامل فی التاریخ، ذکر عمرۃ الحدیبیۃ، ۲/۹۰، ملخصًا۔

بُلایا۔ صلحِ حُدَیبیہ کے بعد بادشاہوں کو دعوتِ اسلام دینے کے علاوہ اور بھی کئی واقعات پیش آئے جن میں سے ایک مشہور واقعہ غزوۂ خیبر اور اس کے بعد حضرتِ صفیہ بنتِ حیی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا سے نِکاح کا ہے۔ بہر حال وَقْت رفتہ رفتہ گزرتا رہا اور آیندہ سال روانگی کے دِن قریب آتے رہے اور پھر انتظار کے دن بیت (گزر) گئے اور وہ سُہانی گھڑی بھی آ ہی گئی جب ماہِ ذُوْ القعدۃُ الْحَرَام سات ہجری کا چاند نظر آتے ہی طیبہ کے چاند صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان کو رَخْتِ سفر باندھنے کا فرمایا اور عمرہ کی تیاری کرنے کا حکم دیا۔

عمرۃ القضا

رِوَایت میں ہے کہ جب ذُوْالقعدۃُ الْحَرَام کا چاند نظر آیا تو شاہِ بحر و بر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اَصْحاب رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کو حکم فرمایا کہ ”اپنے گُزَشتہ عمرے کی قضا کریں اور جو لوگ حدیبیہ میں مَوْجود تھے اُن میں سے کوئی بھی پیچھے نہ رہے۔“ فرمانِ رسول پر لبیک کہتے ہوئے سب ہی عمرے کے لئے نکل کھڑے ہوئے سِوائے اُن حضرات کے جو غزوۂ خیبر میں جامِ شہادت نَوش فرما چکے تھے یا جن کا انتقال ہو چکا تھا، بہت سارے وہ لوگ بھی ان کے ساتھ ہو لئے جو حُدَیبیہ میں مَوْجود نہ تھے۔ اس طرح عورتوں اور بچوں کے سِوا کُل تعداد دو ہزار (2,000) تک پہنچ گئی۔[1] پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے **مَدِیۡنَۃُ الْمُنَوَّرَہ** زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا پر حضرتِ ابورُہم کلثوم بن حُصَیۡن

---

1 ... فتح الباری، کتاب المغازی، باب عمرۃ القضاء، ۶۲۷/۷، تحت الحدیث: ۴۲۵۲ ملتقطًا.

غِفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یا کسی اور صحابی کو اپنا خلیفہ و نائب مُقرّر کیا اور جانبِ مکہ سفر کا آغاز فرما دیا۔[1]

حضرتِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی درخواست

اس سفر کا ایک مشہور واقعہ شہنشاہِ ذِی وَقار، محبوبِ رَبُّ الْعِباد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حضرتِ میمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے نِکاح فرمانا ہے جس کی وجہ سے اس سفر کی شہرت میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے چنانچہ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو شرفِ ہم راہی سے نوازتے ہوئے **جُحْفَہ**[2] کے مقام پر پہنچے تو یہاں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے چچا حضرتِ عبّاس بن عَبْدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات کی اور حضرتِ میمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے حالات کے بارے میں بتاتے ہوئے عرض کیا کہ اُن کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے اور پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اُن سے نِکاح کی درخواست کی۔[3] آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے قبول فرما لیا۔

حضرتِ میمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو پیغامِ نِکاح

ایک رِوَایَت کے مُطابِق جب سرورِ دوعالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

---

1 ...شرح الزرقانی علی المواهب، المقصد الاول، باب عمرة القضاء، ۳/۳۱٤، ملتقطًا.

2 ..."**جُحْفَہ**" **مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ** زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا سے **مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ** زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی طرف چار منزل کی دُوری پر واقع ہے۔ یہ مصر اور شام کی طرف سے آنے والوں کا میقات ہے۔ [معجم البلدان، ۲/۱۱۱]

3 ...الاستيعاب، باب الميم، ٤٠٩٩-ميمونة بنت الحارث، ٤/١٩١٧، ملخصًا.

وَسَلَّم یَاْجَج[1] کے مقام پر پہنچے تو یہاں سے حضرتِ جعفر بن ابو طالب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو حضرتِ میمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی طرف بھیجا تاکہ وہ اِنہیں سرکارِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نِکاح کا پیغام دیں۔[2] مروی ہے کہ جس وَقْت اِنہیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے نِکاح کا پیغام پہنچا اُس وَقْت یہ اُونٹ پر سوار تھیں، یہ جاں اَفْروز خبر پا کر خود کو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے ہبہ کرتے ہوئے کہنے لگیں: "اَلْبَعِیْرُ وَمَا عَلَیْہِ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ اُونٹ اور جو اس پر ہے خُدا عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہے۔"[3] اس پر اللّٰہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے یہ آیتِ مُبارکہ نازِل فرمائی:[4]

وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِیُّ اَنْ یَّسْتَنْكِحَهَاۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَؕ (پ۲۲، الاحزاب: ۵۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ایمان والی عورت اگر وہ اپنی جان نبی کی نذر کرے اگر نبی اسے نِکاح میں لانا چاہے یہ خاص تمہارے لئے ہے اُمّت کے لئے نہیں۔

مروی ہے کہ حضرتِ میمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنا مُعَامَلہ حضرتِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سپرد کر (کے اُنہیں اپنے نِکاح کا وکیل بنا) دیا، پھر حضرتِ عبّاس

---

1 ... یہ مقام مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا سے آٹھ ۸ میل کے فاصلے پر ہے۔ [معجم البلدان، ۵/۴۲۴]

2 ... السیرۃ الحلبیۃ، باب ذکر مغازیہ، عمرۃ القضاء... الخ، ۳/۹۱.

3 ... المستدرک للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، توفیت میمونۃ... الخ، ۴/۳۹، الحدیث: ۶۸۷۴.

4 ... مدارج النبوۃ، قسم پنجم، باب دُوُم در ذکرِ ازواجِ مطہرات، ۲/۴۸۵.

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ان کا نِکاح کر دیا[1] اور چار یا پانچ سو دِرْہَم مہر مُقَرَّر کیا۔[2]

مکہ شریف آمد اور قیام

حُضُور شہنشاہِ موجودات، باعِثِ خَلْقِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان سفر کی تمام مَنازِل طے کر کے چار ذُوْالقعدۃُ الْحَرام کی صبح کو مکہ شریف پہنچے۔[3] جب یہ حضراتِ قدسیہ **مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ** زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا میں داخِل ہوئے تو کفر و شرک کی نجاست سے آلود کُفّار و مُشْرِکِیْن کے دِل غیظ وغضب سے بھر گئے، اِسْلام اور پیغمبر اِسْلام کے خِلَاف اُن کے دِلوں میں جو نفرت وعداوت کی آگ جل رہی تھی اور زِیادہ بھڑک اُٹھی حتی کہ رِوَایَت میں ہے کہ مُشْرِکِیْن کے سرداروں میں سے بعض بدبخت غیظ وغضب اور حسد کی وجہ سے دُور چلے گئے تا کہ جانِ رَحْمَت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نہ دیکھ پائیں۔ بہرحال سیِّدِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین۳ روز تک **مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ** زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا میں قیام فرمایا۔[4]

---

1 ...المستدرک للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، توفیت میمونۃ...الخ، ۵/۴۰، الحدیث: ۶۸۷۴، ملتقطاً.

2 ... شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجہ الطاھرات، میمونۃ ام المؤمنین، ۴/۴۲۳، ملتقطًا.

3 ... البدایۃ والنھایۃ، السنۃ السابعۃ للھجرۃ، عمرۃ القضاء، المجلد الثانی، ۴/۶۲۲.

4 ... المرجع السابق، ص۶۲۰، ملتقطًا.

چوتھے دن ظہر کے وَقْت **سُہَیۡل بن عَمۡرو** اور **حُوَیۡطِب بن عَبۡدُالۡعُزّٰی** آئے، اس وَقْت پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انصار کی مجلس میں تشریف فرما تھے اور حضرتِ سَعۡد بن عُبَادَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے گفتگو کر رہے تھے، وہ آ کر کہنے لگے: آپ کی مدت ختم ہو گئی ہے لہٰذا ہمارے پاس سے چلے جایئے۔ نبیِّ محترم، شفیعِ مُعَظَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر تم مجھے کچھ دیر اور رہنے دو تا کہ میں یہاں رَسۡمِ عَرُوۡسی ادا کر سکوں تو اس میں تمہارا کیا جاتا ہے، نیز اس کے بعد میں تمہارے لئے کھانے کا بھی اہتمام کروں گا...؟ اُنہوں نے کہا: ہمیں آپ کے کھانے کی کوئی حاجت نہیں، بس! ہمارے ہاں سے چلے جایئے، اے **مُحَمَّد** (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! ہم آپ کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس عہد کا واسطہ دیتے ہیں جو ہمارے اور تمہارے درمیان ہوا تھا کہ ہماری زمین سے چلے جایئے کیونکہ معاہدے کے تین[۳] دِن پورے ہو چکے ہیں۔ سرکارِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ اُن کی سخت کلامی دیکھ کر حضرتِ سَعۡد بن عُبَادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ غضب ناک ہو گئے اور سہیل سے کہنے لگے: تُو نے جھوٹ کہا ہے، یہ زمین تیری ہے نہ تیرے باپ کی، خُدائے ذُوالجلال کی قسم! ہم یہاں سے نہیں ہٹیں گے مگر اپنی خوشی و رِضا سے۔

مکہ سے روانگی اور مقامِ سرف میں قیام

حضرتِ سَعۡد بن عُبَادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کا جواب سَماعَت فرما کر پیارے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے سَعۡد! ان لوگوں کو

تکلیف مَت دو جو ہماری جائے قیام میں ہم سے ملنے آئے ہیں، پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ ابورافع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کو کُوچ (کا اِعلان کرنے) کا حکم دیا اور فرمایا کہ کسی مسلمان کو یہاں شام نہ ہونے پائے۔ اس کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سوار ہو کر چلے حتی کہ مقامِ سَرِف[1] میں پہنچ کر ٹھہرے، تمام لوگ بھی پہنچ گئے صرف حضرتِ ابورافع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پیچھے چھوڑ دیا تھا تاکہ وہ حضرتِ میمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو لے آئیں۔ حضرتِ ابورافع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ شام تک وہاں ٹھہرے رہے پھر شام کے وَقْت حضرتِ میمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو لے کر چلے[2] اور مقامِ سَرِف میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضِر ہو گئے۔ اس مقام پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رَسْمِ عَرُوسی ادا فرمائی اور پھر رات کے ابتدائی حصے میں جانبِ مدینہ سفر کا آغاز فرما دیا۔[3]

سیرتِ صحابہ کے چند روشن باب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! گُزَشتہ صَفْحات میں آپ نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے سرکارِ نامدار، دوعالَم کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نِکاح کا واقعہ ملاحظہ کیا، اس سے صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ

---

❶... یہ مقام مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا سے چھ۶ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ [معجم البلدان، ۳/۲۱۲]

❷... المغازی للواقدی، غزوۃ القضیۃ، ۲/۷۴۰، ملتقطًا.

❸... البدایۃ والنھایۃ، السنۃ السابعۃ للھجرۃ، عمرۃ القضاء، المجلد الثانی، ۴/۶۲۰، ملتقطًا.

الرِّضْوَان کی سیرت کے ایسے بہت سے روشن وچمک دار باب ہمارے سامنے آتے ہیں جن پر عمل کے نتیجے میں ہماری دنیا بھی سنور سکتی ہے اور آخرت بھی۔ آیئے! ان میں سے چند ایک ملاحظہ کیجئے:

- مَعْلُوم ہوا کہ اِنہیں پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے انتہائی محبت بلکہ عشق تھا حتی کہ اپنے مال، جان، اَوْلاد اور ہر چیز سے بڑھ کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عزیز جانتے تھے، جیسا کہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے عمل سے پتا چلتا ہے کہ جب اِنہیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پیغام پہنچا تو فرطِ محبت وشوق سے پُکار اُٹھیں: "**اَلْبَعِیْرُ وَمَا عَلَیْہِ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ** اُونٹ اور جو کچھ اس پر ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہے۔"[1]
- یہ بھی ان حضرات کا عشق رسول ہی تھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں بے اَدَبی کا ایک جملہ بھی گوارا نہ کرتے تھے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا سَعْد بن عُبَادَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عمل سے پتا چلتا ہے کہ جب کُفّار کے نمائندوں نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کچھ سخت کلامی کی تو یہ غضب ناک ہوگئے اور اُنہیں منہ توڑ جواب دیا۔
- نیز مَعْلُوم ہوا کہ یہ حضراتِ قدسیہ رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

---

1 ...شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد الثانی، ذکر ازواجه الطاھرات، میمونة ام المؤمنین، ۴/۴۲۳، ملتقطًا.

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کی بجا آوری کو ہر چیز پر ترجیح دیتے تھے اور ہمیشہ ہر معاملے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا و خُوشنُودی کا حُصُول ان کے پیشِ نظر ہوتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا و آخرت میں اِنہیں شرف و کرامت کا وہ عالی و بلند مقام نصیب ہوا کہ بڑے سے بڑا ولی ان کی گردِ راہ کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تعارف سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ابھی آپ نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا میمونہ بنتِ حارِث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی زندگی میں آنے والی اس دِل افروز ساعت کے بارے میں پڑھا جس کے بعد اِنہیں ایک نیا نام اور نئی پہچان حاصِل ہوئی، وہ عالی و بلند مقام نصیب ہوا جس سے یہ اُمُّ المؤمنین (تمام مؤمنوں کی ماں ہونے) کے اَعْلٰی منصب پر فائز ہو گئیں اور شب و روز سرکارِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں گزارتے ہوئے دین و دنیا کی بھلائیاں سمیٹنے لگیں۔ آیئے! اب ان کے نام و نسب اور خاندان کے حوالے سے چند ابتدائی باتیں ملاحظہ کیجئے:

نام و نسب

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام پہلے بَرّہ تھا، سرکارِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تبدیل فرما کر میمونہ رکھا۔ والِد کا نام حارِث ہے اور والِدہ ہِند بنتِ عَوف

ہیں۔ والِد کی طرف سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نسب اس طرح ہے: **”مَیْمُونَه بنتِ حارِث بن حَزَن بن بُجَیر بن هُزَم بن رُوَیْبَه بن عبد اللّٰه بن هِلال بن عامِر بن صَعْصَعَه بن مُعَاوِیّه بن بَکْر بن هَوَازِن بن منصور بن عِکْرِمَه بن خَصَفَه بن قیس بن عَیْلان بن مُضَر“** اور والِدہ کی طرف سے یہ ہے: **”هِند بنتِ عَوْف بن زُهَیْر بن حارِث بن حماطه بن حِمْیَر“**[1]

رسولِ خُدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسب کا اِتِّصال

حضرتِ مُضَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ میں جا کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نسب رسولِ خُدا، احمدِ مجتبٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نسب شریف سے مِل جاتا ہے۔ واضح رہے کہ حضرت مُضَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے 18ویں جدِّ محترم ہیں۔

کاشانۂ نَبَوِی میں آنے سے پہلے...

جب اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بچپنے کی سیڑھیوں کو پھلانگ کر شُعُور کی وادیوں میں قدم رکھا تو سب سے پہلے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نِکاح مَسْعُود بن عَمْرو ثَقَفی سے ہوا لیکن کسی وجہ سے دونوں میں علیحدگی ہو گئی پھر ابو رُہم بن عَبْدُ الْعُزّٰی کے نِکاح میں آئیں، کچھ عرصہ بعد جب اس کا انتقال ہو گیا تو سیِّدِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رشتۂ اِزْدِواج

1 ...سبل الهدی والرشاد، جماع ابواب ذکر ازواجه، ۱۲/۱۸ و ۱۱۷، بتقدم وتاخر.

میں منسلک ہوئیں۔[1]

خاندانی شرافت وعظمت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کا تَعَلُّق اُس معزز گھرانے سے تھا جسے شرافت وعَظَمت نے ہر طرف سے گھیر رکھا تھا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اس عالی رتبہ خاندان کو ایسے بہت سے اعزازات سے نوازا تھا جن پر زمانہ رشک کرتا ہے چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کی والِدہ ہند بنتِ عَوف کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ یہ سسرالی رشتوں کے اعتبار سے سب سے معزز خاتون ہیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کی دو۲ بیٹیاں حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ خُزَیْمہ اور حضرت سیِّدَتُنا میمونہ بنتِ حارِث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا تو سیِّدِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت میں آئیں کہ جب حضرت سیِّدَتُنا زینب بنتِ خُزَیْمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کا انتقال ہو گیا تو پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت میمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا سے نکاح فرمایا اور دیگر بیٹیاں بھی مُعَزَّز تَرِین اَفْراد کے ساتھ رشتۂ اِزْدِوَاج میں منسلک تھیں، چنانچہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا حضرتِ سیِّدُنا عبّاس اور حضرتِ سیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا نیز حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق، حضرتِ سیِّدُنا عَلِیُّ المرتَضٰی، حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن ابو طالِب اور حضرتِ سیِّدُنا شَدَّاد بن ہاد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُم جیسے عمائدینِ اِسلام بھی

---

[1] ...شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجه الطاھرات...الخ، میمونة ام المؤمنین، ٤/٤١٩ و ٤٢٢، ملتقطًا.

ان کے دامادوں میں شامل ہیں۔[1]

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے قرابت داروں میں ایسے بہت سے مَردوں اور عورتوں کے نام آتے ہیں جو اِسلام لاکر شرفِ صحابیّت سے مُشرَّف ہوئے اور پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَجِلّہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی فہرِست میں شامِل ہوئے، یہاں ان میں سے چند کاذِکر کیا جاتا ہے، چنانچہ

حضرتِ اُمِّ فضل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سگی بہن ہیں۔ حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا جان حضرتِ سیِّدُنا عبّاس بن عبد المطلب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی زَوجہ اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے شہزادے، جلیل القدر صحابِیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی والِدہ ماجِدہ ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام لُبابہ ہے اور لُبَابَۃُ الْکُبریٰ کہا جاتا تھا۔ قدیمُ الْاِسلام صحابیات میں سے ہیں، ایک قول کے مُطابِق اُمُّ المومنین حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بعد سب سے پہلے اِسلام قبول کرنے والی خاتون آپ ہی ہیں۔ رسولِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے گھر قیلولہ (دوپہر کے وَقت کا آرام) فرمایا کرتے تھے۔[2]

حضرتِ سلمٰی بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی اَخیافِی (ماں شریک) بہن

---

1 ...اسد الغابة، حرف اللام، ۷۲۵۲-لبابة بنت الحارث، ۷/ ۲۴٦، بتغير قليل.

2 ...المرجع السابق، ملتقطًا.

ہیں، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا جان سیّدُ الشہدا حضرتِ سیّدُنا حمزہ بن عَبْدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی زوجۂ محترمہ تھیں اور ان کی شہادت کے بعد حضرتِ سیّدُنا شدّاد لیثی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نِکاح میں آئیں۔[1]

ب حضرتِ اَسْماء بنتِ عُمَیْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا

یہ بھی اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی اَخْیافی (ماں شریک) بہن ہیں۔ قَدِیْمُ الْاِسْلام صحابیہ ہیں۔ پہلے حضرتِ سیّدُنا جعفر بن ابو طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نِکاح میں تھیں اور اِنہیں کے ساتھ حَبْشَہ اور مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی طرف ہجرت کی، جب یہ کسی غزوے میں شہادت سے سرفراز ہوئے تو امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا ابو بکر صِدِّیْق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نِکاح میں آئیں اور جب ان کا انتقال ہو گیا تو حضرتِ سیّدُنا عَلِیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے نِکاح فرمایا۔[2]

نوٹ

مذکورہ بالا تینوں صحابیات اور حضرتِ سیّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو سرکارِ عالی وقار، محبوبِ رَبُّ العباد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے **اَلْاَخَوَاتُ الْمُؤْمِنَات** کے عَظِیْمُ الشَّان خِطاب سے نوازا ہے۔[3]

---

1 ...المرجع السابق، حرف السین، ۷۰۱۲-سلمی بنت عمیس، ص۱۴۹، ملتقطًا.

2 ...المرجع السابق، حرف الھمزۃ، ۶۷۱۳-اسماء بنت عمیس، ص۱۲، ملتقطًا.

3 ...معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم، باب السین، ۳۹۰۴-سلمی بنت عمیس الخثعمیۃ، ۶/۳۳۵۴، الحدیث: ۷۶۷۶.

حضرتِ عَبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بھانجے ہیں اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سگی بہن حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ فضل لُبَابَۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے صاحبزادے ہیں۔ ہجرت سے تین۳ سال پہلے وِلادت ہوئی اور آقائے دو عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دنیا سے ظاہری پردہ فرمانے کے وَقْت 13 برس کے تھے۔ حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لئے عِلْم وحکمت کی دُعا فرمائی تھی۔ دو۲ مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا جِبْرِیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زیارت کی سَعادت حاصِل کی۔ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بہت زیادہ قرب حاصِل تھا حتی کہ اَجِلّہ صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بھی مشورے میں شامِل رکھتے تھے۔ آخِر عُمْر میں نابینا ہو گئے تھے اور 68 ہجری کو 71 سال کی عُمْر پا کر طائف میں وفات پائی۔[1]

حضرتِ خالِد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ بھی اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بھانجے ہیں۔ زمانۂ جاہلیت میں قریش کے سرداروں میں سے تھے، پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو **سَیْفُ اللہ** کے عَظِیْم لقب سے نوازا تھا۔

---

1 ...الاکمال، حرف العین، فصل فی الصحابة، ۵۰۷-عبد اللہ بن عباس، ص۶۳، ملتقطًا.

خِلَافتِ فاروقی میں 21 ہجری میں وفات پائی[1] اور سو (100) لشکروں میں شریک ہوئے، بوقتِ وفات جِسْمِ مُبارَک میں بالشت بھر جگہ بھی ایسی نہیں تھی جس پر چوٹ، نیزے یا تلوار کا نِشان نہ ہو۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

متفرق فضائل و مناقب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خُدائے ذُوالجلال نے اپنے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پاک اَزْوَاج کو بہت عالِی رتبہ صفات سے نوازا تھا، احکامِ شرع کی پاس داری، تقویٰ وپرہیز گاری، زُہد وعِبادت الغرض ایسی بے شُمار صفات ہیں کہ اگر اُن کے زاویے میں اُمّت کی اِن مقدس ماؤں کو دیکھا جائے تو دنیا جہاں کی سب عورتوں سے نمایاں اور اُونچے مقام پر نظر آئیں گی۔ زیرِنظر بَیَان چونکہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی سیرتِ طَیِّبَہ پر مشتمل ہے جو اُمَّہاتُ المؤمنین کے سلسلے کی آخری کڑی ہے چنانچہ یہاں اِنہیں کی ایک عالِی رتبہ صفت کا تذکرہ کیا جاتا ہے، ملاحظہ کیجئے:

شریعت کی پاس داری

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا ایک بہت ہی نمایاں وَصْف شریعت کی پاس داری ہے، ایک دفعہ کا ذِکْر ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا کوئی قریبی عزیز آپ کے پاس

---

1 ...المرجع السابق، حرف الخاء، ۲۱۶-خالد بن الولید، ص۲۹، ملتقطًا.

2 ...اسد الغابة، باب الخاء، ۱۳۹۹-خالد بن الولید...الخ، ۲/۱۴۳.

آیا، اُس کے منہ سے شراب کی بُو آ رہی تھی جس پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے اُسے فوراً شرعی عدالت میں حاضِر ہو کر اِعْتِرافِ جُرْم کرنے اور اُس کی سزا پانے کا حکم دیا حتی کہ رِوایت میں ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے فرمایا: ''لَئِنْ لَّمْ تَخْرُجْ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَيَجْلِدُوْكَ لَا تَدْخُلْ عَلٰى بَيْتِيْ اَبَدًا اگر تم مسلمانوں کے پاس نہ گئے تاکہ وہ تجھے کوڑے لگائیں، تو آیندہ کبھی میرے گھر نہ آنا۔ ''[1]

سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ...! حکمِ شرعی کے سلسلے میں کسی کی رِعایت نہ کرنا اور ہر تعلق و رشتے داری کو بالائے طاق رکھ کر اس پر خود بھی عمل کرنا اور دوسروں کو بھی عمل کا درس دینا وہ بنیادی وَصْف ہے جو دینِ اِسْلام کے اَوَّلِیْن پیروکاروں حضراتِ صحابۂ کرام اور صحابیات رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی عَظمت کا سکہ ہمارے دِلوں میں اور زیادہ پختہ کرتا ہے اور دشمن بھی ان کی عَظمت کا اِعْتِراف کئے بغیر نہیں رہتا لیکن بد قسمتی سے آج کا مسلمان اپنے اَسْلاف کے طریقے سے ہٹتا چلا جارہا ہے یہی وجہ ہے کہ کُفّار کے دِلوں میں اِسْلام کی ہیبت و عَظمت کا جو سکہ وہ حضرات اپنے عمل سے بِٹھا گئے تھے آج وہ ختم ہوتا جارہا ہے اور دینِ اِسْلام کے ماننے والوں کو ہر طرف سے پریشانیوں اور مصیبتوں کا سامنا ہے۔ آہ...!!

ع گنوا دِی ہم نے جو اَسلاف سے میراث پائی تھی
ثُرَیّا سے زمین پر آسماں نے ہم کو دے مارا[2]

---

1 ...الطبقات الکبریٰ، ذکر ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۴۱۳۷-میمونۃ بنت الحارث، ۸/۱۱۰.

2 ... کلیاتِ اقبال، بانگ درا، ص۱۹۲.

حالتِ احرام میں نِکاح

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو یہ اعزاز بھی حاصِل ہے کہ اُمّتِ مسلمہ کو متعدد مسائل کا حل آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے ذریعے سے مِلا ہے جن میں سے ایک مسئلہ حالتِ اِحْرام میں نِکاح کرنے کا ہے چونکہ پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جس وَقْت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے نِکاح فرمایا اس وَقْت حالتِ اِحْرام میں تھے جیسا کہ بخاری شریف کی رِوَایَت میں ہے: "تَزَوَّجَ مَیۡمُوۡنَۃَ وَ ھُوَ مُحۡرِم سرکارِوالاتبار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ میمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے حالتِ اِحْرام میں نِکاح فرمایا۔"[1] چنانچہ اس سے یہ مسئلہ مَعْلُوم ہو گیا کہ مُحْرِم (جس نے حج یا عمرے کا اِحْرام باندھا ہو اُس) کو اس حالت میں نِکاح کرنے کی شرعاً اجازت ہے۔

سنّتِ مسواک

مِسْواک پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بہت ہی پیاری سنّت ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود بھی کثرت سے اس کا استعمال فرمایا ہے اور اُمَّت کو بھی اس کی بہت تاکید فرمائی ہے حتی کہ فرمایا: اگر مجھے مؤمنین کو مشقت میں ڈالنے کا خوف نہ ہوتا تو اِنہیں نمازِ عشا تاخیر سے پڑھنے اور ہر نماز کے وَقْت مِسْواک کرنے کا حکم دیتا۔[2]

---

1 ...صحیح البخاری، کتاب جزاء الصید، باب تزویج المحرم، ص۴۹۰ الحدیث: ۱۸۳۷.

2 ...سنن ابی داؤد، کتاب الطھارۃ، باب السواك، ص۲۳، الحدیث: ۴۶.

سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! اس سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مِسْواک سے محبت کا پتا چلتا ہے، یہی وجہ تھی کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہر ہر ادا کو دیوانہ وار اپناتے تھے، یہ کیونکر ممکن تھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس قدر تاکیدی حکم کو پس پشت ڈال دیتے اور عمل سے روگردانی کرتے...؟ اُن شمع رسالت کے پروانوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس حکم پر عمل کے حوالے سے بھی تقلیدی کردار ادا کیا ہے اور تاریخ کے صفحات میں ایک اَعْلٰی مِثال رقم کی ہے۔ آیئے اس سلسلے میں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا عمل ملاحظہ کیجیے، چنانچہ رِوَایت میں ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا مِسْواک کو پانی میں بھگو کر رکھتی تھیں اگر نماز یا کسی اور کام میں مشغولیت نہ ہوتی تو مِسْواک اُٹھا کر کرنے لگتیں۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی پاکیزہ حیات کے چند نمایاں پہلو

- آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا حُضُور سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجۂ مُطَہَّرہ اور اُمُّ المؤمنین (تمام مؤمنوں کی امّی جان) ہیں۔
- رسولِ رَحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سب سے آخری زوجۂ مُطَہَّرہ ہیں۔

---

1 ...مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الطہارات، ماذکر فی السواک، ۱/۱۹۷، الحدیث: ۲۰.

- اُن عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے خُود کو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے ہبہ کر دیا تھا۔
- پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے حالتِ احرام میں نِکاح فرمایا۔[1]
- اُن چار بہنوں میں سے ہیں جنہیں سیدِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اَلْاَخَوَاتُ الْمُؤْمِنَات کے دِل نشین خِطاب سے نوازا تھا۔[2]
- آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو یہ خُصُوصیت حاصِل ہے کہ سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مقامِ سرِف میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے نِکاح فرمایا، اسی مقام پر رَسْمِ عَرُوْسی ادا فرمائی، پھر اسی مقام پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا انتقال ہوا۔[3] اور اسی مقام پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی مُبارک تُربَت (قبر) بنی۔

سفرِ آخرت

زمانہ ایک عرصے تک آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے عِلْم و عمل، زُہد و عِبادت اور تقویٰ و پرہیز گاری کے نور سے چمکتا دمکتا رہا بالآخر وہ وَقْت قریب آیا جس میں آپ نے اس دنیائے فانی سے کوچ کرنا تھا، اس وَقْت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا مَكَّةُ

1 ...صحیح البخاری، کتاب الصید، باب تزویج المحرم، ص٤٩٠، الحدیث:١٨٣٧.
2 ...معرفة الصحابة لابی نعیم، باب السین، ٣٩٠٤-سلمی بنت عمیس الخثعمية، ٦/٣٣٥٤، الحدیث:٧٦٧٦.
3 ...المعجم الاوسط للطبرانی، باب العین، من اسمه العباس، ٣/١٧٢، الحدیث:٤٢٢٥.

اَلْمُکَرَّمَہ زَادَہَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں تھیں، رِوَایَت میں ہے کہ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مرضِ وفات نے شدت اختیار کی تو فرمانے لگیں: مجھے **مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ** زَادَہَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا سے باہر لے جاؤ کیونکہ میرے سر تاج، صاحِبِ مِعْرَاج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے بتایا ہے کہ میرا انتقال مکہ میں نہیں ہو گا۔ چنانچہ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو مکہ شریف سے باہر مقامِ سرِف میں اُس دَرَخت کے پاس لایا گیا جس کے نیچے ایک خیمے میں رسولِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ساتھ رَسْمِ عَرُوْسی ادا فرمائی تھی تو آپ کا انتقال ہو گیا۔[1]

سالِ وفات

صحیح قول کے مُطابِق 51 ہجری کو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے پیکِ اَجَل کو لبیک کہا اور اپنے آخرت کے سفر کا آغاز فرمایا۔[2] یہ حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعَاوِیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا دورِ حکومت تھا۔

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نسبت کا احترام

رِوَایَت میں ہے کہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے انتقال کے بعد آپ کے بھانجے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے لوگوں سے فرمایا: یہ سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجہ پاک

---

1. ...دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ما جاء في اخبارہ...الخ، ٦/٤٣٧.
2. ...شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجہ...الخ، ٤/٤٢٣

ہیں، جب تم ان کا جنازہ اُٹھاؤ تو نہ زور سے ہِلاؤ نہ جھٹکے دو، ان پر بہت نرمی کرو۔[1]

سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ...! اس سے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے عشقِ رسول کا پتا چلتا ہے کہ ان حضراتِ قدسیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُم کے قُلُوب واَذْہان میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی الفت و محبت اس قدر پختہ تھی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نسبت کا بھی اِحْتِرام کرتے تھے۔ یاد رکھئے! شمعِ رسالت کے ان حقیقی پروانوں حضراتِ صحابۂ کرام و صحابیات رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا طریقہ ہمارے لئے بہترین راہ عمل ہے اور یہ ہمیں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہر ہر نسبت کا اَدَب واِحْتِرام بجالانے کی تلقین کرتا ہے۔

نمازِ جنازہ اور تدفین

عَظِیم صحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور پھر قبر میں بھی اُترے۔[2]

رِوَایتِ حدیث

احادیث کی رائج کُتُب میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے مروی احادیث کی کُل تعداد 76 ہے جن میں سے سات مُتَّفَقٌ عَلَیْہ (یعنی بخاری و مسلم دونوں میں) ہیں۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...صحيح البخاری، كتاب النكاح، باب كثرة النساء، الحديث: ٥٠٦٧.

2 ...شرح الزرقانی علی المواهب، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجه...الخ، ام المؤمنين ميمونة، ٤/٤٢٤.

3 ... مدارج النبوۃ، قسم پنجم، باب دوم در ذکرِ ازواجِ مطہرات، ۲/ ۴۸۴، ملتقطا.

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سرکارِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِن پاک اَزواج رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کی سیرت ہمارے لئے زندگی گزارنے کا بہترین نمونہ ہے، ہمیں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ان پاک و طَیِّب ازواج رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کی سیرت کے مطابق اپنے طرزِ حیات کو ڈھالنا چاہیے تاکہ دنیا وآخرت میں فلاح وکامرانی سے ہم کنار ہوں اور روزِ قیامت جب میدانِ حشر میں حاضِر ہوں تو ربّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی رحمت کے سائے تلے ہوں۔ آیئے! اپنی زندگی کو سیرتِ اَسلاف کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے دعوتِ اِسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول سے منسلک ہو جایئے کیونکہ اس مَدَنی ماحول کی برکت سے بے شُمار اِسلامی بھائیوں اور اِسلامی بہنوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا ہو گیا اور فلموں ڈراموں، گانے باجوں اور فیشن کے رسیا لاکھوں افراد مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتوں کے دیوانے بن گئے ہیں۔ آیئے! ایک ایسی ہی اِسلامی بہن کی مَدَنی بہار ملاحظہ کیجئے:

انفرادی کوشش کی برکت

باب المدینہ (کراچی) میں رہائش پذیر ایک اِسلامی بہن کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ دعوتِ اِسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابستگی سے قبل ہمارے گھر والے بدعملی کا شِکار تھے، گھر میں ہر وَقت فلموں ڈراموں اور گانے باجوں کی آوازیں گونجتی رہتیں، سبھی گھر والے اپنی قبر کے امتحان کو بُھلائے غفلت کی چادر تانے اپنے انمول ہیرے ٹی وی دیکھتے ہوئے ضائع کر دیتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ

گھر میں بے سُکُونی اور وحشت کی فضا قائم رہتی، گھر کی خواتین بی بی فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی اداؤں کو اپنا کر اپنی قبر وآخرت کو سنوارنے کے بجائے فلمی بے حیا اداکاراؤں کی بے ہودہ حرکات وسکنات کے چنگل میں پھنسی ہوئی تھیں۔ گھر کا ہر فرد فیشن کی دنیا میں سر گرداں تھا، کوئی ایک بھی ایسا نہ تھا جو بارگاہِ الٰہی میں سربسجود ہونے کی سَعَادت پاتا ہو، نمازوں کی ادائیگی کا دُور دُور تک ذہن نہ تھا، روزانہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے گھر سے مُنَادِی فلاح وکامیابی کی دعوت دیتا مگر ہمارے کان تو گانے باجے کے اس قدر عادی ہو چکے تھے کہ ان نورانی صداؤں کا کوئی اثر نہ ہوتا۔ الغرض سارا گھر گناہوں کی نُحُوست میں ڈوب چکا تھا۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اِسْلامی کو ترقّی وعُرُوج عطا فرمائے جو اس پُر فِتَن دَور میں لوگوں کو گناہوں کی دلدل سے نکالنے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے، خوش قسمتی سے ایک دن دعوتِ اِسْلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ایک باپَردہ اِسْلامی بہن نے ہمارے گھر کے دروازے پر دستک دی، انہوں نے دِل موہ لینے والے انداز میں سلام کرتے ہوئے اندر آنے کی اجازت طلب کی، اجازت ملنے پر وہ گھر میں داخِل ہوئیں اور گھر کی تمام خواتین کو قریب آنے کی اور نیکی کی دعوت سننے کی دعوت پیش کی۔ اُن کی پُر اثر زبان سے فکرِ آخرت کی باتیں سن کر دِل میں ایک ہلچل سی مچ گئی، اُنہوں نے دعوتِ اِسْلامی کے تحت ہونے والے اِسْلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہو کر عِلْمِ دِین کی بَرَکتیں سمیٹنے کا ذہن دیا، ان کی پُر خُلُوص دعوت کی بَرَکت یوں ظاہِر ہوئی کہ ہم بہت جلد ہی سنّتوں بھرے اجتماع میں جانے لگیں،

اجتماع میں ہونے والے پُرسوز بیانات اور رِقّت انگیز دُعاؤں نے دِل پر چھائے "غفلت" کے پردے چاک کر دیئے، جس کے سبب گناہوں سے نفرت اور نیکیوں سے محبت ہو گئی، فلمیں ڈرامے، گانے باجے دیکھنے سننے سے سبھی نے توبہ کرلی، نمازوں کی پابندی شروع کر دی اور بے پردگی کو چھوڑ کر شرعی پردہ کرنے لگیں، گھر میں سکون کی فضا قائم ہو گئی، ہمارا سارا گھرانا سنّت کا گہوارہ بن گیا، گھر کا ہر ایک فرد قبر و آخرت کی تیاری میں مصروف ہو گیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** عَزَّوَجَلَّ! تادمِ تحریر سب گھر والے دعوتِ اسلامی سے بے پناہ محبت کرتے اور مَدَنی کاموں کی ترقی و عروج کے لیے اپنی خدمات سر انجام دیتے ہیں۔ میرا چھوٹا بھائی **مدرسۃ المدینہ** میں حفظ کی سَعَادت پا رہا ہے۔ یہ سب فیضان دعوتِ اسلامی ہے۔ **الله** عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی غُلامی پر استقامت اور دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول میں رہ کر خوب خوب نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔[1]

»»»»»»...«.»...««««««

زیادہ ہنسنے کی ممانعت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: زیادہ نہ ہنسا کرو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مُردہ کر دیتا ہے۔ [سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب الحزن والبكاء، ص ۶۸۱، الحديث: ۴۱۹۳]

---

1 ... انوکھی کمائی، ص۷.

تفصیلی فہرست

»»»»»»»...«۰»...««««««

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس عِلْم کا سوال کرو جو فائدہ پہنچائے اور اس عِلْم سے پناہ مانگو جو فائدہ نہ پہنچائے۔ [سنن ابن ماجه، کتاب الدعاء، باب ما تعوذ منه...الخ، ص٦١٦، الحدیث:٣٨٤٣]

مآخذ ومراجع

نمبر شمار	کتاب	مصنف/مؤلف مع سن وفات	ناشر مع سن طباعت
*	القرآن الکریم	کلامِ باری تعالیٰ	*-*-*
		ترجمۂ قرآن وتفاسیر	
1	کنــز الایمان فی ترجمة القرآن	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
2	تفسیر البغوی	امام محی السنۃ ابو محمد حسین بن مسعود بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	پشاور ۱۴۲۳ھ
3	الدر المنثور	امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابو بکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۳۲ھ
4	تفسیر روح المعانی	شہاب الدین ابو فضل سید محمود آلوسی بغدادی، متوفی ۱۲۷۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
5	خزائن العرفان	مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
6	نور العرفان	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	نعیمی کتب خانہ گجرات
7	تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	نعیمی کتب خانہ گجرات

احادیث وشُرُوحات

8	المؤطا برواية يحيى بن يحيى الليثى	امام دارِ ہجرت مالک بن انس بن مالک مدنی، متوفی ۱۷۹ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۳ھ
9	المصنف فى الأحاديث والآثار	امام عبداللہ بن محمد ابن ابوشیبہ، متوفی ۲۳۵ھ	ملتان پاکستان
10	المسند	امام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۹ھ
11	صحيح البخارى	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۸ھ
12	الأدب المفرد	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۰ھ
13	صحيح مسلم	امام ابوحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 2008ء
14	سنن ابن ماجه	امام ابن ماجہ محمد بن یزید قزوینی، متوفی ۲۷۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت2009ء
15	سنن ابى داؤد	امام ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت2007ء
16	سنن الترمذى	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت2008ء
17	سنن النسائى	امام ابوعبد الرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت2009ء

18	السنن الکبریٰ	امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۴۲۱ھ
19	المسند	حافظ ابو یعلیٰ احمد بن علی تمیمی، متوفی ۳۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۲ھ
20	المسند	امام ابو عوانہ یعقوب بن اسحاق اسفرائینی، متوفی ۳۱۶ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۹ھ
21	صحیح ابن حبان	امام ابو حاتم محمد بن حبان، متوفی ۳۵۴ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۵ھ
22	المعجم الاوسط	امام ابو قاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الفکر عمان ۱۴۲۰ھ
23	المعجم الکبیر	امام ابو قاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 2007ء
24	المستدرك علی الصحیحین	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۷ھ
25	السنن الکبریٰ	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
26	شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 2008ء
27	فردوس الأخبار	ابو شجاع شیرویہ بن شہردار دیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۰۷ھ

28	تتمه جامع الاصول	امام مجد الدین ابو سعادات مبارک بن محمد ابن اثیر جزری، متوفی ۶۰۶ھ	دار الفکر بیروت
29	المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية	امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دار العاصمہ عرب شریف ۱۴۱۹ھ
30	کنــز العمال	علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
31	فتح الباری	امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دار السلام عرب شریف ۱۴۲۱ھ
32	ارشاد الساری	امام شہاب الدین ابو عباس احمد بن محمد قسطلانی، متوفی ۹۲۳ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۷ھ
33	مرقاة المفاتيح	شیخ ابو الحسن علی بن سلطان محمد قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 2007ء
34	مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	نعیمی کتب خانہ گجرات

سیر، تاریخ و مغازی

35	السيرة النبوية	ابو بکر محمد بن اسحاق مدنی، متوفی ۱۵۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
36	كتاب المغازی	ابو عبد اللہ امام محمد بن عمر واقدی، متوفی ۲۰۷ھ	عالم الکتب بیروت ۱۴۰۴ھ
37	السيرة النبوية	ابو محمد جمال الدین عبد الملک بن ہشام حمیری، متوفی ۲۱۳ھ	دار الفجر مصر ۱۴۲۵ھ

38	الطبقات الكبرىٰ	ابوعبد اللہ محمد بن سعد ہاشمی بغدادی، متوفی ۲۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۰ھ
39	شرف المصطفٰی	ابو سعد عبد الملک بن ابو عثمان نیشاپوری، متوفی ۴۰۶ھ	دار البشائر الاسلامیہ ۱۴۲۴ھ
40	دلائل النبوة	حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی، متوفی ۴۳۰ھ	دار النفائس بیروت ۱۴۰۶ھ
41	معرفة الصحابة	امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الوطن عرب شریف ۱۴۱۹ھ
42	دلائل النبوة	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۹ھ
43	الاستيعاب في معرفة الاصحاب	ابو عمر یوسف بن عبد اللہ ابن عبد البر قرطبی، متوفی ۴۶۳ھ	دار الجیل بیروت ۱۴۱۲ھ
44	تاريخ مدينة دمشق	ابو القاسم علی بن حسن ابن عساکر شافعی، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۵ھ
45	الروض الأنف	ابو قاسم عبد الرحمٰن بن عبد اللہ سُہَیلی، متوفی ۵۸۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
46	الوفا بأحوال المصطفٰی	جمال الدین عبد الرحمٰن بن علی بن محمد جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	المکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۳۲ھ
47	صفة الصفوة	جمال الدین عبد الرحمٰن بن علی جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۲۷ھ

48	أسد الغابة فی معرفة الصحابة	ابو حسن علی بن محمد ابن اثیر جزری، متوفی ۶۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۹ھ
49	الکامل فی التاریخ	ابو حسن علی بن محمد ابن اثیر جزری، متوفی ۶۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۷ھ
50	عیون الاثر فی فنون المغازی والسیر	حافظ ابو فتح محمد بن محمد یعمری، متوفی ۷۳۴ھ	مکتبہ دار التراث المدینۃ المنورہ
51	الاکمال فی أسماء الرجال	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی، متوفی ۷۴۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۸ھ
52	سیر أعلام النبلاء	ابو عبد اللہ محمد بن احمد ذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۴۰۵ھ
53	البدایة والنهایة	ابو فِداء اسماعیل بن عمر بن کثیر دمشقی، متوفی ۷۷۴ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۶ھ
54	امتاع الأسماع	تقی الدین ابو عباس احمد بن علی مقریزی، متوفی ۸۴۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۰ھ
55	الاصابة فی تمییز الصحابة	حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۶ھ	المکتبۃ التوفیقیہ مصر
56	تاریخ الخلفاء	امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابو بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ 2008ء
57	المواهب اللدنية	امام شہاب الدین ابو عباس احمد بن محمد قسطلانی، متوفی ۹۲۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 2009ء

مطبوعہ	مصنف	کتاب	نمبر
لجنۃ احیاء التراث الاسلامی ۱۴۱۸ھ	امام محمد بن یوسف صالحی شامی، متوفی ۹۴۲ھ	سبل الھدی والرشاد	58
مؤسسۃ شعبان بیروت	شیخ حسین بن محمد بن حسن دیار بکری، متوفی ۹۶۶ھ	تاریخ الخمیس	59
دار الکتب العلمیہ بیروت 2008ء	نور الدین علی بن ابراہیم حلبی، متوفی ۱۰۴۴ھ	السیرۃ الحلبیہ	60
النوریۃ الرضویہ لاہور 1997ھ	شیخ محقق شاہ عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	مدارج النبوۃ	61
دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ	ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی زرقانی، متوفی ۱۱۲۲ھ	شرح الزرقانی علی المواھب	62
مظہر علم لاہور ۱۴۲۱ھ	شیخ کبیر علامہ محمد ہاشم ٹھٹھوی، متوفی ۱۱۷۴	سیرتِ سیّد الانبیاء	63
نعیمی کتب خانہ گجرات	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	شانِ حبیب الرحمٰن	64
نعیمی کتب خانہ گجرات	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	اجمال ترجمہ اکمال	65
مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ	شیخ الحدیث علامہ عبد المصطفٰی اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	سیرتِ مصطفٰے	66
مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۵ھ	المدینۃ العلمیہ	فیضانِ خدیجۃ الکبرٰی	67

عقائد، فقہ و فتاوی

68	جاء الحق	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	قادِری پبلشرز لاہور 2003ء
69	کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	امیر اہلسنّت ابوبلال محمد الیاس عطاؔر قادِری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
70	نهاية المطلب	امام الحرمین عبد الملک بن عبد اللہ جوینی، متوفی ۴۷۸ھ	دار المنہاج عرب شریف ۱۴۲۸ھ
71	احياء علوم الدين	حجۃ الاسلام ابو حامِد امام محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ 2008ء
72	الايضاح فی مناسک الحج والعمرة	امام محی الدین یحیٰی بن شرف نووی، متوفی ۶۷۶ھ	دار البشائر الاسلامیہ ۱۴۱۴ھ
73	بہارِ شریعت	صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
74	جنتی زیور	شیخ الحدیث علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۷ھ
75	پردے کے بارے میں سوال جواب	امیر اہلسنّت ابوبلال محمد الیاس عطاؔر قادِری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
76	رفیق المعتمرین	امیر اہلسنّت ابوبلال محمد الیاس عطاؔر قادِری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
77	وُضو کے بارے میں وسوسے اور ان کا علاج	امیر اہلسنّت ابوبلال محمد الیاس عطاؔر قادِری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

78	اسلامی بہنوں کی نماز	امیر اہلسنّت ابوبِلال محمد الیاس عطّار قادِری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی۱۴۲۹ھ
79	فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضافاؤنڈیشن لاہور
80	فتاوی ملک العلماء	ملک العلماء مفتی محمد ظفر الدین بہاری، متوفی ۱۳۸۲ھ	شبیر برادرز لاہور ۱۴۲۶ھ
	کُتُبِ اشعار		
81	نورِ ایمان	مولانا محمد عبد السمیع بیدل رامپوری، متوفی ۱۳۱۷ھ	دار الاسلام لاہور ۱۴۳۳ھ
82	ذوقِ نعت	شہنشاہِ سخن مولانا حسن رضا خان، متوفی ۱۳۲۶ھ	شبیر برادرز لاہور ۱۴۲۸ھ
83	حدائقِ بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
84	دیوانِ سالک	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	نعیمی کتب خانہ گجرات
85	ماہنامہ نعت لاہور (کافی کی نعت)	علامہ کفایت علی کافی شہید، متوفی ۱۸۵۷ء	راجا رشید محمود اکتوبر1995ء
86	کلیاتِ اقبال	شاعرِ مشرق ڈاکٹر محمد اقبال، متوفی 1938ء	استقلال پریس لاہور ۱۴۱۰ھ

87	بہارِ عقیدت	سیّد محمد مرغوب اختر الحامدی	
88	برہانِ رحمت	محمد عبد القیوم طارق سلطانپوری	رضا اکیڈمی لاہور ۱۴۲۵ھ
89	شاہنامۂ اسلام	ابو الاثر حفیظ جالندھری	الحمد پبلی کیشنز 2006ء
90	وسائلِ بخشش	امیرِ اہلسنّت ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ

مُتَفرّق کُتُب

91	الصلات والبشر	شیخ الاسلام مجد الدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی، متوفی ۸۱۷ھ	مکتبہ اشاعۃ القرآن لاہور
92	القول البدیع	امام شمس الدین محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی، متوفی ۹۰۳ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۰۵ھ
93	الجوھرۃ فی نسب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	محمد بن ابو بکر انصاری تلمسانی، متوفی ۶۴۵ھ	دار الرفاعی عرب شریف ۱۴۰۳ھ
94	نسب قریش	ابو عبد اللہ مُصْعَب بن عبد اللہ، متوفی ۲۳۶ھ	دار المعارف قاہرہ
95	نسب معد والیمن الکبیر	ابو منذر ہشام بن محمد بن سائب کلبی، متوفی ۲۰۴ھ	عالم الکتب ۱۴۰۸ھ
96	معجم البلدان	شہاب الدین یاقوت بن عبد اللہ حموی، متوفی ۶۲۶ھ	دار صادر بیروت ۱۳۹۷ھ
97	جامع العلوم والحکم	حافظ عبد الرحمٰن بن شہاب الدین ابن رجب بغدادی، متوفی ۷۹۵ھ	مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۴۱۹ھ
98	صحابۂ کرام کا عشقِ رسول	مولانا محمد اکرم رضوی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۷ھ

99	شفاءُ القلوب	مولانا محمد نبی بخش حلوائی	مکتبہ نبویہ لاہور ۱۴۲۷ھ
100	غفلت	امیرِ اہلسنّت ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
101	شرح کلامِ رضا	مفتی غلام حسن قادِری	مشتاق بک کارنر لاہور
102	رسائل نعیمیہ	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	نعیمی کتب خانہ گجرات
103	لسان العرب	جمال الدین ابو فضل محمد بن مکرم افریقی، متوفی ۷۱۱ھ	کوئٹہ

مجلسِ المدینۃ العلمیۃ کے شعبہ فیضانِ صحابیات وصالِحات کی طرف سے پیش کردہ کُتُب ورسائل

(۱)... فیضانِ خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا (کل صفحات:84)

(۲)... فیضانِ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا (کل صفحات:608)

(۳)... شانِ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا (کل صفحات:501)

»»»»»»...«·»...««««««

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں بہ نیّتِ ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مدنی انعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مدنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

MC-1286
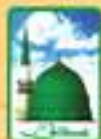
فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net